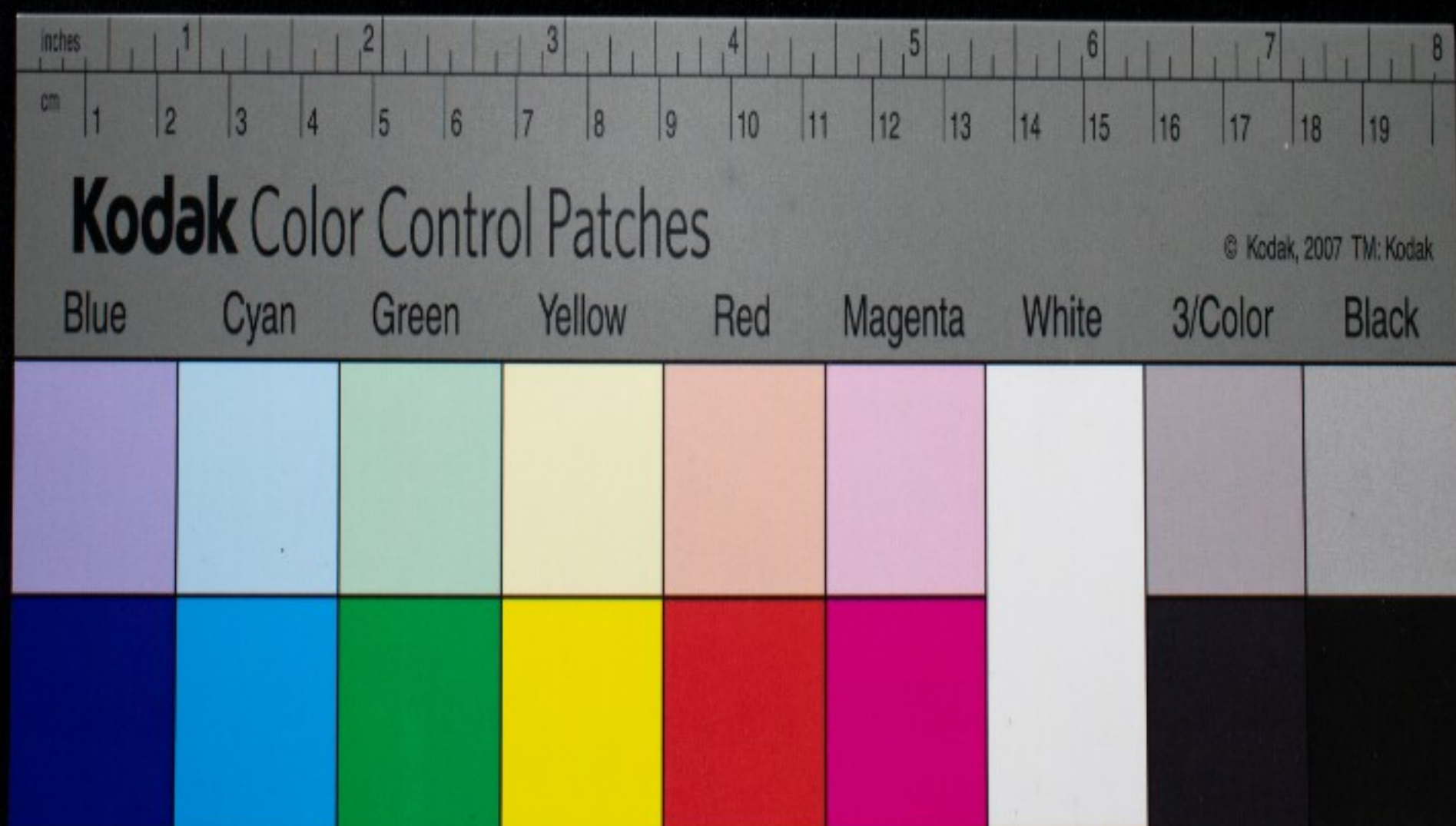
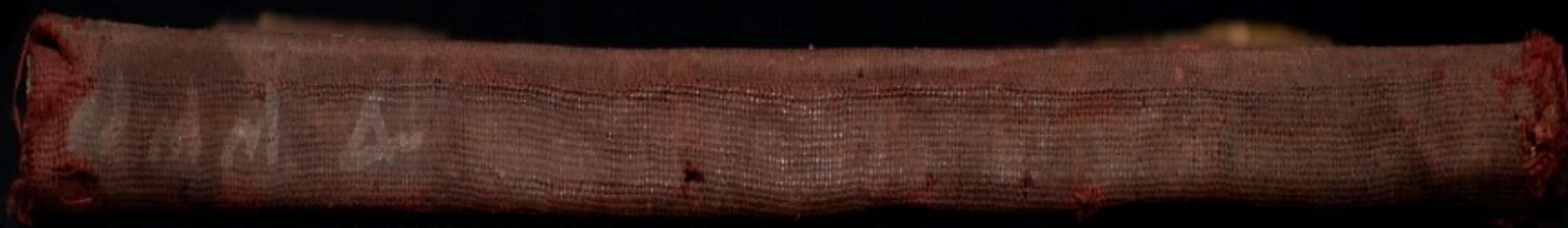






W m 2
A



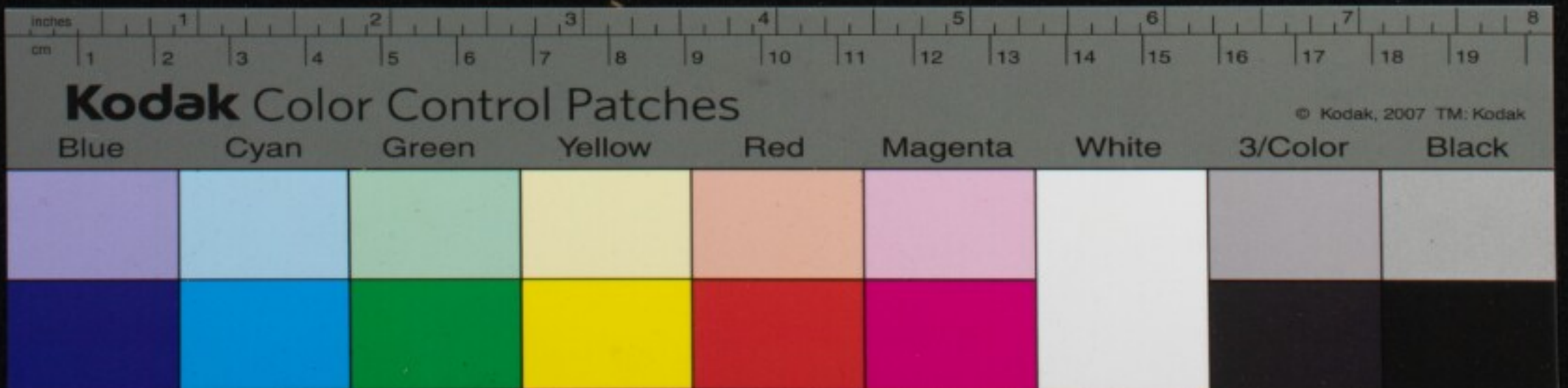
انگریزی

”

olitic

پیر

کے زور قلم کا نتیجہ
ہونکہ اس میں سیاہ
ہے سیاہیات اور
عمومیہ نظریہ
اس وقت



انگریزی زبان میں اصول سیاست پر بہترین کتاب

”سیاست کے بنیادی اصول“

The First Principles of Politics

ہے جو

پروفیسر الیاس احمد اکیم لے شعبہ سیاست، الہ آباد یونیورسٹی

کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ کتاب نہ صرف طلباء کے لئے ضروری ہے بلکہ ہر ہندوستانی کیلئے ناگزیر ہے
یونکہ اس میں سیاسی فلسفیوں کے مضامین کو انہی کی زبان میں ہندوستانی مثالوں کے ساتھ سمجھایا گیا
ہے۔ سیاسیات اور اس کا دوسرے علوم سے تعلق، ریاست اور اس کی ابتدا، دورِ حاضر کی ریاست کی خصوصیات، اصول
عمومیہ، نظریہ حقوق، انفرادیت اور اشتراکیت وغیرہ پر اس میں مدلل اور دلچسپ بحثیں کی گئی ہیں۔
اس وقت تک اس موضوع پر کوئی ایسی جامع اور مکمل کتاب ہندوستان میں شائع نہیں ہوئی۔

قیمت صرف پانچ روپیہ

میلنے کا پتہ

انڈین پریس لمیٹڈ۔ الہ آباد



ہندوستان میں بھی اشتراکیت Socialism روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس وجہ سے اس کے متعلق معلومات بہم پہنچانا ضروری ہے۔ اس وقت تک اس موضوع پر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی جو اس مقصد کو پورا کر سکے۔ پروفیسر الیاس احمد اکیم نے شعبہ سیاسیات، آلہ آباد یونیورسٹی نے انگریزی زبان میں اس موضوع پر

تحلیل اشتراکیت کی تدریجی ترقی اور رجحانات

Trends in Socialistic Thought and Movement

کے نام سے لکھی ہے جس میں اشتراکیت کی جامع اور مکمل تاریخ برطانیہ سے اسٹیلن تک دی گئی ہے۔ ہندوستان میں اشتراکیت کی ابتدا اور ترقی بھی ۱۹۳۷ء تک مذکور ہے۔ ہندوستان کی موجودہ شکل کے لئے یہ کتاب انتہائی ضروری ہے۔ اس میں نہرو وازم Nehruism پر بھی مکمل بحث کی گئی ہے۔ اسلام اور شوسلزم کے سلسلہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک مسلمان کا اشتراکی بن کر رہنا ایک مسلمان ہوتے ہوئے ناممکن ہے۔ دوس کی اشتراکی کیفیت بھی مفصل درج ہے۔ اسکے باوجود قیمت صرف دو روپیہ ہے

انڈین پریس لمیٹڈ۔ آلہ آباد

سے طلب کیجئے



فہم وڈراما

(دوسرا ایڈیشن)

متنبہ

اولیں احمد ادیب۔ اکیم۔ اے۔ بی۔ اے (آنرز) علی قابل۔

ایف۔ آر۔ سی، ایف۔ بی۔ ایس۔ بی۔

مصنف

”اردو کا پہلا ناول نگار“، پرتھال یا حور کن، ”بیوی کے فریض“، ”غیر معروف شاعرات“، ”ایرانی خواتین“
”سلطانہ رضیہ اور دیگر ڈرامے“، ”ایکٹریسوں کی آپ بیتیاں“، ”ایکٹریس کی ڈائری“، ”اردو کا پہلا شاعر اور
پہلا مدون“، ”اردو ڈراما“، ”عقربا یا ماہ عرب“، ”مقالات اولیں وغیرہ وغیرہ“

For Nasim Book Depot

قیمت روپے

۱۹۳۸ء

بار دوم

جہ سے اس کے
نہ ہونی جو اس مقصد
نہ موضوع پر

Trends

نہ تک می گئی
ہندوستان کی

Neh
پر بھی

کا اشتراکی بن کر

ہے اسکے باوجود



اردو زبان میں اپنی نوعیت کا پہلا ڈراما

پہر تھال یا چور کن

ہے جس میں تاریخ و کن کا ایک سچا واقعہ ڈرامائی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کو پڑھ کر دیکھئے کہ "قسمت کس طرح انسان کی زندگی بدل دالتی ہے۔ ایک معمولی زرگر کی لڑکی کو وہ ہندوستان کی ایک مایہ ناز ملکہ بنا دیتی ہے۔" اس ڈراما میں

تقدیر اور تدبیر کی جنگ

قدم قدم پر نمایاں ہے۔ عورت کی زندگی کے ہر شعبہ پر یہ کتاب حاوی ہے

سہ رنگ کا سرورق انتہائی دیدہ زیب

صفحات ۱۷۵۔ قیمت صرف ۱۲ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

احمد بکٹ بکھنسی بینک روڈ۔ الہ آباد



فہرست تصاویر

ایکٹریسٹس

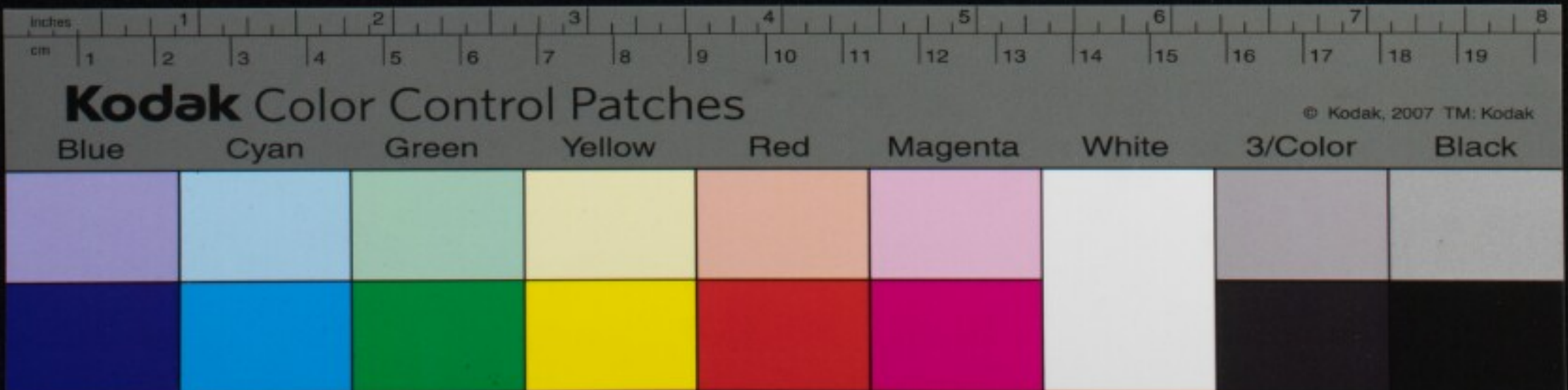
حسن بانو
درگا کھوٹے
دیویکا رانی
رام پیاری
رتن بانی
زبیدہ خاتون
زہرہ
سروپ رانی نگار
سلطانہ
سوچنا
شریفہ بانی
قانتا
کجن دھان آرا بیگم
گوہر
بادھوری
محنت آری بیگم
منی بانی
موتی
ناڈیا

ایکٹریسٹس

گل حمید
ایم۔ ایم۔ کمار (بھن)
اڑتھی
ایم۔ حافظ جی
ایم۔ بلیموریا
خلیل احمد
ڈی۔ بلیموریا
ڈی۔ ایم۔ خاں
غوری
چارلی
ڈیکشٹ
نبا لکر
غلام محمد
منظر خاں
سید احمد حیدر آبادی
نواب کاشمیری

کو پڑھ کر
لڑکی کو

یہ ہے



فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	عرض حال	۱
۲	ہندوستان کی فلمی صنعت	۴
	ایکٹر بیس	
۳	ایکٹریسوں کی تاریخ نمائے پیدائش	
۴	ایکٹریسیں	۵ تا ۵۹
	انیس خاتون، امینہ بائی، اوما شاشی، انیکشی رامارائو، بتو، پدمادیوی، جدن بائی، جمن، چھوٹی رتن حسن بانو، ورگا کھوٹے، دیویکارانی، راجکمار، راجم پیاری، رتن بائی، روزی، زبیدہ خاتون، زرینہ خاتون، زکو زہرہ، زیب النساء، بیتا دیوی، سدھنا بوس، سردار اختر، سردپے انی بنگار۔ سلطانہ، سلوچنا، شانتا آپٹے، شانتا کمار شریف بائی، شکنتلا پرچپائی، کجمن، کوپر، گلاب، گوہر، لیلا ڈیسیائی، مادھوری، مالینا، مختار، نگیم، منی بائی۔ ضمیمہ	
۵	کلیش کمار، لیلا چٹس، مایا بھرجی، موتی، مہتاب، مینا کا، نادیا،	۵۹ تا ۵۵
	ایکٹرز و ڈائریکٹرز	
۶	ایکٹروں اور ڈائریکٹروں کی تاریخ نمائے پیدائش	
۷	ایکٹرز و ڈائریکٹرز	۵۵ تا ۸۱
	گل حمید مرحوم، اشوک کمار، اے۔ آر۔ کاردار، اے۔ ایم۔ کمار، اے۔ حافظ جی، اترتھی، ای۔ بی۔ پوری، بروہا، بھونانی پرتھوی راج، پروفلورائے، بگیش سٹھی، چارلی، غوری، نوکیشت، خلیل احمد، ڈلیو۔ ایم۔ خاں، ڈی۔ کے۔ بوس ڈی۔ بی۔ پوری، سانیال، سید احمد، سہگل، غلام محمد، مظہر خاں، نجم الحسن، نواب کاظمی، بیگم، بیگم، ضمیمہ	
۸	سید احمد قادری میڈل کمیٹی کی مکمل فہرست	۸۲ تا ۸۳
۹	تقسیم کنندگان فلم	۸۴
۱۰	ہندوستان کے فلم ساز	۸۵
۱۱	فلمی اشیاء مشین اور دیگر آلات کی تجارتی کمپنیاں	۸۶
۱۲		۸۸





ادیس احمد ادیب

CAPITAL PRINTING WORKS ALLAHABAD

صفحه

۱
۲

۵۹۵

۵۹۵

۳

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

۵۹۵

فصل دوم

الفاظ میر
پہ چنانچہ ہر
دنیا کو تقو
جب انس
جب کہ وہ
”ق
ضخیم کتاب
ہی کا خیا
ایکٹروں
ہو گئی ہے
کرلی ہے
امر کا خاص
دو ایک تہ
ہو سکے۔ یہ
محسوس کر
چند ادا کا
ان کی ایک



عرض حال

زمانے اور وقت کی رفتار کیساتھ ساتھ دنیا بھی بدلتی جا رہی ہے۔ ہر چیز تبدیلی کی طرف مائل ہے اس کو دوسرے الفاظ میں یوں کہہ دیجئے کہ قدرت نے دنیا کی ساخت ہی ایسی رکھی ہے کہ اس میں ہر منٹ اور ہر سکینڈ پر تبدیلی ہوتی ہے، چنانچہ اس کا زندہ ثبوت روزانہ کے واقعات ہیں۔ کل تک جن پچو کو ہم اپنی گودوں میں کھلاتے تھے وہ آج نوجوان ہو کر دنیا کو تھوڑا بہت سمجھنے لگے ہیں۔ اسی طرح جو نوجوان تھے وہ جوان ہو گئے اور جو ادھیڑ تھے وہ بڑے بوڑھے بن گئے۔ جب انسان میں ات دن تبدیلی ہوتی رہتی ہے تو پھر اس کی مرتب کردہ کتابوں میں تبدیلی کیوں نہ ہو۔ اور اس وقت جب کہ وہ کتاب ایسے انسانوں سے متعلق ہو جن کی زندگی کا ہر لمحہ آئندہ واقعات میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے والا ہو۔

”فلم ڈراما“ ایک انسان کی مرتب کردہ کتاب تھی اور وہ ایسے انسانوں سے متعلق تھی جسکے ہر فرد کے واقعات زندگی پر ضخیم کتابیں مرتب کی جاسکتی ہیں اس وجہ سے اس میں بھی مذکورہ بالا کلیہ کے مطابق تبدیلی ضرور ہوگئی۔ یہ اس تبدیلی ہی کا خیال ہے جس نے مجھے فلم ڈراما کا دوسرے ایڈیشن نکالنے کے لئے مجبور کیا۔ کیونکہ کثیر تعداد ایسی ایکٹریسوں اور ایکٹروں کی ہے جو حال ہی میں پردہ سمیٹیں پر نمودار ہوئے ہیں اور انھیں بہت جلد عروں شہرت سے ہمکناری حاصل ہوگئی ہے۔ کافی تعداد ایسے ایکٹروں اور ایسی ایکٹریسوں کی بھی موجود ہے جنہوں نے یا تو فلمی دنیا سے علیحدگی اختیار کر لی ہے یا جن کو پردہ یکس پر نہ دیکھنے کی وجہ سے پبلک بھول چکی ہے۔

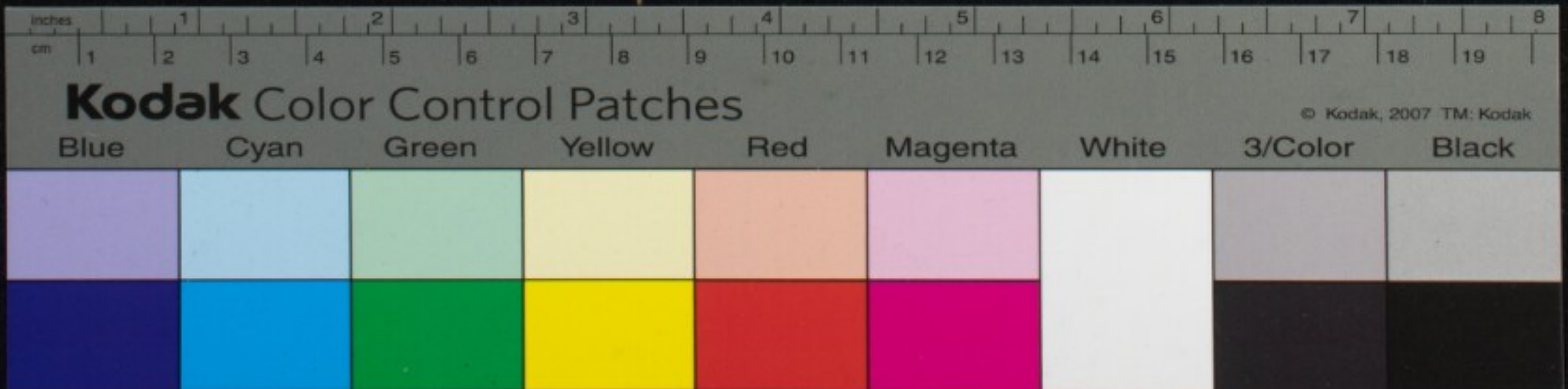
چنانچہ یہ دوسرا ایڈیشن انہی ضروری اضافوں اور ترمیموں کے بعد یہ ناظرین کیا جاتا ہے اس میں اس امر کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ وہ تصاویر جو پہلے ایڈیشن میں شائع ہو چکی تھیں دوبار طبع نہ کی جائیں اور جو دو ایک تصاویر اس میں طبع کی گئی ہیں وہ محض اس وجہ سے کہ ان اداکاروں کی تصاویر کے بلاک دستیاب نہ ہو سکے۔ میں نے یہ گوارا نہیں کیا کہ جب ان کے بلاک موجود ہیں تو پھر ان کی تصاویر کیوں نہ شائع کی جائیں۔

میرے خیال میں ”فلم ڈراما“ کا یہ دوسرا نقش، نقش اولین سے کسی قدر زیادہ جامع اور مکمل ہے پھر بھی میں محسوس کرتا ہوں کہ اس کو پڑھ کر اب بھی میرے بعض احباب کو اس میں کمی محسوس ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسدود چند اداکار ایسے ہیں جو خطوط کا جواب دینے کے علاوہ ہندوستانی اہل قلم حضرات کو ہر ممکن مدد دینے کے لئے تیار رہتے ہیں نہ ان کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو حالات زندگی اور فوٹو بلاک بھیجنا تو درکنار خطوط کا جواب دینا بھی گوارا نہیں کرتے چنانچہ



اس ایڈیشن کے مرتب کرنے سے قبل میں نے یہ کوشش کی تھی کہ میں تمام ہندوستانی اداکاروں کے صحیح حالات حاصل کر لوں اور پھر اس کتاب کی ترتیب دوں تاکہ آئندہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔ چنانچہ میں نے ہر اداکار کے پاس اس کے وہ حالات بھی روانہ کر دیئے تھے جو کہ نظم و ڈراما کے پہلے ایڈیشن میں شائع ہوئے تھے تاکہ وہ ان کی تصحیح کر کے اور ان میں نئے حالات کا اضافہ کر کے انہیں میرے پاس روانہ کر دیں۔ اس طرح ان غلط واقعات کی تردید بھی ہو جاتی جو کہ مختلف رسائل اور کتب کی وجہ سے عوام میں پھیل گئے ہیں۔ گو یہ ایک دشوار کام نہ تھا مگر محدود جہز کے سوا اور کسی نے اس طرف توجہ دی۔ بہر کیفیت میں نے ان کے صحیح حالات زندگی حاصل کرنے کی جس قدر بھی ممکن کوشش تھی، کی اور اسی بنا پر میرا یہ خیال ہے کہ ان واقعات سے زیادہ جامع اور صحیح حالات شاید کسی اور کتاب میں نہیں مل سکتے کیونکہ یہ تمام واقعات داخلی اور خارجی شہادتوں پر مبنی ہیں۔

سابقہ ایڈیشن کے بعد مجھے متعدد اداکاروں کے شکایتی خطوط موصول ہوئے جن میں انہوں نے اس امر کی شکایت کی تھی کہ میں نے اس میں دسبے قائم نہیں کئے چنانچہ ایک تجویز یہ تھی کہ میں اس میں تین عنوان ”تارے“ ”ستارے“ اور ”سیارے“ کی سرخیاں دبے کر قائم کرتا اور اس کے بعد میں اداکاروں کے حالات زندگی تحریر کرتا۔ اس طرح یہ بخوبی واضح ہو جاتا کہ کونسا اداکار ”تارہ“ ”ستارہ“ ”سیارہ“ کے قابل ہے اور کس کو ہم ستارہ اور سیارہ کہیں۔ بیشک تجویز قابل قدر ہے اور میں اپنے مخلص کرم فرما کی نیک نیتی کی قدر بھی کرتا ہوں مگر مجھے یہ افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ میں اس ایڈیشن میں بھی اس تجویز پر عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ ایک معمولی سی بات ہے اور وہ یہ کہ دنیا کے ہر فرد کو ”آزادی خیال“ اور ”آزادی رائے“ کا پورا پورا اختیار ہے۔ میں یا اور کوئی صاحب کسی شخص کو اس معاملہ میں مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ میری یا اور کسی صاحب کی رائے کو قبول کرے۔ دوسرے یہ کہ ہر شخص ایک چیز کو کسی خاص زاویہ نگاہ سے دیکھتا ہے اس کے علاوہ ہر شخص کو ایک ہی چیز پسند بھی نہیں آتی اور نہ ہر ایک کے جاننے کا معیار ہی ایک ہوتا ہے۔ قدم قدم پر اختلاف ہوتا ہے۔ پھر یہ کہے ممکن ہے کہ میں ایک ایسی چیز میں اپنی رائے کو دخل دوں جو کہ عوام کے لئے مکھی جارہی ہے اور وہ رائے بھی ایسی رائے جس سے ممکن ہے کہ بہتوں کو اختلاف ہو۔ یہ کوئی کلیہ یا قانون تو ہے نہیں کہ ہر شخص اُسے تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہو جائے۔ بہر کیفیت میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس طرح کی تقسیم کر کے عوام کو مجبور کروں کہ وہ نظم و ڈراما میں اداکاروں کے حالات میرے خیال اور میری رائے کے مطابق پڑھیں۔ ان کو اپنی رائے اور اپنے خیال کا پورا پورا اختیار ہے وہ جس کو چاہیں تارہ تصور کریں اور جس کو چاہیں ستارہ اور سیارہ کہیں۔ ہاں جہاں کہیں کوئی اصولی بحث پڑ جائے گی اس وقت میں بیشک اپنے اصول کی حفاظت میں مختلف دلائل پیش کر دوں گا۔



ت حاصل
پاس اس کے
اور ان میں
تجو کہ مختلف
نے اس طرف
سی بنا پر میرا
نام واقعات

س امر کی شکایت
”ستارے“
پر کرتا اس طرح
تجو نیز قابل
ما ہے کہ میں
دنیل کے ہر فرد
میں مجھ نہیں
اس زاویہ نگاہ
ہے۔ قدم قدم
کبھی جا رہی
ہر شخص اُسے
”فلم ڈراما“
را اختیار ہے
ہو جائے گی اس

اس وجہ کے علاوہ ایک اور وجہ بھی تھی جس کو میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا مگر یہاں پر اس کا تحریر کرنا غالباً سونپ ہی ہوگا۔ اگر میں اپنی ذاتی رائے کی بنا پر فلم ڈراما میں تین عنوان تارے، ستارے، اور ستیاے قائم کر بھی دوں اور ان میں مختلف اداکاروں کے حالات تحریر کر دوں تو ممکن ہے کہ میرے ایسا کرنے سے اداکاروں کو بھی شکایت پیدا ہو جائے۔ میں ایک اداکار کو اعلیٰ درجہ کا اداکار تصور نہیں کرتا مگر اداکار خود کو ایک لمبند پایہ ایکٹر تصور کرتا ہے، اس وقت اس اداکار کی حق تلفی بھی ہوگی اور خواہ مخواہ اختلافات بھی بڑھتے چلے جائیں گے۔ میں نے اس ناگوار بحث کو بھی ختم کرنے کے لئے اپنا وہی سابقہ طریقہ اختیار کیا ہے یعنی یہ کہ حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے اداکاروں کے حالات زندگی درج کر دیئے ہیں۔

یہاں پر میں اپنے محسنوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ ان کی بدولت مجھے قدم قدم پر مدد ملتی رہی۔ سب سے پہلے میں ان اداکاروں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت میں اپنے ہلاک اور اپنے حالات زندگی روانہ کر کے میری پریشانیوں میں ساتھ دیا۔ اس کے بعد میں سرینچ جرنلس کا شکریہ ادا کرتا ہوں ضروری سمجھتا ہوں۔ مجھے ضرورت کے اوقات میں سرینچ جرنلس کے پورے علم سے ہمیشہ مدد ملتی رہی خصوصاً سید محمد نسیم صاحب انہوی مالک سرینچ جرنلس لکھنؤ اور خاں محبوب طرزی صاحب، ایڈیٹر سرینچ فلم ایڈیشن نے حالات زندگی اور ہلاک کی فراہمی میں اس طرف خاص توجہ فرمائی۔ اسرار کریم پریس، الہ آباد اور کپٹل پرنٹنگ ورکس کے مالکان کا شکریہ ادا کرنا بہت بڑی ناشکر گزاری ہوگی۔ کیونکہ ان ہر دو مالکان پر میں نے طباعت کی مشکلات حل کرنے میں میری قدم قدم پر رہنمائی کی۔ اس سلسلہ میں میں اپنے محترم کرم فرما سٹر اسیر الہ آبادی اور سٹر سال بلگرامی کی عنایات کا اعتراف کر کے شکریہ ادا کرنا ایک ناگزیر امر سمجھتا ہوں کیونکہ ان دونوں حضرات نے بھی ہلاک اور مواد کے بچا کر نے میں میرا بہت کچھ ہاتھ بٹایا۔ عرض حال ختم کرنے سے پہلے مجھے اپنے چھوٹے بھائی سٹر محمد احمد بی۔ ایس۔ سی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ انہوں نے میری عدم موجودگی میں میرے تمام ضروری کام سنبھالے رکھے۔ ”فلم ڈراما“ کا سرورق میرے خاص محسن محمد اسماعیل صاحب آرٹسٹ کی دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہے، شکریہ ادا کرتے وقت ان کو بھول جانا زبردست نا انصافی ہوگی۔

اگر اس کتاب سے ناظرین کو کچھ بھی فائدہ پہنچ گیا تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت وصول ہوگئی۔

او بیس احمد ادیب

بینک روڈ۔ الہ آباد



ہندوستان کی فلمی صنعت

ہم کو وہ زمانہ بھی یاد ہے جب کہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے نائٹک اور نوٹنکی کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ "فلم اور سینما" جیسے الفاظ کسی کے کان آشنا بھی نہ تھے۔ ایک آج کا دن ہے جب کہ ہر طرف سینما اور فلم کا طوطی بول رہا ہے جو ان و بوڑھا، امیر و غریب، ہندو اور مسلمان، غرض ہر فرد اس وقت فلم کا دلدادہ ہے۔ یہ محض مغربی تہذیب کا اثر ہے۔ یہ وہ جادو ہے جو کہ بیسویں صدی کے ابتدائی زمانے میں ہندوستانیوں کے سر چڑھکر بولا اور ایسا بولا کہ ان کے رسم و رواج اور اطوار زندگی پر بقیہ کرنے کے علاوہ ان کے خیالات اور ان کے مذاق پر بھی اپنا رنگ جما بیٹھا۔ ان کے ہر شعبہ زندگی میں تبدیلی ہوئی اور ایسی ہوئی کہ ان کا قدیم نظام زندگی بالکل بدل گیا۔ اس کو یوں کہہ لیجئے کہ وہ تہذیب جدید کی نیلگیوں پر رکھ گئے اور اپنی قدیم تہذیب کھو بیٹھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی موجودہ زندگی تہذیب مغربی کا حقیقی پرتو ہے۔

"فلم اور سینما" کا گزری ہندوستان میں مغربی تہذیب کے سیلاب کے ساتھ ساتھ ہوا۔ اگر ہندوستان کی اب سے نصف صدی قبل کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ جنگ عظیم سے تین سال قبل یعنی ۱۹۱۲ء سے فلم کی ابتدا ہوتی ہے گویا یہ سال ہندوستان کی فلمی صنعت کا چھبیسواں سال ہے۔ اس قلیل مدت میں اس صنعت نے جو ترقی کی وہ یقیناً تعجب انگیز ہے۔ ممالک غیر میں صنعت سیکڑوں برس سے پرورش پا رہی ہے مگر ہندوستان میں چھبیس سال کے زمانے ہی میں اس نے وہ ترقی کی جسکی کسی کو امید بھی نہ ہو سکتی تھی۔ اس زلزلے کی فلمی تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "فلمی ہندوستان" سینما فلم کمپنی کی ابتدا کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں سینما کی داغ بیل پڑتی ہے۔ یہ کمپنی ہندوستان کے ایک مشہور سوداگر مسٹر آپتے نے ۱۹۱۲ء میں قائم کی تھی۔ اس کمپنی کا اسٹوڈیو "ناٹک میں تھا۔ اس کے دفاتر بمبئی میں قائم کئے گئے تھے۔ مسٹر پٹا کے اور مسٹر بایا شکر اس کمپنی کے وہ افراد تھے جنہوں نے سینما کو یہاں رواج دینے میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا دیا۔ یہ انہیں اشخاص کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ہندوستان میں سینما اس قدر جلد بام عروج پر پہنچ گیا۔ انہوں نے ہندوستانیوں کے مذہبی جذبہ کو پیش نظر رکھ کر، رامائن، مہا بھارت اور پوراں کے قصوں پر اپنی فلموں کی بنیادیں استوار کیں جو کہ خاص عام میں بہت زیادہ مقبول ہوئیں۔ "لنکا دھن" اس کمپنی کا شاہکار فلم تھا۔ رفتہ رفتہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں "تصویر گھر" تیار کئے گئے مگر ان کی تعداد زیادہ نہ تھی۔ تقسیم کنندگان فلم کا کمیشن چاہتی نہ تھا۔ سرمایہ دار بھی اس صنعت میں اپنا روپیہ لگاتے ہوئے ڈرتے تھے۔



ہندوستان کی ابتدائی فلمی تاریخ کا اندازہ کرنے کے بعد اس کی موجودہ حالت پر نظر ڈالنے سے ہم کو ہندوستان کی فلمی ترقی کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ اس وقت ہندوستان کے مختلف خطوں میں تقریباً سو فلم ساز ہیں جو کہ کثیر سرمایے کے ساتھ فلمیں تیار کر کے عوام کے روبرو پیش کر رہے ہیں کلکتہ، بمبئی، مدراس، پونا، کولھا پور، لاہور اور لکھنؤ وغیرہ وہ مقامات ہیں جہاں فلم سازوں کا بہت زور ہے۔ تقسیم کنندگان فلم کے وجود میں آتے ہی ان کی تعداد میں بھی زبردست اضافہ ہو گیا ہے۔ دہلی، کلکتہ، بمبئی، مدراس، بنگلور، لاہور، کراچی اور پیشاور میں تقسیم کنندگان فلم کے دفاتر ہیں۔ ان کا ایک باقاعدہ نظام ہے جس کی وجہ سے فلموں کی نمائش میں کوئی وقت نہیں ہوتی۔ اب ہندوستان کے تصویر نگہروں کی تعداد پر بھی ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔ اس وقت تقریباً سات تصویر نگہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں فلموں کی نمائش کر رہے ہیں جن میں تقریباً دو لاکھ عاشقان فلم روزانہ فلمیں صرف ایک شو میں دیکھتے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ چھبیس سال کی قلیل مدت میں ہندوستانی فلمی صنعت نے کس قدر ترقی کی ہے۔ پھر بھی جب ہم ممالک غیر کی فلمی صنعت کی ترقی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں کسی قدر مایوسی ہوتی ہے کیونکہ جن ممالک کی آبادی ہندوستان کی آبادی کے مقابلہ میں $\frac{1}{2}$ ہے وہاں بچپن کرڈر روپیہ سالانہ کے ٹکٹ فروخت ہوتے ہیں مگر ہندوستان میں اس قدر کثیر آبادی کے باوجود بہت کم ٹکٹ فروخت ہوتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ اور وجہ کے علاوہ وہ ٹیکس بھی ہے جو کہ ہندوستان کی فلمی صنعت پر لگا ہوا ہے جس سے تمام فلم کی قیمت اور لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ۱۹۱۷ء میں خام فلم اور دیگر فلمی اشیاء پر صرف پانچ فی صدی ٹیکس تھا مگر رفتہ رفتہ اس میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ جیوں جیوں فلمی اشیاء اور خام فلموں کی مانگ بڑھتی گئی، ان پر محصول بھی زیادہ کر دیا گیا حتیٰ کہ ۱۹۳۲ء میں ان پر ۳۰ فی صدی محصول لگا دیا گیا تھا۔ اس محصول سے فلمی صنعت کو زبردست نقصان پہنچا اور تمام فلمی اشیاء کی قیمتوں میں معتد بہ اضافہ ہو گیا۔ متعدد فلم ساز اس محصول کے تحمل نہ ہو سکے اور وہ اس صنعت کو چھوڑ بیٹھے۔ تقسیم کنندگان فلم کی ہمتیں بھی پست پڑنے لگیں اور نتیجہ میں عوام کی فلمی دلچسپی بھی کم ہونے لگی۔ یہ محصول فلمی صنعت کے لئے ایک زبردست خطرہ کا پیش خمیہ تھا چنانچہ اس محصول کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور حکومت وقت کے پاس دبا دیا بھیجے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت وقت نے برطانوی اشیاء پر صرف پندرہ فی صدی محصول رکھا اور پندرہ فی صدی کم کر دیا مگر دیگر ممالک کی فلمی اشیاء پر صرف ۵ فی صدی محصول کم کیا گیا یعنی وہ ۲۵ فی صدی رہا۔ یہاں پر ایک فہرست پیش کی جاتی ہے جس سے برطانوی ہند میں غیر معکوس فلموں کی درآمد اور محصول کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

برطانوی ہند میں غیر معکوس فلم کی درآمد

روپیہ
۱۵۱۹۷۵۵
۲۱۴۹۲۲۰
۲۱۰۲۲۶۲

پیش
۳۶۹۱۷۲۰
۶۰۱۰۱۱۳۱
۶۰۶۶۹۵۳۲

سال
۱۹۳۲-۳۳
۱۹۳۳-۳۴
۱۹۳۴-۳۵

نیا جیسے
وہ بڑھا،
ہے جو کہ
زندگی پر
اور ایسی
دراپنی قدیم

صفت صدی
ہوتی ہے
تینا تجب انگیر
میں اس سچ
کہ ہندوستان
شہور سوداگر
تھے۔ مسٹر
زور لگا دیا۔
تائینوں کے
عام میں
تصویر نگہ تیار
لگاتے ہوئے



برطانوی ہند میں غیر معکوس فلم پر محصول
۳۶۴۶۶۶ روپیہ غیر معکوس فلم کی درآمد پر دیا گیا

۱۹۳۳-۳۴

" " " " " ۲۷۹۰۰۰

۱۹۳۴-۳۵

" " " " " ۲۳۳۲۸۰

۱۹۳۵-۳۶

برطانوی ہند میں معکوس فلم کی درآمد

روپیہ
۲۷۷۹۲۶۲

فیٹ
۱۰۸۲۶۳۶۶

سال

۲۴۸۸۸۱۸

۹۰۲۶۷۳۱

۱۹۳۳-۳۴

۲۴۱۱۰۴۸

۸۵۳۷۵۸۹

۱۹۳۴-۳۵

۱۹۳۵-۳۶

برطانوی ہند میں معکوس فلم کی درآمد پر محصول

روپیہ ۹۱۶۵۷۱

۱۹۳۳-۳۴

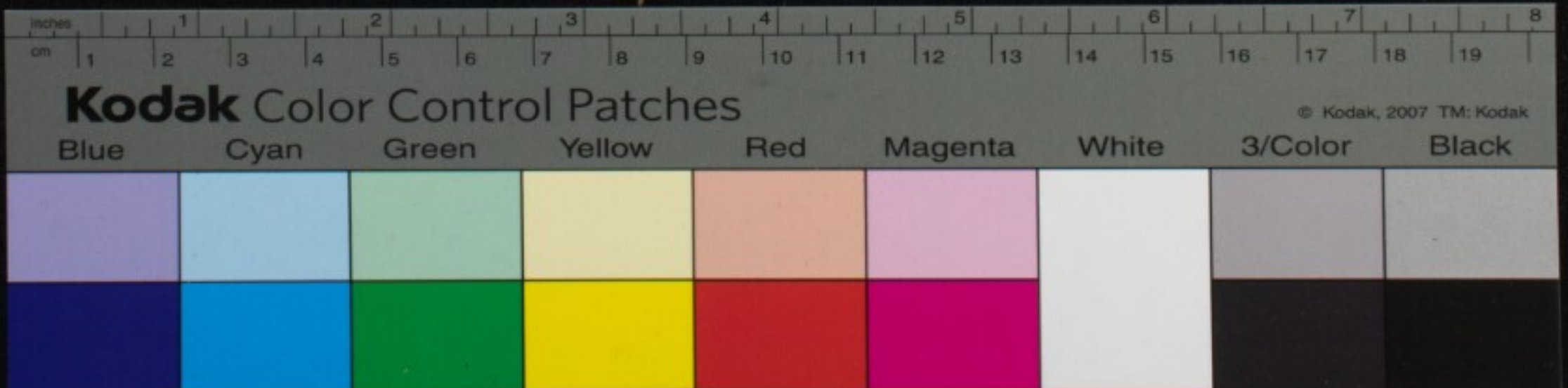
" ۸۸۰۴۸۳

۱۹۳۴-۳۵

" ۹۶۴۴۸۶

۱۹۳۵-۳۶

مذکورہ بالا اعداد کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی فلمی صنعت کس قدر روپیہ بطور محصول وصول کیا جاتا ہے۔ اس صنعت میں اس وقت تقریباً ۲۵ ہزار افراد ملازم ہیں اور اپنی روزی کما رہے ہیں۔ نومبر ۱۹۳۷ء سے فلموں پر تقسومی ٹیکس کی ایک نئی مصیبت نازل ہوئی ہے اس ٹیکس سے فلمی صنعت کو سوائے نقصان پہنچنے کے کوئی فائدہ کی امید نہیں۔ اگرچہ درخواست ہندوستان کی فلمی صنعت کو زیادہ نقصان پہنچ گیا تو وہ دن بھی دور نہ ہوگا جب کہ بیکار لوگوں کی تعداد میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے ہندوستان کے ہر فرد کی یہی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ کسی نہ کسی طریقہ سے اس صنعت کو ترقی دے اور اپنے ملک کے سیکڑوں اشخاص کو بیکاری سے بچائے۔



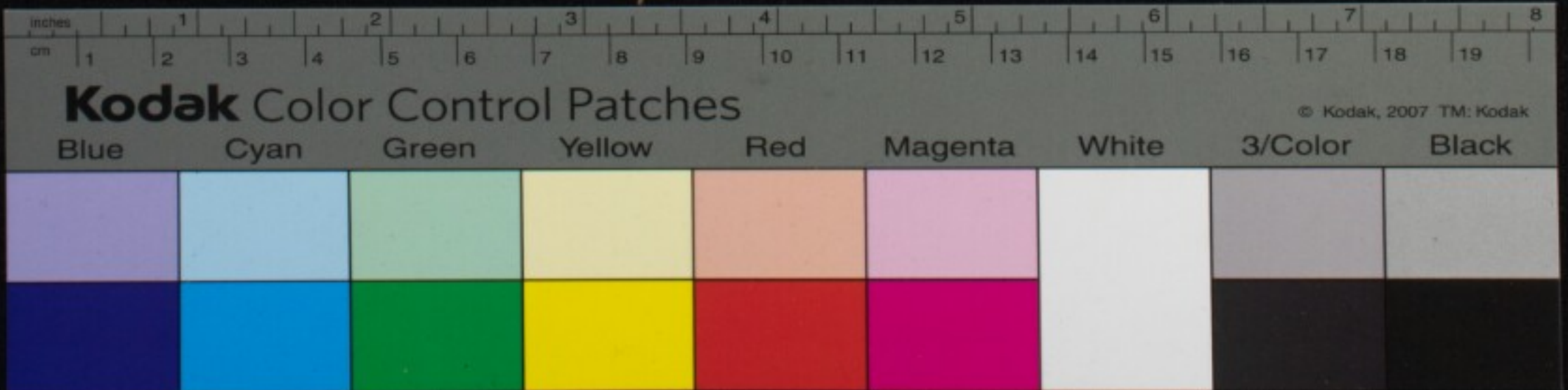
کلیسین

ما ہے اس
نہی ٹیکس
اگر انخواستہ
زیادہ اضافہ
ت کو ترقی



ایکڑیوں کی تاریخ نام پیدائش

نام	تاریخ
امینہ بانی	۱۹۱۹ء
حسن بانی	۱۹۰۲ء
دیو بیکارانی	۱۹۱۱ء
رتن بانی	۱۹۱۲ء
روزی	۱۹۱۱ء
زبیدہ	۱۹۱۱ء
زلو	۱۹۰۲ء
بیتا دیوی	۱۹۱۲ء
سلطانہ	۱۹۰۹ء
سلوچینا	۱۹۰۴ء
شانستاکاری	۱۹۰۸ء
کچن (جہاں آرا بیگم)	۱۹۱۵ء
کوہ پیر	۱۹۰۵ء
گوہر	۱۹۱۳ء
مادھوری	۱۹۱۳ء
ملینا	۱۹۱۲ء
منی بانی	۱۹۰۱ء



دام پيڻادي

[illegible]

ایکٹریسوں کی آپ بیتیوں



از
ایس احمد اویب
ایم۔ اے
بی۔ اے۔ آنرز
اعلیٰ قابل

© 1929 AIL

ملنے کا پتہ

احمد بک ایجنسی - بیفک روڈ - الہ آباد



انیس خاتون

اگر اہل آباد کو جہن بانی اور کنیز خاتون پر ناز ہو سکتا ہے تو اہل کانپور بھی شہلا اور انیس خاتون کی موجودگی میں بجا طور پر ناز کر سکتے ہیں کیونکہ یہ دونوں ہستیاں اس شہر کی پیداوار ہیں اور یہیں سے فلمی دنیا میں آئی ہیں۔ اگر فرق ہے تو صرف اتنا کہ شہلا کو فلمی دنیا میں قدم رکھ کر ناموری اور شہرت حاصل کرنے کا شوق نہ تھا اس کو یوں سمجھ لیجئے کہ ان کو فلمی دنیا سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی انہوں نے یہ زندگی محض اپنے شوہر کے مجبور کرنے پر اختیار کی تھی مگر انیس خاتون کے دل میں پردہ سمیٹیں پر ایک ممتاز اور شہرہ آفاق اکیٹریس بننے کا جذبہ بچپن ہی سے پرورش پا رہا تھا چنانچہ حب تک آپکی شادی نہ ہوئی تھی آپ اس جذبہ کو دبائے رہیں مگر شادی کے بعد ہی آپ فلمی دنیا میں اپنے قدیم جذبہ کو پروان چڑھتے ہوئے دیکھنے کے لئے گامزن ہو گئیں۔

انیس خاتون کانپور کے ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ کو بچپن ہی سے موسیقی کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ شادی سے قبل ہی اپنے گائے بجلنے میں کافی دسترس حاصل کر لی تھی رفتہ رفتہ آپ کی شہرت کانپور کے گوشہ گوشہ میں ہو گئی مگر چونکہ آپ ازدواجی زندگی بسر کرنا پسند کرتی تھیں اس وجہ سے آپ نے فلمی دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے ایک نیک اور قبول صورت پولیس آفیسر سے اپنی شادی ۱۹۳۲ء کے اوائل ہی میں کر لی۔ اس شہ میں منسلک ہو جانے کے بعد آپ کو دنیا کی ان گشت نمائی کا خوف نہ رہا اس وجہ سے آپ نے فلمی زندگی اختیار کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے شوہر نے بھی آپ کے رجحانات دیکھ کر آپ کی خواہش کو پورے ہونیکا موقع دیا چنانچہ سب سے پہلے اپریل ۱۹۳۲ء میں آپ نے ایسٹ انڈیا فلم کمپنی سے ”باغی سپاہی“ نامی فلم میں گانا گانے کا معاہدہ کیا اور اس فلم میں آپ نے اپنے سحر کن فنوں سے فلم کی خوبیوں میں بہت کچھ اضافہ کر دیا۔

اس فلم میں مختصر پارٹ کرنے کے بعد ہی آپ کا معاہدہ ختم ہو گیا مگر اس مختصر پارٹ ہی سے فلسا زبجھ گئے کہ انیس خاتون میں ایک نیا دیکھنے والے کے جواہر موجود ہیں۔ چنانچہ سن رائز فلم کمپنی کے مالکان نے بھی یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ انکی زیر تکمیل فلم ”کس کی پیاری“ میں ایک گائے کا کردار ادا کریں۔ آپ نے اس معاہدہ کو رد کیا۔ آپ نے اس کو بھی منظور کر لیا۔ ان گانوں سے نہ صرف کلکتہ میں بلکہ ہندوستان کے مختلف گوشوں میں آپ کے کمال کا سکھ بیٹھ گیا۔ چنانچہ ریگا فون ریگاڈ کمپنی نے بھی آپ سے درخواست کی کہ آپ کچھ گانے سنا دیں جو کہ ریگاڈ میں بھر لئے جائیں آپ نے اس کی درخواست کو بھی رد نہیں کیا۔

مسٹر آر۔ کاردار کی نگاہوں نے بھی نبھا لیا کہ انیس خاتون ایک مہنار اکیٹریس ہیں جس سے انہوں نے بھی آپ کو اپنے تازہ ترین فلم ”ملاپ“ میں پارٹ کر نیکی لئے منتخب کر لیا۔ اس فلم میں آپ نے انتہائی خوش سلوبی سے اپنے پارٹ کو انجام دیا ہے اس فلم کے علاوہ آپ نے ”فخر اسلام“ اور ”مندر“ نامی فلموں کو بھی رونق بخشی ہے۔ یہ دیکھ کر رنجیت مسلم کمپنی نے آپکی خدمات انتہائی گوشہ نشوں کے بعد حاصل کر لیں چنانچہ آج کل آپ رنجیت مسلم کمپنی ہی میں ہیں۔



امینہ بانی

آپ ہندوستان کی وہ ایکٹریس ہیں جس کو پہلے بازی کرنا۔ گھوڑے پر چڑھنا۔ تلوار چلانا اور موٹر وغیرہ چلانا بخوبی آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ دائل عمر ہی سے سرکس میں کام کیا کرتی تھیں۔ آپ ان کے علاوہ شعبہ بازی کی بھی ماہر تھیں نظر فریب کاموں کی تکمیل بھی آپ انتہائی ہوشیاری اور دانشمندی کے ساتھ کیا کرتی تھیں۔ آپ کا جسم کسرتی معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپ کو سرکس میں جمانی کسرتیں بھی کرنی پڑتی تھیں جو کہ خاص عام سے خراج تحسین وصول کیا کرتی تھیں مگر آپ کے جسم کی ساخت اور اسکی نشوونما کو نظر رکھ کر ڈاکٹروں نے آپ کو یہ رائے دی کہ آپ "سرکس" چھوڑ دیں ورنہ آپکو آئندہ زندگی میں شدید نقصانات اٹھانے پڑیں گے۔ چنانچہ آپ نے سرکس چھوڑ کر فلم "کو اپنا ذریعہ معاش بنالیا۔

امینہ بانی ۱۹۱۹ء کو دہلی میں پیدا ہوئیں اس تاریخ کے لحاظ سے اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال کے قریب ہے۔ گو آپ نے اپنی ابتدائی زندگی سرکس میں گزار دی مگر آپ نے اپنی اس زندگی کا بہترین حصہ اپنے والدین کی آغوش میں گزارا جہاں آپ کو بہت عمدہ تعلیم دی گئی۔ آپ کسی اسکول یا کالج کی تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ بلکہ آپ نے ایک ہندوستانی ماں کے گوارہ آغوش میں پرورش پا کر انگریزی اور فنانس اور تجارتی زبانوں کی تعلیم حاصل کی مگر آپ نے یادہ دن تک سکول جاری نہ رکھ سکیں اور سرکس میں لوکری کرنے کے لئے مجبور ہو گئیں۔ یہ ضرور ہے کہ آپ سرکس چھوڑ کر فلمی دنیا میں آئی ہیں اور آپ نے ایک ایسے کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا ہے جو یقیناً بہت زیادہ مشکل ہے کیونکہ ایک ایکٹریس کو بیک وقت طرح طرح کے جذبات کا اظہار کرنا پڑتا ہے مگر آپ کو اس میں زیادہ وقت نہیں محسوس ہوتی۔ آپ اپنے ہر پارٹ کو انتہائی خوش اسلوبی اور آسانی کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔ آپ ایسے فلموں کو بہت زیادہ پسند کرتی ہیں جن میں روزانہ زندگی کے واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

فلمی دنیا میں قدم رکھتے ہی آپ ایجنٹ سینی ٹون کے گویا فلم "افضل" میں نمودار ہوئیں۔ یہ فلم مسٹر بھونانی کے ڈائریکشن میں تیار ہوا تھا۔ اس فلم میں آپ نے اپنے پارٹ کو انتہائی بے باکی سے ادا کیا جس سے تماشا نویسوں کو یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ بہت جلد ایک کامیاب ایکٹریس کی حیثیت سے شہرت حاصل کر لیں گی۔ اس کے بعد آپ اور بھی کئی فلموں میں نمودار ہوئیں چنانچہ اسی کمپنی کے مزدور نامی فلم میں بھی آپ نے پارٹ ادا کیا۔ ایجنٹ سینی ٹون کے ختم ہونے کے بعد آپ بہت دنوں تک غائب ہیں مگر اب پھر نمودار ہوئی ہیں اور چند فلموں میں کام کر رہی ہیں۔ "ایسیر ہوس" اور "راج کٹ" میں بھی آپ نے کام کیا ہے۔ حال ہی میں آپ کا معاہدہ موہن کچر سے ہو گیا ہے۔ اس کے "کل و پک" نامی فلم میں آپ ایک ممتاز کردار پیش کر رہی ہیں جو غنیمت سب مکمل ہو کر پردہ کٹیں پر پیش ہوگا۔



اوما شاشی

پریم نگر میں گھر بنانے والی اوما شاشی شمالی ہندوستان کے ایک بنگالی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ اپنے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام اپنے شریف اور نیک طبیعت باپ سترلنی چٹرجی کے سایہ عاطفت میں گزارے۔ بچپن ہی سے آپ کو فن اداکاری سے غریب تھی آپ نے اس شوق کی تکمیل کے لئے اپنا پہلا قدم اٹھایا۔ گو والدین نے مخالفت کی مگر وہ زیادہ اہمیت نہ دیتی تھی کیونکہ وہ بھی اپنی اولاد کو ایک فن حاصل کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ رفتہ رفتہ اپنے ڈراموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ اس کم سنی کے زمانے ہی میں آپ نے کئی ڈراموں میں پارٹ کئے اور ان کو انتہائی خوش سلوپی کیساتھ انجام دیکر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کے اندر ایک موندنا لکیریں کے جراثیم موجود ہیں جب آپ نے فلمی زندگی اختیار کرنی چاہی تو آپ کے والدین اور دیگر عزیزو اقارب نے آپ کی زبردست مخالفت کی مگر چونکہ آپ کے دماغ میں فلمی زندگی اختیار کرنے کا سودا سما یا ہوا تھا اس وجہ سے آپ کے اہل ارادوں کے سامنے آپ کے مخالفین نے اپنا سر تسلیم خم کر دیا۔ مجبور ہو کر آپ کے والدین نے بھی آپ کو پردہ سیمیں پر نمودار ہونے کی اجازت دے دی۔

عموماً فلم بین حضرات کا یہ خیال ہے کہ آپ پہلی بار "ناطقات" کے ابتدائی دور میں نمودار ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ خاموش تصویر کے زمانے ہی سے عاشقان فلم کو اپنا گرویدہ کئے ہوئے تھیں۔ آپ کا سب سے پہلا خاموش فلم "جگوباالا" تھا۔ "گرانگ آرٹس" نامی فلم کمپنی کے بھی دونوں میں آپ نے کام کیا مگر جو شہرت آپ کو نیو تھیٹر کے پورے ہوئے فلم "چنڈی داس" کی نمائش کے ساتھ حاصل ہوئی وہ آپ کو خاموش تصاویر کے زمانے میں نہ ہو سکی اس کامیابی کی بھی کئی وجوہ بیان کی جاتی ہیں۔ پہلی یہ کہ آپ کو نیو تھیٹر میں قابل ڈائریکٹر کی ہدایات تھیں رہیں دوسرے آپ کو کافی تجربہ بھی ہو گیا تھا اور آپ کو یہ بخوبی معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کس طرح اپنے پارٹ کو سن خوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہیں۔ آپ کے قیامت خیز شباب نے نوجوانوں کے دلوں پر پورا پورا اثر کیا۔ ان کے علاوہ آپ کی پاٹ دار آواز اور سحر کن گانوں نے ہندوستان کے متقی اور پرہیزگار لوگوں کے زہد اور تقویٰ میں بھی زلزلہ پیدا کر دیا جو حضرات فلم دیکھنے سے گریز کرتے ہیں وہ اولمکے ریکارڈ خرید کر ان کے سحر آفریں فلموں کی واد ضرور دیتے ہیں۔ آپ کا متکلم فلم "بشنو نایا" تھا جس کو مدن تھیٹر نے تیار کیا تھا۔ یہ فلم زیادہ شہرت نہ حاصل کر سکا کیونکہ وہ بنگالی زبان میں تھا۔ اس فلم میں نمودار ہونے سے قبل آپ نے مدن تھیٹر کے ایجنٹ کو بھی رونق بخشی۔ نیو تھیٹر کا "چنڈی داس" بھی ان کا پہلا فلم نہ تھا۔ اس سے قبل وہ بنگالی فلم "نینا پاؤنا" میں ایک مختصر اور معمولی پارٹ ادا کر چکی تھیں۔ اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں آپ کی شہرت کا سنگ بنیاد رکھنے والا پہلا فلم "چنڈی داس" ہے۔

اس کی وجہ
کی تکمیل
تریں بھی کرنی
نے آپ کو
فلم، شہر کو

گو آپ نے
کو بہت
لڑائی لڑی

دہ کل ہے
پ اپنے
زندگی

میں تیار ہوا
کامیاب
نامی فلم
پیدا ہوئی
س کے



اس کے بعد آپ ”دھوپ چھاؤں“ میں نمودار ہوئیں۔ خیال تھا کہ ”اوماشاشی“ چنڈی داس کی شہرت میں اور چار چاند لگا دیں گی مگر یہ خیال صحیح نہ نکلا پھر بھی دھوپ چھاؤں دیکھ کر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ چنڈی داس کی مہر و مٹن دھوپ چھاؤں میں ناکامیاب رہی۔ آپ کا تازہ ترین فلم ”انا تھہ آشرم“ ہے جس میں آپ نے بہترین اداکاری کے نونے پیش کئے ہیں۔ ”ڈائریکٹر“ نیتن بوس کے زیر ہدایت آپ ”دھرتی ماتا“ نامی فلم میں کام کر رہی ہیں جس کے متعلق یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ نیو تھیٹر کا بہترین فلم ہوگا۔

آپ ایک ماہر مغینہ ہیں۔ آپ کی موسیقی میں بازاری پن نہیں پایا جاتا۔ ایک اداکار کی حیثیت سے آپ کو ہندوستان کی فلمی صنعت میں ایک بلند مرتبہ اکیٹریس کہا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ کی اداکاری کی سادگی اور بیساختہ پن سے بنوٹ نمودار نہیں ہوتی۔

معلوم ہوا ہے کہ آپ نہایت پاک زندگی بسر کرتی ہیں۔ آپ کی شادی ہو گئی ہے اور آپ ایک چھ سالہ بچی کی ماں بھی ہیں۔

غیر ملکی عورتیں کس حال میں ہیں ؟
ان کے یہاں کے رسم و رواج کیا ہیں ؟
وہ اولاد کی پرورش کس طرح کرتی ہیں ؟
ان کے یہاں کس طرح شادی بیاہ ہوتے ہیں ؟
اگر یہ تمام باتیں معلوم کرنی ہیں تو

ایرانی خواتین

نامی کتاب پڑھئے۔ اس میں نہ صرف ان کے بلکہ ہندوستانی گھرانوں کے حالات بھی درج ہیں۔۔۔

قیمت صرف ۱۲ روپے

احمد بک ایجنسی بینک روڈ۔ الہ آباد سے

طلب کیجئے



ہنکشتی راماراؤ

آپ ہندوستان کی وہ ممتاز اور شہرہ آفاق ایکٹریس ہیں جنہوں نے ایک شریف گھرانے میں جنم لینے کے باوجود فلمی زندگی اختیار کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھا۔ حالانکہ ہندوستانی عموماً ایکٹریس بننا ایک معیوب فعل تصور کرتے ہیں مگر آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے لئے میدان فلم کو پسند کیا۔ آج بھی آپ اسی میدان میں گامزن ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ اگر کوئی فرد ملک اور قوم کی سچی خدمت کرنے کیلئے کوئی پیشہ اختیار کرے تو اس کی عزت اور حرمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ آپ نے اس زندگی کو اختیار کر کے اپنی شادی بھی مسٹر بھونانی کے ساتھ کر لی۔ مسٹر بھونانی ڈائریکٹر ہیں اور آپ ان کی فلموں میں کام کرنے والی ہیروئن ہیں۔ آپ نے ایم۔ اے (آنرز) کی ڈگری حاصل کر نیکی کے ساتھ ساتھ مشرقی اور مغربی موسیقی کو بھی حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کی جس کو آپ اپنی فلموں میں اظہار کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ابتداء میں آپ کے پدر بزرگوار راماراؤ صاحب اس زندگی کو پسند نہیں کرتے تھے مگر جب آپ کے شوہر مسٹر بھونانی نے اس میدان کو پسند کیا تو آپ نے ان کا ہاتھ بٹانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور یہ ثابت کر دکھایا کہ ایک تعلیم یافتہ عورت نہ صرف بیوی ہو سکتی ہے بلکہ وہ مرد کے ہر کام میں برابر شریک ہو سکتی ہے۔

آپ خاموش تصاویر کے زلمے سے ہی پردہ ہمیں پر نمودار ہو رہی ہیں۔ آپ کا پہلا فلم "شیراز" تھا جس کو بین الاقوامی شہرت نصیب ہوئی تھی، آپ کا دوسرا فلم "وسنت سینا" تھا اس میں بھی آپ ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہوئیں۔ مذکورہ بالا فلموں میں آپ نے رقص کے بہت عمدہ نمونے پیش کئے تھے۔ نااطقات کے زلمے میں ایک عرصہ تک آپ کا پتانہ چلا۔ مگر جب مسٹر بھونانی نے اپنی ایک کمپنی "بھونانی پروڈکشنز" کے نام سے قائم کی تو آپ اس میں پھر ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہو گئیں۔ اس کمپنی کے تازہ ترین فلم "دکھی جوانیاں" میں آپ نے مین پوری اور تھور کے اضلاع کے رقص کے نمونے پیش کئے ہیں جو کہ خاص و عام میں بہت زیادہ مقبول ہوئے۔

آپ نے جذباتی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کئے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ فلموں میں نمودار ہوتے ہی آپ نے غیر معمولی شہرت حاصل کر لی ہے۔ سنا گیا ہے کہ آپ ہر کس و نا کس سے نہیں ملتیں مگر جن سے ملتی ہیں بہت اخلاق سے پیش آتی ہیں۔ آپ اپنا زیادہ وقت انگریزی کتب کے مطالعہ میں صرف کرتی ہیں۔ آپ ابتداء میں اردو زبان پنجوبی نہیں بول سکتی تھیں مگر اب آپ کو اس زبان پر پنجوبی قدرت حاصل ہو گئی ہے۔



بہو

سردار خلیل اللہ لکھنوی کی سابقہ فقیہ حیات عشرت سلطانہ عرف بہو ہندوستان کی ایک مشہور مغینہ ہیں اور آج کل ہندوستانی پردہ عیمیں پر اپنے سحر طراز نعوں سے تماشائیوں کو خوش کر رہی ہیں، اب سے چھ سال قبل آپ بلی میں اپنے گانوں کی وجہ سے شہرت حاصل کر چکی تھیں۔ دور دور سے اکثر اصحاب آپ کے گانے سننے کے لئے آیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو اپنے فن میں یدِ طولیٰ حاصل ہے یہی وجہ تھی کہ ایجنٹا سینی ٹون نے آپ کی خدمات حاصل کر کے آپ کو پردہ عیمیں پر پیش کر دیا۔

بعض حضرات نے تحریر کیا ہے کہ بہو کی فلمی زندگی کا آغاز ایجنٹا سینی ٹون کے رنگیلارا جپوت نامی فلم سے ہوتا ہے حقیقت کے خلاف ہے۔ اس سے ایک عرصہ قبل آپ "عالم آرا" نامی فلم میں نمودار ہو چکی تھیں مگر صرف ایک رقصہ کی حیثیت سے اسی فلم سے آپ کی فلمی زندگی کی ابتدا ہوتی ہے۔ "رنگیلارا جپوت" آپ کا دوسرا فلم ہے۔ اس کے دلفریب اور دلکش رقص کے علاوہ مسکور کن نعوں سے عاشقان فلم کو اپنے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اس کے بعد تماشائیوں کا یہ عالم ہو گیا کہ آپ کا جو فلم آتا وہ اسے دیکھنے کے لئے جوق جوق تصویر گھروں کی طرف چل دیتے۔ بعد ازاں آپ متحد فلموں میں نمودار ہوئیں اور آپ نے اپنی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کئے چنانچہ "پیار کی مار" "نشان خدا" اور مل یا مزدور آپ کے شاہکار فلم ہیں۔ درحقیقت مل وہ فلم ہے جس نے آپ کو غیر فانی شہرت کا مالک بنا دیا۔

یہاں تک بہو کی اس فلمی زندگی کا تذکرہ تھا جو کہ آپ نے بمبئی میں گزاری۔ اس کے بعد آپ نے سردار خلیل اللہ صاحب لکھنوی سے شادی کر لی اور آپ ان کے ہمراہ لاہور چلی آئیں وہاں پہنچ کر آپ "رین بوجھرز" میں ایک ایکٹریس اور ایک میوزک ڈائریکٹر کی حیثیت سے شامل ہو گئیں۔ چنانچہ "قزاق کی لڑکی" نامی فلم کے گانے آپ کے ہی زیر ہدایت فلم میں شامل کئے گئے مگر چند وجوہ کی بناء پر یہ فلم پایہ تکمیل کو نہ پہنچا تھا کہ رین بوجھرز کا خاتمہ ہو گیا۔ پھر بھی یہ فلم کسی نہ کسی طرح مکمل کر کے پردہ عیمیں پر پیش کیا گیا مگر وہ قطعی ناکامیاب رہا۔

اس فلم کے بعد ایک عرصہ تک بہو غائب رہیں۔ حال ہی میں "ساگر فلم کمپنی بمبئی" سے معاہدہ ہوا ہے اور اب ساگر کے فلموں میں نمودار ہو رہی ہیں۔ چنانچہ آپ کے تازہ ترین فلم "من موہن" "لیپٹن کیرتی کمار" اور "جاگیر دار" ہیں۔ آپ کے وہ فلم جو تیار ہو گئے ہیں مگر ان کی نمائش نہیں ہوئی ہے۔ "دین سودن بعد" اور "وطن" ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات منظر ہیں کہ "وطن" کی نمائش کئی مقامات پر شروع ہو گئی ہے۔





دیویکا رانی

PRINTING WORKS, ALLAHABAD

ہندوستانی

دجہ سے
بطولی اصل

سے ہوتا ہے
لی جیتیت
رد لکش
آپ کا جو
ہوئیں اور
شاہکار فلم

میں اندھا
اور ایک
لم ہیں شامل
ی طرح مکمل

ہوا ہے اور
لیہ دار ہیں
رہ ترین اطلاعا



پر تھال

یا

خوردکن

مؤلف
اولیس احمد ادیب



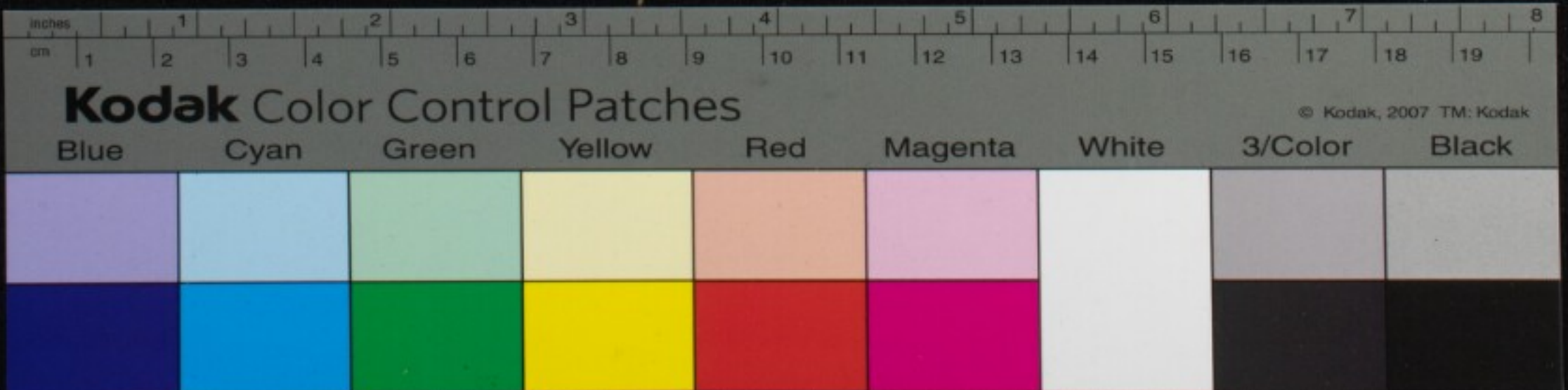
پدمادیوی

ہندوستان کے اولین مکمل رنگین فلم "کسان کنیا" کی ہیروئن پدمادیوی خاموش تصاویر کے زمانے سے پروڈیوسر پر برج رہی ہیں۔ اور اپنی فطری اداکاری سے اپنے ناظرین کو محظوظ کر رہی ہیں۔ آپ کی فلمی زندگی کی ابتدا ایک ایسے خاموش فلم سے ہوتی ہے جس میں آپ نے مسٹر ڈی بلوریا کے ساتھ کام کیا تھا۔ اس فلم سے آپ کی شہرت قائم ہوئی ہے اس فلم کی تکمیل کے بعد آپ نے "مہتا ہمار" فلم کمپنی کے دو ایک فلموں میں کام کیا مگر اس کمپنی سے معاہدہ زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکا، اس وجہ سے آپ "جانیت کچرز" میں چلی آئیں۔ یہاں پر اپنے متعدد فلموں میں ہیروئن کی حیثیت سے پارٹ کئے۔ چنانچہ اس زمانے کا آپ کا سب سے مشہور فلم "مورہند" ہے جو کہ ہومی ناسٹر کی ڈائریکشن میں تیار ہوا تھا۔ اس کمپنی کے ایک اور فلم میں آپ نے اس عہد کے شہرہ آفاق اور مشہور اکیٹر مسٹر انعام دار کے ہمراہ کام کیا تھا جس سے آپ کی شہرت میں اور چار چاند لگ گئے تھے۔

آپ کی بڑھتی ہوئی شہرت دیکھ کر ہمارا شٹر سینی ٹون نے آپ کی خدمات حاصل کر لیں اور ایک فلم "پرتھوی راج رچوگتا" تیار کیا جس میں پدمادیوی نے ہیروئن کے فرائض انجام دیئے اور سٹریٹوں میں چنڈر نے ہیرو کا پارٹ کیا۔ یہ فلم نانا صاحب سرپرٹ دار کی زیر ہدایت پایہ تکمیل کو پہنچا تھا۔ اس فلم کمپنی کے دوسرے فلم "ستی مہاندا" میں بھی آپ ہی ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہوئی تھیں۔

پدمادیوی کو فطری طور پر موسیقی اور دیگر فنون لطیفہ سے لگاؤ ہے۔ آپ ایک جاذب نظر شخصیت کی مالک ہیں۔ آپ ذات خود شہرت کی مشاق نہیں ہیں مگر اسے کوئی کیا کرے کہ قدرت خود آپ کو شہرت دے رہی ہے۔ آپ کی یہ ایک امتیازی صفت ہے کہ جب آپ کسی فلم میں ایکٹنگ کرتی ہیں تو آپ اپنی ذات کو بالکل بھول جاتی ہیں۔

مذکورہ بالا فلموں کے علاوہ آپ نے "پانگ شو" لعل مین، بالا جوبن، دو عورتیں، اور ماڈرن لیڈی میں بھی ممتاز کردار پیش کئے ہیں آپ کا تازہ ترین فلم "کسان کنیا" ہے جو کہ امپریل فلم کمپنی کا تیار کیا ہوا ہے۔ اس وقت تک آپ امپریل ہی میں ہیں۔ آپ کے دوستوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور زیادہ وقت ان کی خاطر داری اور زمان نوازی میں گزرتا ہے۔ فلمی زندگی کے علاوہ آپ خانگی زندگی بھی بسر کرتی ہیں۔ اپنی عزت اور حرمت کا بہت زیادہ خیال رکھتی ہیں نہ آپ کسی سے مذاق کرتی ہیں اور نہ کسی کو ایسی حرکت کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اردو اور ہندی زبان بھی آپ بخوبی بول لیتی ہیں۔



جدن بانی

آپ ہندوستانی موسیقی کی زبردست ماہر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ پہلی ہندوستانی خاتون ہیں جس نے ڈارکشن کی طرف توجہ دی ہے اور اس بزرگ عظیم کو اپنے کاندھوں پر اٹھایا ہے۔ اس خاتون کی پیدائش اور پرورش کا نخل آباد کو حاصل ہے۔ کیونکہ آپ ۱۹۲۷ء میں الہ آباد کے ایک شریف مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی تھیں۔ آپ اپنی عمر کی پانچ ہیاریں بھی پورے طور پر نہ دیکھ سکی تھیں کہ آپ کے سر سے آپ کے پدر بزرگوار کا سایہ اٹھ گیا چونکہ کوئی خاص زمینداری وغیرہ نہ تھی اس وجہ سے آپ نے اپنے لئے ذریعہ معاش کی تلاش کی۔ اسی زمانے میں آپ کی والدہ صاحبہ نے اپنے تمام زیورات ایک قریبی رشتہ دار کو بطور امانت دے دیئے مصیبت کے وقت کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ چنانچہ اس شخص کی نیت میں فرق آگیا اور وہ تمام زیورات و بایٹھا عورت ذات مجبوراً صبر کر کے خاموش ہو گئی۔

اس مغلی کے عالم میں آپ بے یار و مددگار الہ آباد شہر میں آئیں۔ جدن بانی کو چونکہ گائے میں کمال حاصل تھا اس وجہ سے شہر میں قدم رکھتے ہی آپ کی شہرت شہر کے کوچہ کوچہ میں ہو گئی۔ امراء اور شرفاء آپ کو اپنے یہاں کی محفلوں میں مدعو کرنے لگے۔ چنانچہ آپ نے اپنے وجد آفریں نغموں سے ان کو مغلوظ کرنا شروع کر دیا مگر زیادہ عرصہ نہ گزرنے پایا تھا کہ آپ نے ایک ماہر موسیقی ”بھیا صاحب گنپت“ کی شاگردی اختیار کر لی۔ اس نئے رشتہ میں منسلک ہو کر آپ کو کلکتہ جانا پڑا۔ یہاں بھی آپ کو اپنی تعلیم پوری کرنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ کچھ عرصہ بعد ہی بھیا صاحب کا انتقال ہو گیا۔

اس رشتہ کے ختم ہونے سے آپ ہر سال ہنگوئیں کیونکہ موسیقی کی تعلیم بھی آپ کے خیال کے مطابق ادھوری ہی تھی۔ اس وجہ سے آپ نے کلکتہ کے ایک اور ماہر موسیقی معین الدین خاں صاحب کی شاگردی اختیار کی۔ مگر موسیقی کی اصطلاحات سیکھنے کے لئے آپ کو پچھو خاں صاحب اور دلاب خاں صاحب کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنا پڑا۔ ایک عرصہ تک یہ رشتہ رہا۔ اس درمیان میں آپ کی شہرت کلکتہ کے کوچہ کوچہ میں ہو گئی چنانچہ کو بلیا گراموفون کمپنی نے بھی یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ آپ کے گائے ریکارڈ میں بھرے آپ نے اسے اپنی کامیابی کا پہلا زینہ تصور کیا اور اس کمپنی کو اجازت دے دی چنانچہ آپ کے ریکارڈ ہندوستان کے ہر خطے میں پھیل گئے۔ یہی وہ چیز تھی جس نے نہ صرف عوام کو جدن بانی کا دلدادہ بنا دیا بلکہ راجہ اور مہاراجہ بھی آپ کے گانوں سے لطف اندوز ہونے لگے۔ چنانچہ آپ کے لئے دعوت نامے اکثر ریاست بیکانیر۔ رامپور۔ کشمیر۔ گوالیار۔ اندور۔ الور اور جودھ پور سے آئے۔ آپ نے ہاں گئیں اور ان کے سامنے گا کر ان کو مغلوظ کیا۔

ج رہی ہیں۔

ہے جس میں

تہا ہمار

ز میں چلی

ند ہے جو

شرف عام دار

تیار کیا

رہا دار کی

سے نمودار

نہ اپنی بات

مازی صفت

ردار پیش

ہی میں ہیں۔

کے علاوہ

تی ہیں اور



جدن بانی کو اسی زمانے سے زبان پر کافی عبور حاصل ہو گیا تھا چونکہ آپ کو ہندوستان کی ہر محفل میں آنا جانا پڑتا تھا اس وجہ سے آپ نے اردو کے علاوہ ہندی زبان کو بھی بخوبی سیکھ لیا تھا۔ آپ آداب مجلس سے بخوبی آگاہ ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد آپ کی فلمی زندگی کا آغاز ہوتا ہے خاموش تصاویر کے زمانے تک آپ کی فلمی دنیا میں کوئی قدر نہیں کی گئی کیونکہ فلموں میں صدائندی کی ایجاد شامل نہیں کی گئی تھی۔ نااطقات کی ابتدا ہونے ہی فلم سازوں کو گانوں کی اہمیت کا اندازہ ہو چنانچہ لاہور کی ایک فلم کمپنی "پے آرٹ فوٹو ٹون کارپوریشن" نے سب سے پہلے آپ کی خدمات حاصل کیں اور آپ کو ایک معقول معاوضہ دیا۔ چنانچہ آپ اسکرین پر پہلی بار اس کمپنی کے "راجہ گوپی چند" نامی فلم میں نمودار ہوئے مگر میسورن کی حیثیت سے نہیں بلکہ "راجہ گوپی چند" کی ماں کی حیثیت سے۔ اس فلم کی نمائش ہوتے ہی فلم سازوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ جدن بانی میں ایک اداکار کی تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں چنانچہ کراچی کی ایک فلم کمپنی نے آپ کو اپنے یہاں ملازم رکھ لیا اور آپ نے اس کے "انسان یا شیطان" نامی فلم میں کام کیا۔ اس کے بعد ایک اور فلم "نرجس والی" میں بھی آپ نمودار ہوئے۔

کما جاتا ہے کہ اس فلم کی تکمیل کے بعد آپ فلمی دنیا سے علیحدہ ہو گئی تھیں مگر واقعات اس کے خلاف ہیں جدن بانی کی یہ خاموشی اور علیحدگی خالی از علت نہ تھی آپ اپنی ایک کمپنی علیحدہ بنانے کی فکر میں تھے۔ تاکہ آپ تمام قیود سے آزاد ہو کر اپنی مرضی کے مطابق عمدہ فلمیں تیار کریں چنانچہ کچھ دن کے بعد ہی آپ نے "شگیت فلم کمپنی" کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور تلاش حق نامی فلم کا اعلان کر دیا جو کہ کچھ دن بعد ہی پردہ سمیں پر پیش کیا گیا۔ اس فلم کی اسٹوری جدن بانی ہی نے لکھی تھی اور سونے کی ڈائرکٹر بھی تھیں۔ اس فلم کے خلاف چند بددیانت اصحاب نے صدائے احتجاج بھی بلند کی تھی تاکہ عورت ذات مرعوب ہو کر انہیں کافی رقم دے دے مگر جدن بانی نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے فوراً ہی اپنے دوسرے فلم "دل کی پکار" کا اعلان کر دیا جو ہندوستان کے مختلف شہروں میں پیش کیا گیا۔ اور بہت زیادہ کامیاب ہوا۔ میڈم فیشن نامی فلم کی کامیابی کی بھی کافی توقع تھی مگر شمالی ہندوستان میں اس کی نمائش بہت کم شہروں میں ہوئی۔ آپ کا تازہ ترین فلم "موتی کا ہار" ہے جو کہ پائیکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ اس فلم کی بھی آپ ہی ڈائرکٹر تھیں۔ امید تو ہے کہ آپ کا یہ فلم بہت زیادہ شاندار ہوگا۔

آپ کو گانے میں کمال حاصل ہے۔ جذباتی پارٹ آپ بخوبی انجام دیتی ہیں مگر کم سن لڑکیوں کے پارٹ آپ کے لئے موزوں نہیں پڑتے۔ جدن بانی کو خود بھی اس کا احساس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے پارٹ انجام دینے کی کوشش بھی نہیں کرتیں وہ اور لڑکیاں ایسے کاموں کے لئے مقرر کر دیتی ہیں۔

جدن بانی حسین بھی ہیں اور سربلی آواز بھی رکھتی ہیں۔ یہی دو چیزیں ان کی کامیابی کی ایک حد تک ضامن بھی ہیں۔



جسٹ

نیو تھیٹرس کی بھولی بھالی اور معصوم صورت، جسنا پہلی بار پردہ سمیٹیں پر ”دیو داس“ میں نمودار ہوئیں۔ خاموش فلم کے زلزلے میں ان کا کہیں پتا بھی نہ تھا۔ گو ”جسٹ“ گانے میں وہ مہارت نہ رکھتی تھیں جو کہ نیو تھیٹرز کی اور ایکٹریوں کو نصیب ہے پھر بھی اس پہلے ہی فلم میں نمودار ہو کر جسنا نے تماشائیوں کے دل پر قبضہ کر لیا۔ سنجیدہ مزاج رکھنے والوں نے بھی اس فلم کو صرف ایک بار ہی نہیں بلکہ متعدد بار دیکھا۔ انھیں جسٹا کی سادگی اور فطری باتیں اس قدر بھائییں کہ وہ ”دیو داس“ کے بعد دوسرے فلموں کی آمد کا بچپنی سے انتظار کرنے لگے۔

دیو داس کے بعد جسٹا ”مایا“ اور ”منزل“ میں نمودار ہوئیں اور خاطر خواہ کامیابی حاصل کی۔ وہ اس کمپنی کے ایک اور فلم ”روپ کیا“ میں بھی ظاہر ہوئیں تھیں مگر اس میں ان کا پارٹ بہت مختصر تھا۔ انھوں نے اپنے بعد کے فلموں میں گاتے بھی گائے جو کہ عاشقان فلم کو بہت زیادہ پسند آئے۔

جسٹا ہندوستان کی وہ ایکٹریس ہے جس میں شوخی، تیزی اور چلبلاہٹ قطعی نہیں ہے وہ مزاحیہ کردار کی تکمیل کے لئے قطعی ناموزوں ہیں۔ سنجیدہ پارٹ کو وہ بخوبی انجام دیتی ہیں۔ خصوصاً ان مواقع پر جبکہ انھیں متانت کا اظہار کرنا پڑتا ہے ان کا چہرہ اور ان کے جسم کی ہر حرکت اس کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ دُبی پہلی اور کمزور ہونے کے باعث بعض مواقع پر تصویر کسی قدر بھدی معلوم ہونے لگتی ہے۔ مگر عموماً تصاویر دلکش اور جاذب نظر ہوتی ہیں۔ آپ اردو اور ہندی کے علاوہ بنگالی بھی بخوبی بول سکتی ہیں۔

جسٹا کے متعلق اتنا دقت کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ آپ ’المیہ‘ پارٹ کی تکمیل کے لئے قدرت کی طرف سے پیدا کی گئی تھیں۔ آپ کی آنکھوں سے امنڈتے ہوئے آنسو دیکھ کر ہر تماشائی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آپ پر رنج و غم کا پورا پورا اثر ہے غرض ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ”جسٹا“ ’المیہ‘ پارٹ کرتے وقت ”مجسمہ الم“ بن جاتی ہیں۔ اس کو دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ بوقت آپ اپنے پارٹ کو کرتی ہیں تو وہ خود کو بالکل بھول جاتی ہیں۔





حسن بانو

رتن

مقصد
چونکہ
اور
جس کی

مورت
نے ان کا
پچھ میں
کی

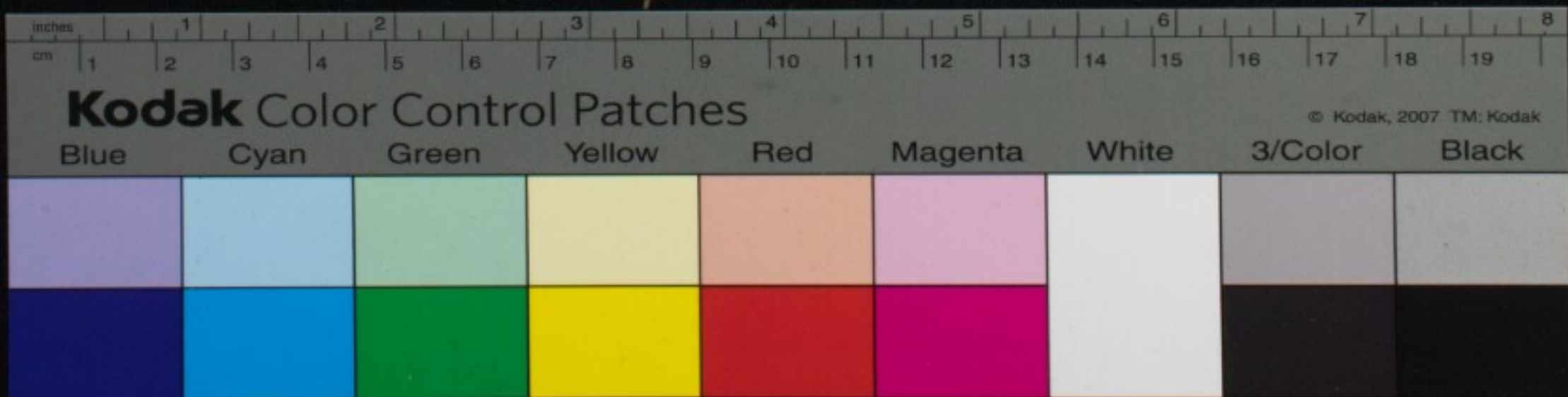
ان کا
راؤل۔

سین
'رتن'





درگا کھوتے مسدود



© Kodak, 2007 TM: Kodak

حسن بانو

آپ ہندوستان کی وہ مایہ ناز ایکٹریس ہیں جنہوں نے سب سے پہلے یہ اعلان کرنے کی جرات کی کہ آپ کے نام کیساتھ لفظ "مس" کا استعمال نہ کیا جائے آپ کو اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ موجودہ فلمی صحافت میں اس لفظ کا بیجا استعمال ہونے لگا ہے دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ لفظ بالکل بے معنی ہو کر رہ گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اردو زبان کے علاوہ انگریزی زبان پر بھی بخوبی قدرت رکھتی ہیں اور رسائل و کتب کا بھی برابر مطالعہ کرتی رہتی ہیں۔

نیرتھیٹر کے "ڈاکو منصور" سے آپ کی شہرت کا سنگ بنیاد رکھا جاتا ہے۔ اس میں آپ میر و سن کی حیثیت سے نمودار ہوتی ہیں اور اپنے پارٹ کی تکمیل انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ کرتی ہیں۔ اس فلم کے منظر عام پر آتے ہی متعدد کمپنیوں نے آپ کو اپنے یہاں ملازم رکھنا چاہا مگر آپ کے معاملات وادیا مودی ٹون سے طے ہو گئے چنانچہ اس وقت سے آپ برابر وادیا مودی ٹون کے اسسٹنٹ مینیجر ہیں۔ آپ کی جذبات نگاری کی وجہ سے تماشائی آپ کی بہت زیادہ قدر و منزلت کرتے ہیں اور آپ کے فلم کا اعلان ہوتے ہی تصویر گھروں پر تماشائیوں کے گروہ جمع ہو جاتے ہیں۔

تازہ ترین اطلاعات منظر ہیں کہ آپ کا معاہدہ امپریل فلم کمپنی سے ہو گیا ہے اور آپ نے اس کے تازہ ترین فلم "دست بگلی" میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ کا یہ فلم بہت زیادہ شاندار ہو گا۔

آپ شریفہ بانٹی کی نیک سیرت خاتون ہیں۔ آپ میں وہ تمام صفات موجود ہیں جو کہ آپ کی والدہ محترمہ میں ہیں۔ آپ ڈبلی تیلی اور کمزور واقع ہوئی ہیں اور یہی وہ چیز ہے جو کہ آپ کے تماشائیوں کو بہت زیادہ پسند ہے۔ اس کے باوجود بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ ایکٹنگ کرتے وقت ضرورت سے زیادہ ناز و انداز نہیں دکھاتیں بلکہ جس قدر حرکات کی ضرورت ہوتی ہے صرف اسی قدر آپ اپنے جسم کو حرکت دیتی ہیں۔ آپ کے متعلق بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ زیادہ دوست احباب سے نہیں ملتیں۔



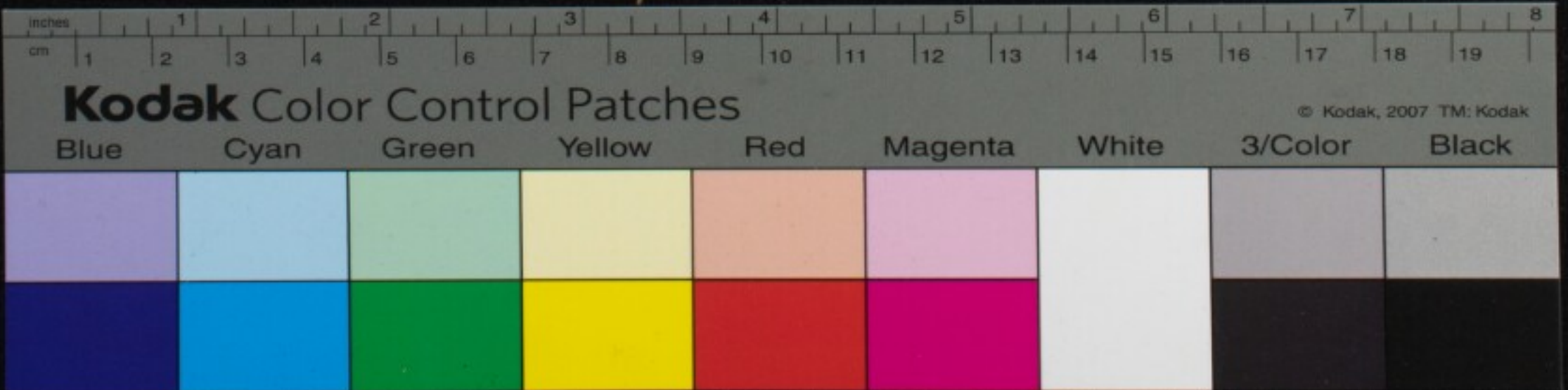
درگا کھوٹے

درگا بانی کھوٹے نے اپنی ازدواجی زندگی کی تین بہاریں انتہائی عیش و عشرت کے ساتھ گزاریں مگر افسوس ہے کہ آپکا سہاگ قائم نہ رہا۔ حال ہی میں آپ کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے۔ یہ صدمہ گوجانکاح ہے مگر آپ نے اس کا انتہائی دلیری سے مقابلہ کیا ہے اور صبر و شکر کر کے اپنے بچوں کے لئے ایک مثال پیش کر دی ہے کہ وہ بھی مصیبت کے وقت میں اپنی ماں کی طرح صبر و تحمل سے کام لیں۔ اس صدمہ کے باوجود بھی آپ نے اپنی فلمی زندگی میں کسی قسم کی کمی نہیں ہونے دی۔ اب بھی آپ پسے کی طرح فلموں میں کام کر رہی ہیں۔

آپ کا تعلق جنوبی ہندوستان کے ایک شریف مرہٹہ گھرانے سے ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار کا نام مسٹر کھانڈے راؤ ہے۔ ابتدائیں آپ نے ازدواجی زندگی گزاری مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے فلمی زندگی بھی شروع کر دی۔ چنانچہ آپ کی شہرت گویا فلموں کی ابتدا کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ جس وقت آپ نے فلمی دنیا میں قدم رکھا، کسی کو بھی یہ امید نہ تھی کہ آپ اس قدر جلد ترقی کر جاؤ گی۔ خیال یہ تھا کہ خانگی زندگی آپ کو اس طرف توجہ دینے کی فرصت نہ دے گی مگر جب آپ کا پہلا فلم ”مایا جال“ پر دہ سیمیں پر پیش ہوا تو آپ کی آئندہ زندگی کے متعلق ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ کیونکہ اس میں آپ نے ان پوشیدہ خوبیوں کا اظہار کر دیا تھا جو کہ ایک اکیٹریس کے کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہیں چنانچہ اس کے بعد ہی آپ ”احمد دھیا کارلہ“ نامی فلم میں نمودار ہوئیں اور یہ ثابت کر دیا کہ آپ زمانہ قریب ہی میں ہندوستان کی ممتاز اکیٹریس ہوتے والی ہیں۔ ”مایا بھندر“ نے ہر ہندوستانی کو اس امر کا یقین دلایا کہ آپ ایک کامیاب مشکہ ہیں اور حقیقی معنوں میں ہندوستانی ”گریشیا کارلو“ کہلانے کی مستحق ہیں۔ گووند راؤ بے کے ہمراہ کام کرنے کی وجہ سے آپ کو اور زیادہ شہرت نصیب ہو گئی۔

”پر بھات فلم کمپنی“ کے ساتھ زیادہ دنوں تک آپ کا معاہدہ قائم نہ رہ سکا چنانچہ ”مایا بھندر“ کے پردہ سیمیں پر آتے ہی آپ نے ”پراتما“ سے معاہدہ کر لیا اور پرت پاون“ نامی فلم میں کام کیا۔ آپ کی شہرت ہندوستان کے مختلف خطوں میں ہو چکی تھی۔ اس وجہ سے کئی فلم ساز آپ کو اپنی فلموں میں جگہ دینے کے لئے بچپن تھے چنانچہ اور فلم کمپنیوں کے علاوہ ”نیو تھیٹر“ نے بھی آپ کی خدمات حاصل کرنی چاہیں اور بالاخر وہ کامیاب ہو گیا۔ آپ نے نیو تھیٹر کے دو فلموں میں نمایاں پارٹ کئے۔ ”میرا بانی“ اور ”انقلاب“ نے آپ کی شہرت میں چار چاند لگا دیئے۔

ان فلموں میں کام کرنے کے بعد میسر کھوٹے کسی تعارف کی محتاج نہیں رہیں۔ تمام فلم ساز آپ سے بخوبی واقف ہو گئے چنانچہ



آپ کو ایک قلیل مدت میں مختلف فلم کمپنیوں میں کام کرنا پڑا۔ ستیا، جیون، نائک، "امر جوتی"، "پراتبا" اور "نند کمار" اس کی زندہ مثال ہیں۔ سرج مووی ٹون کے تازہ ترین فلم "گل کی بات" میں بھی آپ نے اپنی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کئے ہیں۔ تازہ اطلاعات اس امر کی شاہد ہیں کہ آپ نے اس فلم کمپنی کو چھوڑ کر "نیشنل فلم کمپنی" سے معاہدہ کر لیا ہے اور اس کے "نمائندگی" نامی فلم میں مسٹر مبارک اور نیا پہلی کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔

آپ فلم ٹیکنک سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس وجہ سے آپ ہر فلم میں انتہائی آزادی کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ آپ کو بہرہ ورپ بھرنے میں بھی کمال حاصل ہے۔ آپ کی آواز نہایت پاٹ دار ہے اور آپ کا نام ہر شخص کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ آپ کو گھوڑے پر سواری کرنے میں کمال حاصل ہے۔ تیر اندازی میں بھی آپ کافی مہارت رکھتی ہیں۔ سنا ہے کہ آپ بہت خلیق اور مہمان نواز واقع ہوئی ہیں۔

جہاں تک زبان کا تعلق ہے آپ آج کل انگریزی، اردو، ہندی، گجراتی اور مرہٹی زبانیں بخوبی بول سکتی ہیں۔ مگر جس وقت آپ پہلی بار نمایا جال میں نمودار ہوئے تھیں اس وقت آپ ہندی زبان بخوبی ادا نہ کرتے پانی تھیں مگر آپ نے جلد ہی اس کی کو دور کر دیا۔ اس کے علاوہ دوسری زبانیں بھی جلد ہی سیکھ لیں۔

عورت کیا نہیں کر سکتی؟

وہ معمولی انسانوں کو ہٹلر اور مسولینی بنا سکتی ہے

مگر صرف سلیقہ کی ضرورت ہے

اور سلیقہ حاصل کرنے کے لئے علم کی ضرورت ہے اسوجہ سے

بیوی کے فرائض

پڑھنا ہر عورت کے لئے ضروری ہے کیونکہ ہمیں عورت کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے

احمد بک ایجنسی بینک روڈ۔ الہ آباد

سے صرف چار آنے کے ٹکڑے بھیج کر حاصل کیجئے

ہے کہ آپ کا
دلیری سے
پنی ماں کی
اب بھی آپ

سے راؤ ہے۔
شہرت گویا
مترقی کر جاؤ گی
پر پیش ہوا تو
نے ان پوشیدہ
"احمد بک ایجنسی"
"مایا چھندر"
کھلانے کی

پر آتے ہی اپنے
ہونے کی سس
ی آپ کی خدشا
میرا بانی اور

نف ہو گئے چنانچہ

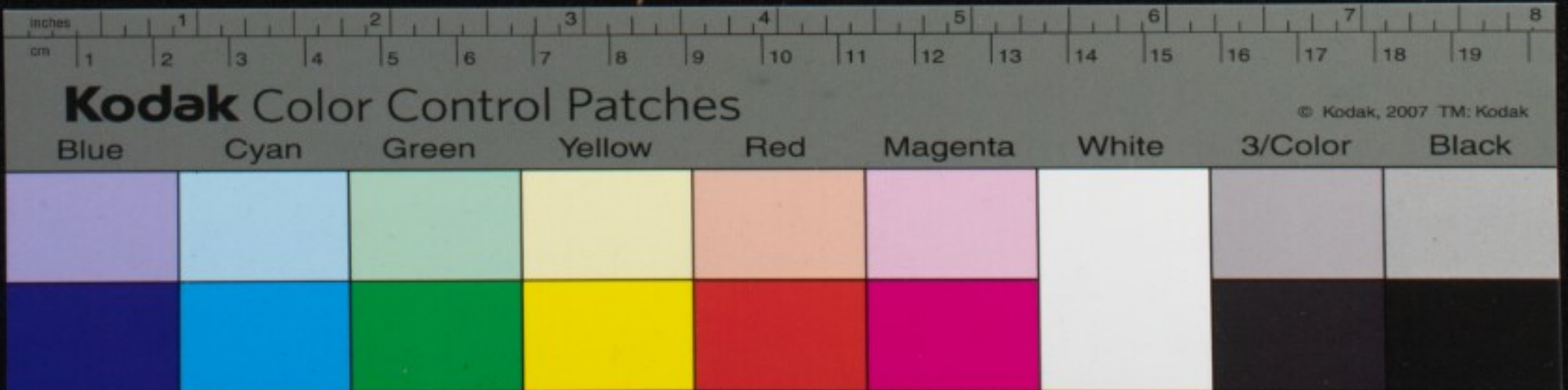


دیویکارانی

کرنل چودھری۔ آئی۔ ایم۔ ایس کی صاحبزادی مسٹر ہانسورائے کی بیوی اور بھئی ٹاکنیر کی روح رواں دیویکارانی بنگال کے ایک معزز گھرانے سے متعلق ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ آپ ڈاکٹر ٹیگور کی بھتیجی ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار خاتون ہیں۔ آپ کی عمر اس وقت ۲۷ یا ۲۸ سال کے لگ بھگ ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی پیدائش سن ۱۹۱۱ء یا ۱۹۱۲ء ہوتی ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار نے آپ کو اعلیٰ تعلیم دینے کی کوشش کی۔ چنانچہ آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ہندوستانی ادب اور ہندوستانی فلسفہ کا بہت زبردست مطالعہ کیا۔ آپ کا ادبی ذوق شاعر اعظم ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا ممنون احسان ہے۔ آپ نے شاعر مذکور کے تصنیف کردہ ڈراموں کا بہت زیادہ مطالعہ کیا اور جہاں کہیں بھی ان کی نمائش ہوئی انھیں ضرور دیکھا۔ اکثر ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ آپ نے اپنے اسکول کے ڈراموں میں بھی حصہ لیا اور اسٹیج پر نمودار ہو کر اپنے تماشائیوں کے دل کو موہ لیا۔

تعلیم سے فرصت کر کے آپ اپنے پدر بزرگوار کے ہمراہ انگلستان تشریف لے گئیں۔ وہاں سے آپ نے بر اعظم یورپ کے مختلف مقامات کی سیر کی۔ اس زمانے میں آپ نے غیر ملکی موسیقی کو سیکھنے کی کوشش کی۔ ”رقص“ سے بھی آپ کو دلچسپی تھی اسے بھی حاصل کیا۔ مصوری بھی مرغوب طبع تھی، کچھ اس میں بھی دسترس حاصل کی۔ یورپ میں موسیقی اور مصوری کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے متعدد مقامات پر اس کا مظاہرہ کیا اور خاطر خواہ شہرت حاصل کی۔

ہندوستان واپس آنے پر آپ کی شادی مسٹر ہانسورائے کے ساتھ ہو گئی اور آپ ازدواجی زندگی بسر کرتے لگیں۔ ۱۹۳۱ء میں آپ مسٹر ہانسورائے کے ساتھ بمبئی گئیں اور وہاں پر ایک فلم کمپنی کی بنیاد ڈالی جس کا نام ”ہانسورائے انڈیپنڈنٹ ٹاکیز لمیٹڈ“ تھا۔ اس فلم کے لئے ایک سین جمیل اور تیز و طرار ہیروئن کی تلاش ہوئی۔ مسٹر ہانسورائے نے ہندوستان کی مشہور اکیٹریسوں پر نظر ڈالی مگر انھیں ایک بھی ایسی اکیٹریس نظر نہ پڑی جس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہوتیں جو کہ وہ اپنے پہلے فلم کی ہیروئن کے لئے تلاش کر رہے تھے۔ چنانچہ ان کی نظر دیویکارانی پر پڑی اور آپ نے ان کو ہیروئن کے کردار کے لئے منتخب کر لیا۔ آپ کو اس کمپنی کے پہلے فلم میں کام کرنا پڑا۔ اس کا پہلا فلم ”مکرمات ناگن کی رگنی“ تھا۔ اس فلم میں مسٹر ہانسورائے نے ہیرو کا پارٹ کیا۔ دیویکارانی نے اس فلم کے اردو گانے بھی انگریزی طرز پر گائے ہیں جو کہ مالک غیر میں بھی بہت زیادہ مقبول ہوئے۔ لندن میں کئی ہفتوں تک اسکی سلسلہ نمائش ہوئی رہی۔ انگلستان کے ممتاز اخبارات نے دیویکارانی کی خوبصورتی اور اداکاری کی انتہائی تعریف کی۔ ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ مستقبل قریب میں دیویکارانی کا شمار دنیا کی بہترین اکیٹریسوں میں ہوگا۔



اس کی وجہ یہ تھی کہ انگریزوں کو آپ کی اداکاری کے علاوہ آپ کا انداز گفتگو اور آپ کا لب لہجہ بہت زیادہ پسند آیا تھا مگر ہندوستان میں صرف انھیں لوگوں کو یہ فلم پسند آیا جن پر مغربیت کا بھوت سوار ہے اور جو مغرب کی ہریات کی تقلید کرنا مستحسن تصور کرتے ہیں ہندوستانی اخبارات اور رسائل نے بھی اس فلم کی تعریف کی مگر اس قدر نہیں جتنی کہ ہمالک غیر میں کی گئی تاہم یہ ضرور کہا جائیگا کہ ہندوستان میں دیویدکاریانی کے اس فلم کو وہ کامیابی نصیب نہیں ہوئی جس کی توقع کی جا رہی تھی، اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہے کہ فلم یہاں کی پبلک کے مذاق کے موافق نہ تھا۔

اس فلم کی ناکامیابی کے بعد آپ پھر یورپ تشریف لے گئیں اور وہاں "اؤٹاسٹوڈیو" میں داخل ہو گئیں تاکہ آپ اداکاری کی باقاعدہ تعلیم حاصل کریں چنانچہ آپ ایک سال تک وہاں رہیں اور آپ نے بہترین اداکاری کے مختلف انداز سیکھے۔ اس کے بعد آپ ہندوستان واپس چلی آئیں۔ آپ کے واپس آتے ہی آپ کے شوہر مسٹر ہانسورائے نے "بیبے ٹاکیر" کی بنیاد رکھی اور فلم تیار کرنے شروع کئے۔ مگر اب وہ خود پردہ سیمیں پر نمودار نہ ہوئے بلکہ انھوں نے ہیرو کا پارٹ ادا کرنے کے لئے دہلی کے ایک نوجوان گرتھوٹ مسٹر نجم الحسن کا انتخاب کیا چنانچہ "جوانی کی مہا" میاں بیوی اور "ممتا نامی" فلم تیار کئے گئے جن میں نجم الحسن نے ہیرو کے فرائض انجام دیئے اور دیویدکاریانی ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہوئیں۔ جوانی کی مہا نامی فلم نے دیویدکاریانی کی شہرت کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔ کراچی وجہ سے جس قدر بدگمانی عاشقان فلم کے دلوں میں دیویدکاریانی کی طرف سے پیدا ہو گئی تھی وہ بالکل دور ہو گئی۔

"میاں بیوی" اور "ممتا" کی تکمیل کے بعد کچھ ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جن کی وجہ سے نجم الحسن کو بے ٹاکیر کو خیر باد کہنا پڑا ان کی جگہ مسٹر اشوک کمار نے لے لی۔ "جیون نیا" جنم بھومی، "اچھوت کنیا"، "عزت"، اور "ساتری" نامی فلم ان کے ساتھ تیار کئے ہیں ان فلموں میں "اچھوت کنیا" کو جو کامیابی نصیب ہوئی ہے وہ کسی اور فلم کو حاصل نہ ہو سکی۔

دیویدکاریانی کا تازہ ترین فلم "جیون پر بھات" ہے جس میں ہیرو کا پارٹ کسی دوسرے شخص کو دیا گیا ہے۔ دیویدکاریانی نے اس فلم میں بھی بہت عمدہ اداکاری پیش کی ہے۔

دیویدکاریانی کا لب لہجہ کچھ انگریزیت لئے ہوئے ہے مگر آواز سربلی اور خوشگوار ہے۔ گانا گانے میں آپ کو زبردست کمال حاصل ہے سلیقہ مند ہونے کی وجہ سے آپ اور ایکٹریسوں کی طرح بیہودہ حرکتیں نہیں کرتیں۔ جذبات نگاری میں بھی آپ کو کمال حاصل ہے۔ آپ کا رنگ صاف ہے۔ بال گھنے اور کالے ہیں۔ قد میانہ اور سڈول ہے۔



بارانی بنگال
نہیں ہیں۔

تی ہے۔ آپ
روستانی فلسفہ
مذکور کے تصنیف
ہوا ہے کہ

عظیم یورپ کے
پ کو روپی تھی
کی تعلیم حاصل

نے لکھیں ۱۹۳۱ء
نیشنل ٹاکیر لیبڈ

سور ایکٹریسوں
کی ہیروئن کے
ر لیا۔ آپ کو
نے ہیرو کا
بول ہوئے
ور اداکاری کی
ریوں میں ہوگا۔



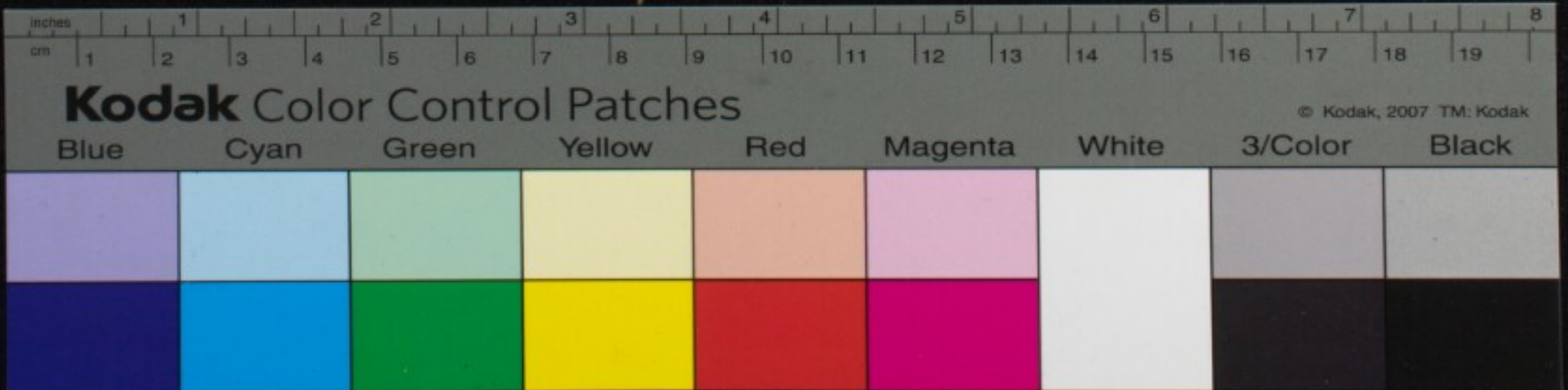
راجکاری

نیو تھیٹر کا یہ طریقہ ہے کہ وہ دو تین فلموں میں ایک ایک ٹریس کو پیش کرتا ہے۔ اس کے بعد اسے نئی ایکٹریس کی تلاش ہوتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوتا چلا آ رہا ہے۔ ابتدا میں اوما شاشی، راجکاری، مالینا اور جینا کو پیش کیا گیا پھر ان کی جگہ چند رانی، نیلا ڈیپائی، اور کیلش کماری کو دی گئی۔ اس طرح راجکاری بھی اوما شاشی اور رتن بائی کے مقابلہ میں پیش کی گئی تھیں۔ آپ کا خاموش تصاویر کے زمانے میں کہیں بھی پتا نہ تھا۔ آپ پہلی بار ”کاروان حیات“ میں نمودار ہوئیں تھیں جس میں اپنے اپنے پارٹ کو اتھائی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ اس فلم میں راجکاری نے شہزادی کا پارٹ کیا ہے جو کہ بہت زیادہ مقبول ہوا مگر انھیں وہ شہرت نصیب نہ ہو سکی جسکی توقع کی جاتی تھی۔

”دیوداس“ میں آپ نے ایک طوائف کا پارٹ کیا جسکو ناظرین اس وقت تک نہیں بھولے دراصل یہی وہ فلم تھا جس سے آپ کی شہرت کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد آپ کو ڈپٹی میں نمودار ہوئیں مگر اس میں آپ نے کوئی خاص کام نہیں کیا۔ نیو تھیٹر کا آخری شاہکار جس میں آپ نمودار ہوئیں ہیں ”بھارن“ ہے۔ مگر اس فلم سے بھی آپ کی شہرت میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا اگر راجکاری کے متعلق یہ کہا جائے کہ آپ کا پہلا اور آخری فلم دیوداس تھا تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کے بعد آپ وہاں سے علیحدہ ہو گئیں۔

آپ نے دیوداس میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ حقیقی معنوں میں ایک کامیاب ایکٹریس بن سکتی ہیں مگر صرف اسی صورت میں جب کہ آپ کو عمدہ ہدایات ملیں۔ آپ کو گانے میں زبردست کمال حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ طوائف کے پارٹ کو حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ طوائف میں جو ضروری خوبیاں ہونی چاہئیں وہ اس فلم میں میک اپ کے ذریعہ سے آپ میں پیدا کر دی گئی تھیں۔ ایک فلمی رسالے نے آپ کے متعلق بالکل درست لکھا ہے کہ آپ بہت پرکار اور کامیاب اداکار ہیں۔

تازہ خبر ملی ہے کہ آپ کلکتہ سے بمبئی تشریف لے گئی ہیں اور وہاں نچیت فلم کمپنی سے معاہدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ اس کے تازہ ترین فلم ”بھارتی میا“ میں آپ کو ایک ممتاز پارٹ دیا گیا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۳۸ء سے آپ کے اس فلم کی شوٹنگ شروع ہوگی۔ گوہر ماہی بھی اس فلم میں نمودار ہو رہی ہیں۔



رام پیاری

ہندوستان کی وہ مشہور اداکار ہے جو کہ ناطقات کی ابتدا کے ساتھ ہی عاشقان فلم کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ خاموش تصاویر کے زلمے میں فلموں میں گویائی نہ ہو سکی وجہ سے آپ اپنے جوہر نہ دکھلا سکی تھیں سکی وجہ ایک اور بھی تھی اور وہ یہ کہ آپ تلنگی زبان کی فلموں میں زیادہ تر پارٹ کیا کرتی تھیں چونکہ فلم ایک محدود خطے ہی میں پسند کئے جاتے تھے اس وجہ سے ان کی شہرت بھی اس خطہ میں محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ ممکن تھا کہ ہندوستان کے دوسرے خطوں کے لوگ بھی آپ سے آگاہ ہوتے اگر تلنگی ہندوستان کی عام زبان ہوتی۔ ابتدا میں آپ نے ”کوہ نور فلم کمپنی“ اور ”ایکسیلیر کچنر“ کے فلموں میں کچھ پارٹ ادا کئے ہیں مگر وہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتے کیونکہ اول تو وہ آپ کا ابتدائی زمانہ ہے دوسرے پارٹ جو آپ کو دیئے گئے تھے ذیلی پارٹ تھے ”کوہ نور فلم کمپنی“ سے قبل آپ نے کرشنا فلم کمپنی کی خاموش تصاویر میں بھی کام کیا تھا مگر ان کا بھی وہی حشر ہوا جو کہ اس کے بعد کی تصاویر کا ہوا۔ جب اس کمپنی نے گویا تصاویر تیار کرنا شروع کیں تو پھر آپ کی خدمات حاصل کیں اور ان میں آپ کو ممتاز پارٹ دیئے۔ چنانچہ اس کے دو فلموں میں آپ نے بہترین اداکاری پیش کی ہے۔ ”بیوی“ اور ”محبت نامی وہ فلم ہیں جن کو تماشائی آج تک آپ کی اداکاری کی وجہ سے نہیں بھولے۔ ”پراوھی“ اور ”مٹی لفظ بھی آپ کے دو بہت مشہور فلم ہیں۔

یہاں سے آپ کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے کیونکہ آپ نے فوراً ہی فلمی دنیا سے علاحدگی اختیار کر لی اور اسٹیج پر نمودار ہوتا مشرف کر دیا جنوبی ہندوستان کے مختلف شہروں میں آپ نے اسٹیج پر نمودار ہو کر عوام سے خراج تحسین وصول کر لیا بنگلور، مدراس اور پونا وغیرہ وہ مقامات ہیں جہاں آپ کو بہت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس دورہ نے آپ کو جنوبی ہندوستان کے عاشقان فلم واسٹیج سے بخوبی متعارف کر دیا۔ کیونکہ آپ کے گانے عوام کے دلول، ایں اتر گئے اور وہ آپ کے گانوں کو بہت زیادہ پسند کرنے لگے۔

جب آپ نے اسٹیج سے علیحدگی اختیار کی اور آپ بمبئی پہنچیں تو آپ کی شہرت اور آپ کے کمالات کی وجہ سے بمبئی کی بہترین فلم کمپنیاں آپ کی خدمات حاصل کرنا چاہتی تھیں، چنانچہ آپ کا معاہدہ رنجیت فلم کمپنی سے ہو گیا آپ نے اس کے دو گویا فلموں میں انتہائی خوش اسلوبی سے کام کیا۔ آپ کا پہلا فلم ”تارا سندری“ تھا، رام پیاری کی مخصوص اداکاری نے اس میں اور چارچاند لگا دیئے۔ ”طوفان سل“ میں بھی آپ نے بہت عمدہ کام کیا ہے۔ ان فلموں

س کی تلاش
کی جگہ چننا
آپ کا
ت کو اتھائی
وہ شہرت

م تھا جس سے
کیا۔ نیو تھیٹر
ما نہ نہیں ہوا
سے علیحدہ ہوئیں

اسی صورت
آپ کے پارٹ کو
میں سیک اپ
ت پر کار اور

اس کے
وع ہوگی۔



سے عوام میں آپ کی اوشہرت ہو گئی۔

اس کے بعد آپ سٹریڈیو کی بوس کے تازہ ترین فلم "سنہا سندار" میں بیسروئن کی حیثیت سے نمودار ہوئیں۔ اس میں آپ کے فلاح، بیرو کا پارٹ گل حمید مرحوم نے کیا تھا۔ ان کی وجہ سے آپ کا کام اور اجاگر ہو گیا تھا۔ آپ اس میں ایک گھریلو بیوی کے فرائض اتھامی شاندار طریقے پر ادا کئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ایک ہندوستانی عورت اپنے شوہر کی خدمت میں مشغول ہے۔ موتی محل تھیٹر کے تازہ ترین شاہکار "ملاپ" میں بھی آپ نے کام کیا ہے۔ یہ تھیٹر کے بہترین فلم "ودیا پتی" میں بھی آپ نمودار ہوئیں ہیں۔

اردو ہندی کے علاوہ آپ مرہٹی اور تلنگی زبانوں پر بخوبی قدرت رکھتی ہیں۔ بنگالی زبان بھی تھوڑی بہت سمجھ لیتی ہیں۔ آپ ایک کامیاب مینیئر، رقاصہ اور ایکٹریس ہیں۔

اردو زبان اور ادب کا بہترین ڈرامہ

پر تھال

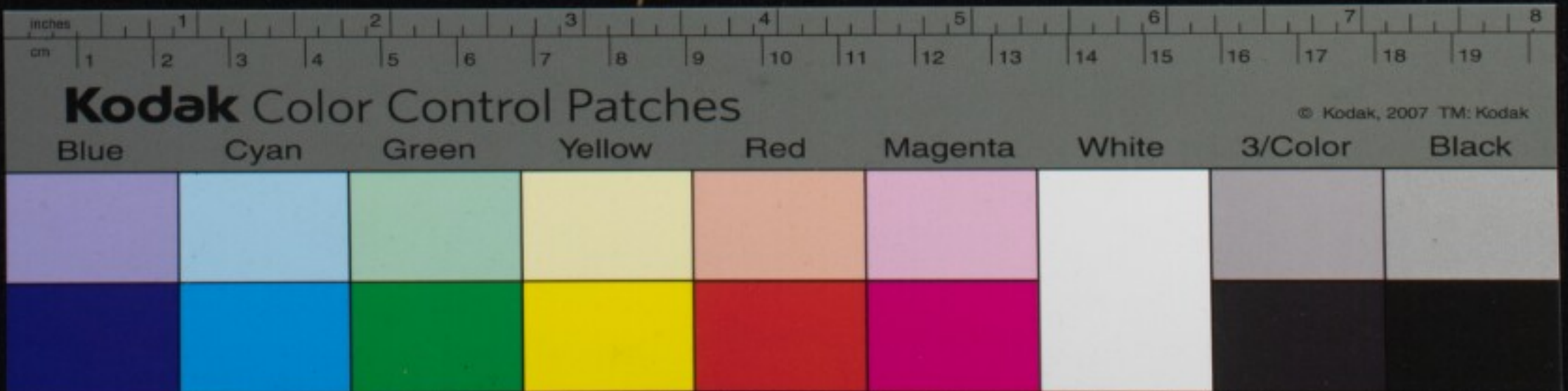
خوردن

ہے جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ کس طرح ایک زرگر کی لڑکی اسلام قبول کرتی ہے۔ ایک مہاتما کی پیشین گوئی پر وہ پورا یقین کرتی ہے اس کا کیریکٹر ایک ہندوستانی خاتون کی زندگی کا حقیقی چرہ ہے۔

عورت اور اصول کی جنگ

اگر دیکھنی ہے تو پر تھال یا خوردن ملاحظہ کیجئے جو تاریخ دکن کا ایک سچا واقعہ ہے

احمد بابا کھنسی بنیک روڈ والہ آباد سے طلب کیجئے





دکن بائی

CAPITAL PRINTING WORKS ALLAHABAD

رام پیری

رہوئیں۔

ما۔ آپاس میں

دست اپنے

ہ۔ نو تھیں

بست سمجھ

روہ پورائیں



SAR PUNCH LUCKY OW.

A vintage, red-toned portrait of a woman with long, wavy hair. She is wearing a dark garment with a thick, light-colored fur collar. Her hands are clasped near her chest, adorned with rings and a bracelet. The image has a grainy, aged texture and is framed by a thin red border.

زیریں



رتن بائی

کو لہا پور فلم کمپنی کی بھکاریاں، امپیریل کی بسرلا، اور نیو تھیٹرز کی یہودی کی لڑکی۔ لمبے گیسوؤں والی ساحرہ وہی ہیں جن کا اصل نام امام باندی ہے جن کی پیدائش کا تقریباً ۱۹۱۲ء کو ہے۔ ۱۹۱۲ء کا وہ مبارک سال ہے جبکہ آپ عالم ہستی میں آئیں مگر اپنے وطن میں آپ زیادہ عرصہ تک نہ رہنے پائیں اور چند وجوہ کی بنا پر آپ کو کلکتہ جانا پڑا جس وقت آپ کلکتہ گئیں اس وقت آپ کی عمر صرف پانچ سال کی تھی۔ وہاں پر آپ کی موسیقی کی تعلیم کی ابتدا ہوئی۔ بجلا پانچ سال کی عمر اور موسیقی جیسے فن کی تعلیم وہ آپ کو بہت گراں معلوم ہوئی مگر چونکہ فطرت میں ضبط اور صبر و تحمل قدرت کی طرف سے دہیٹ کیا گیا تھا۔ اپنے اپنی طبیعت پر جبر کیا اور اس فن کو سیکھنے کی انتہائی کوشش کی چنانچہ چند ہی سال میں آپ کو اس فن پر کامل عبور حاصل ہو گیا۔ اور آپ کی شہرت کلکتہ کے گوشہ گوشہ میں ہو گئی۔

رتن بائی کا یہ عالم شباب تھا اور یہی وہ زمانہ تھا جبکہ ناطقات کی ابتدا ہو رہی تھی، فلم کمپنی ایسی ایکٹریوں کی تلاش میں تھی جن کو گانے میں کمال حاصل ہو، چنانچہ نیو تھیٹرز کو بھی ایسی ہی ایکٹریس کی تلاش تھی۔ یہاں کے نظر بانو حضرت کی نگاہ آپ پر پڑی اور آپ کو اپنے یہاں ملازم رکھ لیا۔ ۱۹۳۲ء میں آپ سے معاہدہ ہوا اور آپ نے اس کے شہرہ آفاق فلم ”صبح کا ستارہ“ میں کام کیا۔ اس فلم ہی سے آپ کی دھوم مچ گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے ٹیک قابل ڈائریکٹر کے زیر سایہ رہ کر اپنے کام کو انتہائی محنت اور کاوش کے ساتھ پورا کیا تھا۔ نیو تھیٹرز کے عملے نے آپ کی قابلیت اور اداکاری کا اندازہ لگا کر آپ کو یہودی کی لڑکی کے لئے میروڈن کا پارٹ دیا۔ وہ یہ سمجھ گئے تھے کہ رتن بائی ہی پر اس فلم کی کامیابی کا انحصار ہے آپ نے یہودی کی لڑکی کا پارٹ جس خوبی سے انجام دیا ہے اس کا زمانہ شاید یہ ہے کہ یہودی کی لڑکی نے امام باندی کو حقیقی معنوں میں رتن بائی بنا دیا۔ یہ فلم رتن بائی کا پہلا کامیاب فلم تھا جس میں آپ نے اپنے مولا کی جوگن بن کر یہ ثابت کر دیا کہ آپ جذباتی پارٹ کس قدر خوبی کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔

یہودی کی لڑکی کے بعد رتن بائی ”روپ لیکھا“ اور ”کاروان حیات“ میں نمودار ہوئیں۔ روپ لیکھا میں رتن بائی نے اپنے کمالات دکھائے مگر ان کا یہ فلم یہودی کی لڑکی کو نہ پہنچا پھر بھی اس میں انھیں کافی شہرت نصیب ہوئی جب ”کاروان حیات“ تیار ہوا تھا اس وقت رتن بائی اور مالکان کمپنی کے تعلقات کسی قدر کشیدہ ہو گئے چنانچہ انھوں نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ اس کمپنی سے علیحدگی اختیار کر لیں ایک عرصہ گفت و شنید ہونے کے بعد آپ نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور اپنے اپنے معاملات



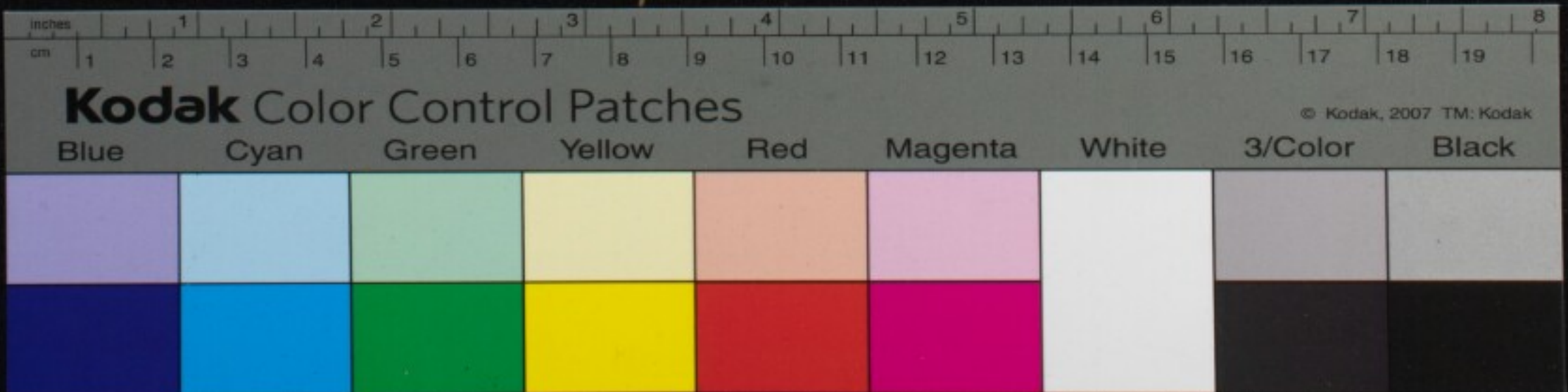
ایڈیشن آرٹس پروڈکشنز سے طے کرے۔

اس نئی کمپنی میں پہنچ کر رتن بائی کی شہرت کو کافی نقصان پہنچ گیا کیونکہ اس کمپنی کے افسانے اس بلند معیار کے نہ تھے جیسا کہ یہودی کی لڑکی اور روپ لیکھا کے تھے۔ اس کمپنی کے ایک فلم "یاسمین" میں آپ پہلی بار نمودار ہوئے۔ اپنے اپنے فرائض کو بخوبی ادا کر دیا مگر یہ فلم اس معیار کو نہ پہنچا۔ اس کے بعد ہی آپ نے "بھارت کی بیٹی" نامی فلم کو رونق بخشی۔ یہ فلم بہت زیادہ موثر تھا اور اس میں رتن بائی نے یہودی کی لڑکی والا معیار قائم رکھا تھا۔ اس فلم کے منظر عام پر آتے ہی آپ کو جو نقصان پہنچا تھا وہ پورا ہو گیا۔ اس فلم کی تکمیل کے بعد ہی آپ کی خدمات کو لہا پور سنی ٹون نے حاصل کر لیں۔ وہاں آپ نے بھکارن عرف نغمہ زندگی تیار کیا۔ اس فلم میں رتن بائی نے اپنی سابقہ اکیٹنگ کا معیار بلند کر دیا اور ایک بھکارن کے پارٹ کو اس خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ شاید اور کوئی اکیٹریس اگر اس پارٹ کی تکمیل کرتی تو میرے خیال میں وہ ضرور ناکامیاب ہوتی۔

کچھ عرصہ ہوا کہ آپ کی خدمات امپیریل فلم کمپنی بمبئی نے حاصل کر لی ہیں چنانچہ وہاں پہنچ کر آپ نے "سرلا" میں "سرلا" کا پارٹ کیا۔ اس کو آپ نے اس قدر خوبی کے ساتھ ادا کیا کہ آپ کے گذشتہ فلم اس کے آگے ماند پڑ گئے آپ کے دو فلم "مہند مہیلا" اور "دھن" تیار ہو چکے ہیں۔ اس کمپنی کے ایک اور فلم "دھن دان" میں بھی آپ نے ہیروئن کا پارٹ انجام دیا ہے۔ اس نے کیا سوچا! بھی اس کمپنی کا ایک اور فلم ہے جس میں آپ نے کام کیا ہے۔ مسٹر حافظ جی نے بھی آپ کے ایک فلم کی ڈائریکشن اپنے ہاتھ میں لی ہے اس کا نام پہلے ۷۷ء تجویز کیا تھا مگر تازہ اطلاعات ظہر ہے کہ انھوں نے اس کا نام "قیدی کی بیوی" کر دیا ہے۔

رتن بائی کی آنکھوں میں جاذبیت اور کشش کے علاوہ سوز اور گداز بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ کا رنگ گندی ہے۔ آپ کے بال بہت زیادہ لمبے ہیں۔ یہ عطیہ آپ کو قدرت کی طرف سے عطا کیا گیا ہے، ہندوستان کی کسی اور اکیٹریس کو نعمت نہیں ملی۔ آپ اپنے بالوں کی بہت زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔ موسیقی پر آپ کو پورا پورا کمال حاصل ہے۔ آپ کے دلکش نغمے شکر کوئی شخص ایسا نہیں رہتا جو دوبارہ سننے کی خواہش نہ کرے۔ گذشتہ سال لکھنؤ میں جو سرکاری نمائش ہوئی تھی اس میں بھی آپ کو ایک کشیر رقم صرف کر کے "پرستان" کے منتظمین نے بلا یا تھا وہاں پر آپ سے ہر شو میں یہ خواہش کی جاتی تھی کہ آپ سٹیج پر اپنے سیاہ لمبے بال کھول کر آویں اور پھر اپنے مولا کی جو گن ہوگی "لالا گیت گاویں" یہ صرف آپ کے انمول طراز گانوں کا اثر اور آپ کی دلکش اور دلنشین اداؤں کا نتیجہ تھا۔

رتن بائی کو ہندوستان کی مختلف زبانوں پر بخوبی قدرت ہے اردو تو آپ بہت صاف اور صحیح بولتی ہیں۔ انگریزی میں بھی آپ کافی مہارت رکھتی ہیں۔ بنگالی زبان میں بھی آپ کسی قدر سمجھ لیتی ہیں۔ ہندی زبان کی طرف آپ نے زیادہ توجہ نہیں دی مگر پھر بھی ہندی زبان میں آپ بخوبی گفت و شنید کر لیتی ہیں۔



روزی

۱۹ جون ۱۹۳۱ء کو روزی کلکتہ کے ایک شریف یہودی گھرانے میں پیدا ہوئیں گو آپ کے والد کا وطن عزیز "دارالسلام" ہے آپ کی بھی کبھی کبھی یہ تنہا ہوتی ہے کہ آپ بھی اپنے والدین کے وطن کو دیکھیں۔ آپ کی زندگی کی ابتدا ایک ایکٹریس کی حیثیت سے نہیں ہوتی۔ آپ ابتدا میں ایک "ٹائپسٹ گرل" کی حیثیت سے کسی فلم میں ملازم تھیں مگر چونکہ آپ کا تعلق ایک تعلیم یافتہ قوم سے تھا اس وجہ سے آپ نے گلے بجانے اور ناچنے کی تعلیم محض اپنی تفریح طبع کے لئے حاصل کر لی تھی۔ اکثر اوقات ایسا ہوا کرتا تھا کہ بیٹھے بیٹھے آپ کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی تھی تو آپ ناچ گا کر اپنی طبیعت کو مخطوط کر لیا کرتی تھیں۔ قص ابتدا ہی سے آپ کو بہت زیادہ مرغوب تھا اور گانے کا بھی قدرتی طور پر شوق تھا۔

آپ اپنی اس زندگی سے سیر ہو کر کسی اور شعبہ میں قدم رکھنا چاہتی تھیں کہ آپ کو "مدن تھیٹر" کلکتہ میں داخل ہونیکا موقع مل گیا۔ یہ تذکرہ ۱۹۳۱ء کا ہے۔ یہاں پہلے آپ نے اسٹیج پر کام کرنا شروع کر دیا آپ کے حسن اور آپ کی خوبصورتی کی وجہ سے آپ کو ممتاز کردار دیئے جاتے تھے۔ اسٹیج پر نمودار ہو کر آپ نے اپنی اداکاری کا ایک انوکھا معیار پیش کیا۔ آپ کی بڑھتی ہوئی ہمت دیکھ کر آپ کو "مدن تھیٹر" کے کسی فلموں میں بھی پارٹ کر نیکا موقع دیا گیا۔ کسی فلم میں آپ ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہوئیں اور کسی میں آپ نے ذیلی پارٹ ادا کئے۔ "بلو منگل" "سر سوئی" "پتی بھگتی" اور "زہری سانپ" میں آپ نے زبردست کمالات دکھلائے ہیں۔ اس کمپنی کے ایک اور فلم "تویر کمار" میں بھی آپ ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہوئیں۔ اس فلم کے چند سین کی شوٹنگ مکمل ہونے کے مختلف مقامات میں ہوئی تھی۔ اس وقت میری ملاقات آپ سے ہوئی تھی۔ میں نے یہ اندازہ لگا یا کہ آپ بہت زیادہ خوش اخلاق واقع ہوئی ہیں اور ہر کس و ناکس سے ملتی جلتی بھی نہیں ہیں۔ آپ اپنے فرصت کے اوقات میں انگریزی زبان کے اخبار اور رسالوں کا مطالعہ کرتی رہتی ہیں۔

اس فلم کی تکمیل کے بعد آپ "مدن تھیٹر" چھوڑ کر بمبئی تشریف لے گئیں وہاں آپ نے "دو عورتیں" اور "پاری ٹیلیاں" نامی فلموں میں کام کیا ہے اور بہت زیادہ شہرت حاصل کی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات ظہر ہیں کہ آپ اسپرل چھوڑ کر "سرنج فلم کمپنی" میں آگئی ہیں۔ اس کمپنی میں آپ کا پہلا فلم "کل کی بات" ہے۔

روزی کو انگریزی زبان میں ید طولی حاصل ہے مگر اردو اور ہندی زبانوں پر آپ کو اس قدر قدرت نہیں ہے۔ بولنے میں آپ کو زیادہ وقت نہیں ہوتی مگر آپ لکھ پڑھ نہیں سکتیں۔

بار کے نہ تھے
س کو بخوبی
تھا اور اس
تھا وہ پورا ہو گیا۔
ہ زندگی بنیاد
بی سے انجام

سلا میں سرلا
مہند مہیلا
اس نے
کی ڈاکٹرشن
بی کی بیوی

ہے۔ آپ کے بال
س ملی۔ آپ
نقص ایسا نہیں
نیر رقم صرف
لیے بال کھول کر
نتیجہ تھا۔

ہیں بھی آپ
ی مگر پھر بھی



زبیدہ خاتون

”رنگ بلی“ کی ہیروئن اور ”بیربل کی بیٹی“ زبیدہ خاتون ایک بہت بلند اور ذی وقار خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نواب ساچین کی وہ صاحبزادی ہیں جو کہ بیگم فاطمہ سے پیدا ہوئی تھیں۔ اس قدر اصلی نسب ہندوستان کی کسی اور ایکٹریس کو نصیب نہیں۔ آج کل آپ ہندوستان کی ایک مقبول ترین ایکٹریس ہیں۔ اپنے اپنے حُسن خدا داد اور فنی کمالات کی وجہ سے لازوال شہرت حاصل کر لی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ ”دومار“ ضلع سورت میں سلاسلہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ اس لحاظ سے اس وقت آپ کی عمر چھیڑیس سال کے قریب ہے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم علیگڑھ میں ہوئی مگر آپ کو علم سے زیادہ شوق موسیقی سے تھا چنانچہ اس زمانے سے اپنے رقص و سرود کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی تھی۔ رفتہ رفتہ آپ کی یہ خواہش ہوئی کہ آپ اپنی بڑی بہن سلطانہ کی طرح لیک میاب ایکٹریس بنیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ سلطانہ کا طوطی ہندوستان کے مختلف گوشوں میں چمک رہا تھا۔ زبیدہ خاتون نے ان کو ایکننگ کرتے ہوئے دیکھ کر خود ہی ان کی نقل و حرکت اتارنا شروع کر دی چنانچہ آپ کو بھی ایکننگ میں کافی مہارت ہو گئی کہ وہ فلم کمپنی کی جس میں آپ کی بڑی بہن سلطانہ ملازم تھیں، یہ خواہش ہوئی کہ زبیدہ خاتون بھی ان کے یہاں ملازم ہو جائیں۔ آپ نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر وہاں ملازمت کر لی۔ آپ کو تین صد روپیہ ماہوار بطور تنخواہ ملنے لگے۔

زبیدہ خاتون کا پہلا فلم ”گل بکاولی“ ہے۔ اس فلم میں آپ نے بہت از لوی کے ساتھ کام کیا۔ اس کے بعد اس کمپنی کی کئی اور فلموں میں بھی آپ نمودار ہوئیں۔ مگر کچھ دن بعد ہی اس کمپنی سے عیدگی اختیار کر لی۔ ”رائل آرٹ اسٹوڈیو“ نے بھی آپ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی مگر آپ نے ایک سال سے زیادہ معاہدہ نہ کیا۔ اس کمپنی کے معاہدہ ختم ہوتے ہی آپ سرسوتی فلم کمپنی میں چلی آئیں۔ یہاں پر صرف دو فلمیں آپ نے تیار کیں۔ ان میں ”بیل پرستان“ بہت زیادہ مشہور ہے۔ اس زمانے میں آپ کی والدہ بیگم فاطمہ نے وکٹوریہ فلم کمپنی کے نام سے ایک فلم کمپنی قائم کی۔ آپ بھی سرسوتی فلم کمپنی سے علیحدہ ہو کر اس میں چلی آئیں۔ اس میں آپ نے سات فلم تیار کئے چنانچہ ”ہیر رانجھا“ شاہی چوڑ ”کنک تارا“ اور ”میلان دینار“ اس زمانے کے یادگار فلم ہیں۔ لکشی کچنر کو بھی آپ نے رونق بخشی ہے۔ ”کالا چور“ دیوداس اور نور وغیرہ میں بھی آپ نمودار ہوئی ہیں۔ اس زمانے میں آپ نے اپیریل فلم کمپنی کی فلموں میں بھی کام کیا ہے۔



جب متکلم فلموں کا زور بڑھا تو آپ نے بھی گانے میں اپنے کمالات دکھلائے۔ "عالم آرا" "مہا بھارت" اور "زربینہ" آپ کے ابتدائی متکلم فلم ہیں۔ "زربینہ" آپ کا بہت زیادہ عریاں فلم ہے اس پر پریس سے زبردست نکتہ چینیاں کی ہیں۔ کئی سال ہوئے آپ نے ہمالکشی سینی ٹون کے نام سے مسٹر نانو بھائی دکیل کی شرکت میں ایک فلم کمپنی کھولی تھی۔ آپ اس کی مالک بھی تھیں اور ہیروئن بھی۔ اس کمپنی نے متعدد فلم تیار کئے ان میں سے "پنجاب کی پدنی" "نن کے لالہ" "رنگ لیلی" "میوا سدن" "نند بھوجانی"، وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ "مسٹر اور مسینر بیٹی" "کس کی پیاری" اور "مان بھی آپ کے بہترین ناطق فلم کہے جاسکتے ہیں۔

زبیدہ خاتون کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ بہت خلیق۔ نیک مزاج اور شریف طبیعت خاتون ہیں۔ بیجا غرور اور خود نمائی سے آپ کو سوں دور ہیں مگر مجھے اس کا کوئی ذاتی تجربہ نہیں ہے۔ زبان بہت صاف اور شستہ بولتی ہیں۔

احمد پکٹ بکس کی تازہ ترین مطبوعات

۴	"	"	"	"	(۱) اردو کا پہلا ناول نگار
۴	"	"	"	"	(۲) فلم و ڈراما۔ دوسرا ایڈیشن
۸	"	"	"	"	(۳) ایکٹریسوں کی آپ بیتیاں
۴	"	"	"	"	(۴) بیوی کے فرائض
۱۲	"	"	"	"	(۵) پرتھالی یا عور دکن
۱۲	"	"	"	"	(۶) ایرانی خواتین
۱۲	"	"	"	"	(۷) عفرار یا ماہ عرب
۴	"	"	"	"	(۸) مقالات ادب

محصولہ اک علاوہ

المشتر۔ منیجر احمد پکٹ بکس بینک روڈ۔ الہ آباد

تھی ہیں۔

ن کی کسی اور

مالات کی

اس لحاظ

سے اپنے نص

لیک میاب

خاتون نے

میں کافی

ان کے یہاں

شنگے۔

بد اس کمپنی

سٹوڈیو نے

سجادہ ختم

نان "بہت

م کی سب

بھا "شاہی چور"

دکا لاچور"

میں بھی



زیریں خاتون

آپ ہندوستان کی وہ خاتون ہیں جو "تنگ قوم عرف ولایت کم" کی ہیر و من ہونے کے باوجود ایک شریف اور نیک طینت خاتون ہیں آپ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ کو حسن فردشی قطعی مرغوب نہیں ہے۔ آپ کو علم ادب سے بہت زیادہ دلچسپی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اسٹوڈیو کے بعد اپنا زیادہ وقت ناول اور ڈرامے پڑھ کر گزارا کرتی ہیں۔ آپ نہایت خلیق اور شریلی واقع ہوئی ہیں۔ آپ کا رنگ صاف ہے اور اس میں کافی دلکشی پائی جاتی ہے۔

آپ پردہ سیمین پر غالباً پہلی بار ۱۹۳۳ء میں نمودار ہوئی ہیں۔ رادھا فلم کمپنی کے کسی فلم میں آپ نے نمایاں پارٹ کیا تھا۔ اس کے بعد آپ کو کئی اور فلم کمپنیوں کی فلموں میں نمودار ہونے کا موقع ملا۔ آپ کی شہرت ”سلطانہ“ نامی فلم کی بدولت بہت زیادہ ہوئی۔ اسی وقت سے آپ کو عاشقانِ فلم پہچان گئے۔ دراصل آپ کو مسٹر اے۔ آر کاردار جیسے ڈائریکٹر کی ہدایات مل گئی تھیں۔ اس فلم میں آپ نے ایک شریف خاتون ہونے کے باوجود ایک خانہ بدوش رفاصہ کا پارٹ اس خوش اسلوبی سے پیش کیا ہے کہ عاشقانِ فلم محض اس کی وجہ سے اس فلم کو بار بار دیکھتے ہیں۔ ”بلا کی بات“ نامی فلم میں بھی آپ نے کام کیا ہے۔ ”ننگ قوم“ کے بعد سے اس وقت تک آپ کا کوئی اور فلم نہیں آیا۔

نامی کم میں بی آپ نے کام لیا ہے۔ ملک و قوم کے بندے اس وقت تک آپ کو اپنا سر تسلیم خم نہیں کرتے۔
 زرینہ خاتون کو موسیقی میں کمال حاصل ہے۔ آپ اپنے گانوں کی وجہ سے تماشائیوں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول
 کر لیتی ہیں۔ اداکاری میں بھی آپ کسی اور ایکٹریس سے کم نہیں ہیں مگر ان کا پردہ فلم سے غائب ہو جانا کسی طرح
 بھی درست نہیں ہے کیونکہ اس سے آپ کی شہرت کو نقصان پہنچتا ہے کیونکہ آپ کے ایک بار نمودار ہونے سے تماشائیوں کو
 ان کی یاد دہتی ہے مگر جہاں چند روز گزرے وہ پھر ان کو بھول گئے۔ کلکتہ کا فلمی بازار زرینہ جیسی خوبصورت اور شکیل ایکٹریس
 کے لئے سرد نہیں ہے اگر وہ کوشش کریں تو انہیں برابر فلموں میں نمودار ہونے کے موقع ملیں۔ انکا حال بھی سلطانہ کی طرح
 ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ سلطانہ پردہ سمیٹیں پر نمودار ہونے میں زیادہ دیر نہیں کرتیں مگر زرینہ خاتون کافی وقار کے لئے
 غائب ہو جاتی ہیں۔

زکو

آپ ایسیر مل فلم کمپنی کی وہ ایکٹریس ہیں جن کو عمر اور جسامت کی وجہ سے زیادہ تر ماں، اور یا کسی بڑی بڑھی کا پارٹ دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب آپ پر نوجوان اور چھل عورت کا پارٹ زیب نہیں دیتا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو اس کی خواہش بھی نہیں ہے کہ آپ ہیروئن کی طرح کسی فلم میں نمودار ہوں۔

زکو ۱۹۸۹ء میں بمبئی کے ایک متوسط درجہ کے مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی تھیں۔ آپ کا بچپن کا زمانہ بھکاری سے گذرا کیونکہ آپ کے والدین پرانے خیالات کے تھے اس وجہ سے انھوں نے آپ کو اعلیٰ تعلیم نہیں دلوالی جب آپ سن بلوغت کو پہنچیں تو آپ کے والدین نے آپ کی شادی کر دی شادی کے بعد ہی آپ کو اپنے گھر کا دھندا سنبھالنا پڑا مگر جب آپ سہاگن بنیں تو بیٹی نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کے والدین کا انتقال ہو گیا چونکہ آپ کے شوہر کی آمدنی کافی نہ تھی اس وجہ سے وہ آپ کے اخراجات کا قائل نہ ہو سکتا تھا۔ مجبور ہو کر آپ کو خود ہی اپنی روزی تلاش کرنی پڑی۔ سترہ سال کی عمر میں آپ نے اپنی ازدواجی زندگی کو ترک کر کے گھر سے باہر قدم نکالا اور اسی وقت آپ نے فلمی زندگی اختیار کرنے کا ارادہ کیا۔

۱۹۹۱ء میں آپ نے اسٹار فلم کمپنی سے معاہدہ کر لیا۔ اس وقت تک آپ ایک بچہ کی ماں ہو چکی تھیں۔ اس زمانے میں آپ کو اپنے فرائض بھی پورے کرنے پڑتے تھے اور بچہ کی دیکھ بھال بھی کرنی پڑتی تھی۔ آپ کا سب سے پہلا فلم جس میں آپ ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہوئی ہیں ”اندرکاری“ ہے یہ فلم بہت کامیاب ہوئی۔ اس کمپنی کے اور فلموں میں بھی آپ کو ہیروئن کا پارٹ دیا گیا۔ ”رضیہ بیگم“ آپ کا ایک اور فلم ہے جو اس وقت تک مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

۱۹۹۲ء میں آپ نے ایل آر اسٹوڈیوز میں شامل ہو گئیں۔ یہاں پر آپ نے ابھی چند فلموں ہی میں کام کیا تھا کہ فلم کمپنی ”ایسیر مل فلم کمپنی“ کے نام سے بدل گئی چنانچہ اس زمانے سے آج تک آپ اس فلم کمپنی میں کام کر رہی ہیں۔ آپ کے اس زمانے کے خاموش فلموں میں ”لایبل“ ”کرشنا ماری“ ”پنڈوا“ ”پتی“ ”گرل میڈ“ ”پنجاب سیل“ ”مادھوری“ ”انارکلی“ اور ”فادرانڈیا“ بہت مشہور ہیں۔

ناطق فلموں کی ابتداء کے ساتھ ساتھ آپ کی شہرت اور بڑھ گئی۔ آپ پہلے ”ماکی فلم“ ”عالم آرا“ میں نمودار ہوئی ہیں۔ اسکے بعد سے اس وقت تک آپ متعدد گویا فلموں میں کام کر چکی ہیں۔ ان میں سے چند ”دروپدی“ ”ستی سون“ ”نور جہاں“ ”دولت کا نقشہ“ ”سو کھیا“ ”سندری، سلوچنا، سرلا، ہماری بیٹیاں، شان بہن وغیرہ ہیں۔ حال ہی میں آپ ایک اور فلم ”دولن“ میں بھی رتن بائی کے ساتھ آئی ہیں۔ ایسیر مل فلم کمپنی کے پہلے رنگین فلم ”کسان کنیا“ میں بھی آپ کو ممتاز پارٹ دیا گیا ہے۔

آپ کی تمام عمر کی کمائی آپ کے صرف ایک صاحبزادے شری عبدالرحمن ہیں جن کی عمر اس وقت پندرہ سال کے قریب ہے۔

پت اور نیک

بہت زیادہ

مایت خلیق

عایاں پارٹ

نامی فلم کی

رہا رہے

س رفاصہ کا

”بلا کی ات“

ان

طرف مبدل

کسی طرح

ماشا یوں کو

لی ایکٹریس

مطلوبہ کی طرح

ن واقعہ کے لئے



زہرہ

”زہرہ عشق“ کی مکمل تصویر اور ”دغا باز عاشق“ کی ہیروئن زہرہ دہلی کے ایک مشہور گھرنے سے متعلق ہیں۔ آپ کی پیدائش دہلی میں ہوئی تھی مگر ادراک عمر ہی میں آپ کو لاہور چلا جانا پڑا تھا۔ اپنے موسیقی کی تعلیم بھی لاہور ہی میں حاصل کی آپ کی دلی تمنا تھی کہ آپ پردہ سمیں پر ایک شہرہ آفاق ایکٹریس کی طرح نمودار ہوں۔ یہ خواہش بچپن سے دل میں پرورش پا رہی تھی چنانچہ وہ دن بھی آگیا جو کہ قدرت کی طرف سے اس کی تکمیل کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

۱۹۳۲ء میں اپنے فلمی دنیا کو رونق بخشی۔ آپ کو خاموش تصاویر میں کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ یہ ناطقات کا دوسرا سال تھا۔ اس وجہ سے آپ کو اپنی فلمی زندگی کی ابتدا ناطقات سے کرنی پڑی آپ کے متعدد ناطق فلم تیار ہو چکے ہیں ان میں سے ”اٹھو کماری“ ”نندکار“ ”رادھا کرشنا“ اور ”ستیاون سادتری“ بہت مشہور ہیں۔ آپسیریل فلم کمپنی سے بھی آپ کا معاہدہ ہو گیا تھا چنانچہ ”اننگ سینا“ نامی فلم میں جو کہ اس کمپنی کا تیار کردہ ہے آپ ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہوئی ہیں۔

آپسیریل سے علیحدہ ہو کر بھی آپ خاموش نہیں ٹھہریں۔ آپنے اس کے بعد ”بھارتی ماتا“ اور ”دغا باز عاشق“ وغیرہ فلموں میں کام کر کے اپنا سکہ جمایا۔ آپسیریل فلم کمپنی سے آپ کا معاہدہ ہو جانے کے بعد آپ نے ”شکاری“ نامی فلم میں کام کیا۔

اس کمپنی کی مذکورہ بالا فلموں میں کام کرنے کے بعد آپ وہاں سے علیحدہ ہو گئیں اور آپ نے جا نیت کچھڑ سے معاہدہ کر لیا۔ ”زہرہ عشق“ اور ”شاہی لکڑ ہارا“ اس کمپنی کے دو مشہور فلم ہیں۔

ان فلموں کے بعد سے زہرہ بالکل خاموش ہیں۔ اس کی کوئی وجہ اب تک معلوم نہ ہو سکی۔ آپ نے عوام میں کافی نام پیدا کر لیا تھا۔ اگر آپ برابر فلموں میں نمودار ہوتی رہتی تو بہت ممکن تھا کہ آپ کو غیر فانی شہرت حاصل ہو جاتی۔

زہرہ کو گانے اور ناچنے پر زبردست کمال حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ ناطقات کے ابتدائی دور میں آپ کی شہرت ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ہو گئی۔ آپ کو اردو زبان پر بخوبی قدرت ہے۔ ہندی زبان بھی تھوڑی بہت جانتی ہیں مگر اس کی طرف آپ نے زیادہ توجہ نہیں دی۔ انگریزی زبان پر بھی تھوڑی بہت دسترس ہے۔ آپ کا شمار ہندوستان کی انتہائی خلیق اور نیک ایکٹریسوں میں ہوتا ہے۔



پیدائش
پاکپتی
پارہی

نہ کا دوسرا
ن میں سے
رہ ہو گیا

سینت پکچرز
کیا۔

میں کافی
تی۔
آپ کی
کھڑی
ہے۔



وَقَدْ





سروپ وانی کمار

CAPTION PRINTING WORKS ALLAHABAD

زیب النساء

پیشاور کی رہنے والی اور اس قدر نازک کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ حقیقت زیب النساء کو اودھ کے کسی خطہ میں پیدا ہونا چاہیے تھا۔ رنگ انتہائی صاف، بال کافی لائے، چہرہ بیضاوی، آنکھوں میں غضب کی مستی۔ اداؤں میں دلکشی اور نزاکت اب بھی بدرجہ اتم موجود ہے

اپنے وطن عزیز میں آپ صرف سات سال ہی رہنے پائی تھیں کہ آپ کو کسی وجہ سے بمبئی جانا پڑا جہاں آپ کو اپنی حیا کی بقا کے لئے خود ہی روزی کمانی پڑی۔ یہ غور کرنے کی بات ہے کہ سات سال کی لڑکی اور اس پر روزی کمانے کا بار ۱۹۲۲ء میں اپنے پیرائے فلم کمپنی سے معاہدہ کر لیا اور اس کے متعدد فلموں میں نمودار ہوئیں۔ ابتدا میں آپ کو اپنی کامیابی پر بہت کچھ شبہ تھا مگر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا آپ کی شہرت اور ہوتی گئی اب آپ کو یقین ہو گیا کہ آپ جلد ہی ایک کامیاب اداکار اور تھیلنگار کی حیثیت سے ہندوستان بھر میں مشہور ہو جائیں گی۔

زیب النساء کا پہلا کامیاب فلم جس نے آپ کی شہرت کی بنیاد ڈالی ”الدین کا چراغ“ ہے اس فلم کے دیکھتے ہی ”شارون کمپنی“ کے مارکان نے آپ کو اپنی فلم کمپنی میں بلانا چاہا چنانچہ ۱۹۲۳ء میں آپ نے ان سے بھی معاہدہ کر لیا۔ اس کمپنی کے تقریباً ایک دہائی فلموں میں آپ نے کام کیا ہے بہرہ کا پارٹ زیادہ تر اسٹرٹھل انجام دیتے رہے۔ آپ کی کامیابی محض آپ کے تجربہ سے ہوئی ”شراب جوانی“ ”میر اسد علی“ ”شیشی پو“ ”مرزا صاحبان“ اور ”دلربا“ وغیرہ آپ کے کامیاب فلم ہیں ۱۹۳۲ء میں آپ سو ریا فلم کمپنی میں چلی گئیں جہاں آپ نے تین فلموں میں حصہ لیا کے ساتھ کام کیا آپ یہاں سے علیحدہ ہو کر سرسوج مووی ٹون میں چلی آئیں اور اس کمپنی کے گویا فلموں میں کام کرنے لگیں۔ زیب نے ”شاہنشاہ“ ”ہوٹل پدمنی“ جیسی فلموں میں کام کیا اداکاری پیش کر کے ہندوستان کی مشہور ایکٹریسوں کی اولین صف میں اپنے لئے جگہ کر لی۔

”بھرتی“ ”طلسمی تلوار“ ”شکنتلا“ اور ”غافل“ سافروغیرہ میں بھی آپ نے کام کیا ہے اس کے بعد آپ کی زندگی کا ایک نیا باب شروع ہوا یعنی یہ کہ آپ اسٹریٹھل کے ساتھ میاں اور بیوی کے رشتہ میں منسلک ہو گئیں مگر یہ رشتہ جلد ہی ٹوٹ گیا۔

اس میان میں آپ نے متعدد فلموں میں کام کیا ہے۔ آج کل بھی آپ سوج مووی ٹون ہی میں ہیں اور اسکے تازہ ترین شاہکار ”دل کی بات“ میں کام کر رہی ہیں زیب کو گلے میں زبردست کمال حاصل ہے۔ تلوار چلانا اور گھوڑے کی سواری کرنا آپ کے لئے سہولی کام ہیں مردانہ لباس آپ پر بہت زیب دیتا ہے اور آپ اس لباس کو پہن اپنے مردانہ جوہر بھی خوب دکھلاتی ہیں حالانکہ نسائیت قدم قدم پر آپ کے اندر چھجک پیدا کرتی رہتی ہے۔ آپ اردو زبان بخوبی بول سکتی ہیں۔



سیتا دیوی

انگلوانڈین گھرانے میں پیدا ہو کر سیتا دیوی ہندوانہ فلمی نام اختیار کرنے والی ایکٹر ہیں۔ ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم بہت دیکھ بھال کے ساتھ شروع ہوئی چنانچہ ایک قابل استاد کی شاگردی بھی آپ کو اختیار کرنی پڑی۔ بچپن ہی سے آپ کو فنون لطیفہ سے بہت زیادہ انس تھا شاعری، موسیقی میں آپ کمال حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ اپنے اسی زمانے میں انگریزی اور بنگالی زبان میں گانا سیکھ لیا تھا۔ قص سے چونکہ آپ کو کوئی خاص لگاؤ نہ تھا اس وجہ سے آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی، حالانکہ فلمی زندگی اختیار کرنے کے بعد آپ کو ناچنا بھی سیکھنا پڑا۔ اس وقت تک میرے خیال میں آپ نے صرف ایک فلم میں ڈانس کیا ہے جو کہ بہت بلند معیار رکھتا ہے۔

فنون لطیفہ سے لگاؤ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کا خیال "ایکٹر" بننے کا بھی تھا۔ اپنے خیالات کا اظہار اپنے والدین کے رد ہو گیا مگر چونکہ آپ کے والدین اس زندگی کے سخت مخالف تھے اس وجہ سے آپ کو فلمی دنیا سے ان کی کو اختیار نہ کر سکتی تھیں۔ مجبور ہو کر پوٹھوہ طور سے ۱۹۲۹ء میں برٹش ڈومینین سے اپنے معاہدہ کر لیا اور اس کے نامی فلم "فلمس آف فلیش" میں آپ نمودار ہوئیں۔ آپ کے والدین نے بھی آپ کو اجازت دے دی کیونکہ ان کے خیال کے مطابق آپ کا فطری رجحان اس طرف تھا اور اس کو روکنا گویا سیتا دیوی کی ترقیوں میں روڑے اٹکانا تھا۔

آپ کا دوسرا فلم "دولت سے کیا حاصل" تھا مگر اس کے ختم ہوتے ہی آپ انڈین سینما آرٹس میں جلی آئیں "کنٹھ ہار" اور "بھاگیا لکشمی" جیسی فلمیں آپ نے یہاں تیار کیں اور پھر "بارو پچیز" میں شامل ہو گئیں "پاروہی" اور "جوش محبت" اس کمپنی میں تیار کئے اس وقت آپ کلکتہ کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہو چکی تھیں۔ آپ کی خدمات ایٹ انڈیا فلم کمپنی نے حاصل کر لیں اس کمپنی کے "بھنا پوئی" فلم میں پہلی بار آپ نمودار ہوئیں۔ آپ کا دوسرا فلم "ایکے ن کی بادشاہت" تھا اس فلم نے آپ کی شہرت میں اور چار چاند لگا دیئے۔ اس کمپنی کے ایک اور فلم "چند گپت" میں آپ نمودار ہوئیں۔ حقیقت یہی وہ فلم تھا جس نے سیتا دیوی کو آسمان فلم کا ایک درخشندہ ستارہ بنادیا۔

آپ کی شہرت نے بھی اپنے پیر کالے۔ سر جی فلم کمپنی بمبئی نے بھی آپ کی خدمات کو ناقدر تنخواہ دیکر حاصل کیں چنانچہ "شہر کا جادو" تعلیم یافتہ بیوی، سلورکنگ، ڈاکٹر، مہوریکا، دیر کا بدلہ، اچھوتا دامن میں نمودار ہو کر اپنے زبردست شہرت حاصل کی اس وقت آپ ہندوستان کی چوٹی کی ایکٹریسوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ "کوکیلا" اور "دیہاتی کنیا" بھی آپ کے تازہ شاہکار فلم ہیں۔



سدھنا بوس (میسز)

میسز سدھنا بوس بنگال کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کلکتہ آرٹ پروڈیوسرز کی ایک مشہور اداکار ہیں۔ آپ کے دادا برہمانند کیشپ چندر سین، برہما تحرک اور نیا بدھان برہمو سمان جے کے بانی تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بخوبی حاصل کی۔ اس کے بعد آپ کی شادی مسٹر مدھو بوس کے ساتھ ہو گئی۔ مسٹر مدھو بوس کو ڈاکٹر کی حیثیت سے کون نہیں جانتا۔

آپ نے اپنے اخلاق اور اپنے حُسن کی وجہ سے بہت شہرت حاصل کر لی ہے۔ آپ کلکتہ آرٹ پروڈیوسرز کے اسٹیج پر نمودار ہوئیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اداکاری کے بلند معیار کو قائم رکھتی ہیں اور لڑکیوں سے بہت دور رہتی ہیں۔ اپنے اس کمپنی کے متعدد فلموں میں کام کیا ہے۔ چنانچہ ”والیا“ علی بابا اور سندھ میں آپ ہی نمودار ہوئی ہیں۔ علی بابا میں آپ نے ”مرحینا“ کا پارٹ جس حن و خوبی سے انجام دیا ہے وہ قابلِ تائس ہے۔ دراصل یہی فلم آپ کی شہرت کا باعث ہوا ہے۔ آپ کو گانے پڑ بڑوست کمال حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ کلکتہ کے بنگالی آپ کے نام کے ساتھ ہی وجہ کرنے لگتے ہیں۔

آپ اب بھی فلمی زندگی بسر کر رہی ہیں گویا زیادہ تر آپ بنگالی فلموں میں نمودار ہوئی ہیں۔ آپ کا آئینہ والا فلم بھی بنگالی ہی ہے۔ ”ابھی نیا“ اس فلم کا نام ہے۔ اس فلم کی ڈائریکشن آپ کے شوہر مسٹر مدھو بوس کے ہاتھ میں ہے امید کی جاتی ہے کہ یہ فلم بھی سال رواں کا بہترین فلم ہوگا۔

آپ ہندوستان کی بہترین اداکار ہیں۔ آپ جس پارٹ کو اپنے ذمہ لیتی ہیں اس میں اول تو بخوبی مہارت کر لیتی ہیں اور جب فلم کی شوٹنگ ہوتی ہے تو آپ دنیا کو بھول کر اس کام میں محو ہو جاتی ہیں۔ آپ بخوبی اداکاری کو انتہائی خوش اسلوبی سے ادا کرتی ہیں۔ نداجیہ پارٹ کے لئے آپ قطعی ناموزوں ہیں۔ آپ فلمی زندگی کے ساتھ ساتھ ازدواجی زندگی بھی بسر کر رہی ہیں۔



سردار اختر

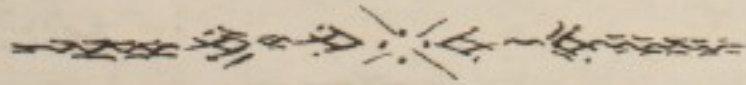
پنجاب کی ہیرا منڈی کی مشہور مغنیہ اب سردار اختر فلم اسٹار کے نام سے فلمی دنیا میں یاد کی جاتی ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ چونکہ خود ایک مغنیہ تھیں اس وجہ سے انھوں نے بھی آپ کو موسیقی کی تعلیم دی۔ جب آپ کی شہرت زیادہ ہوئی تو آپ لوگوں کی نظروں میں چڑھنے لگیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی ایک اور بہن ”بہار اختر“ بھی تھیں جو آپ کی طرح قبول صورت اور فن رقص میں ماسٹر تھیں۔ آر۔ کاردار نے ان کو فلمی دنیا میں لانے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ سردار اختر نے جب یہ دیکھا کہ وہ کیلی رہ گئیں تو وہ بھی کلکتہ پہنچیں اور الفریڈ ٹیٹر پیکل کمپنی میں ملازم ہو گئیں۔

اس کمپنی کے ساتھ ساتھ آپ کو ہندوستان کے مختلف گوشوں کی سیر کرنا پڑی۔ اسٹیج پر نمودار ہو کر آپ گایا کرتے اور ناظرین کو محظوظ کیا کرتے۔ اس طرح ایک اسٹیج ایکٹریس کی حیثیت ہی سے آپ کی شہرت کا سکے عوام کے دلوں میں بیٹھ گیا۔

سنہ ۱۹۳۷ء میں آپ اس کمپنی کے ساتھ احمد آباد گئیں اور طرح طرح کے گانے گائے۔ اس طرح آپ کی شہرت لمبی پہنچی۔ سرج فلم کمپنی نے آپ کی خدمات فوراً حاصل کر لیں اور اس نوخیز ایکٹریس کو زیر تکمیل فلم ”عبد کا چاند“ میں چاند بنا کر پیش کر دیا۔ اشرف خاں اس فلم میں ہیرو کا پارٹ کر رہے تھے۔ دونوں کے گانوں سے ہر سینما حال گونج اٹھا۔ آپ کا دوسرا فلم ”نقش سلیمانی“ تھا۔ یہ نقش ثانی نقش اول سے بھی بہتر تھا۔ ان فلموں کی کامیابی کے بعد سرج مودیوں نے متعدد فلم تیار کئے چنانچہ سردار اختر کو ”حسن کا غلام“، ”مالتی ماہو“، ”غافل مسافر“، ”شاہ بہرام“، ”مصر کا خزانہ“، ”گناہ کی رات“، ”ادریا کی جگن“ وغیرہ فلموں میں پیش کیا گیا۔

سردار اختر نے ان کے علاوہ اور بھی فلموں میں پارٹ کیا ہے۔ ”ہیرا سنس“، ”فدائے وطن“، ”خواب کی دنیا“، اور ”پیم پوتی“ وغیرہ میں آپ نے اپنی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کئے ہیں۔

سردار اختر حسین ہونے کے علاوہ چمپل بھی ہیں۔ آپ ابتدا میں مکالمے بخوبی ادا نہ کرنے پاتی تھیں مگر اب بخوبی آپ کو مشق ہو گئی ہے۔ سنا ہے کہ آپ بہت خلیق ہیں مگر ہر کس و نا کس سے نہ تو آپ ملتی ہیں اور نہ ان کے خط کا جواب دیتی ہیں۔



سروپ رانی نگار

سروپ رانی نگار ایک ایکٹریس سے زیادہ ایک شاعرہ، ایک ادیب اور ایک مضمون نگار کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ آپ کا نام سروپ رانی ہے۔ نگار آپ کا تخلص ہے۔ آپ کو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں کی نظم و نثر پر کافی عبور ہے۔ دونوں زبانوں کا تلفظ اچھا ہے۔ اکثر فلمی رسائل میں آپ کے مضامین، ترجمے اور غزلیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آپ کی فلمی زندگی حال ہی میں شروع ہوئی ہے۔ گو اس قلیل مدت میں آپ نے تقریباً دس گیارہ فلموں میں کام کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا پہلا فلم ”حور بغداد تھا“ جس میں آپ کو ایک معمولی کردار دیا گیا تھا جس کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی مگر آپ نے اس کے بعد ”ناچ والی“ نامی فلم میں اچھا خاصا کام کیا جس کی وجہ سے آپ کو بہت زیادہ شہرت نصیب ہوئی۔ یہی وہ فلم تھا جس کی وجہ سے آپ کو ”تعلیم یافتہ بیوی“ میں پارٹ کرنے کا موقع ملا۔ یہ فلم آپ کا بہترین فلم تھا، آپ نے اس میں ایک تعلیم یافتہ بیوی کا پارٹ انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ مگر فلم کمپنی کے ایک اور فلم ”نور اسلام“ میں آپ نے کام کیا مگر اس میں آپ نے اپنی حاصل کردہ شہرت کو اور نقصان پہنچا دیا۔ اس فلم کے بعد سے آپ شاید دو ایک فلموں میں نمودار ہوئی ہیں مگر ایک عرصہ سے آپ بالکل غائب ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی آپ کی شہرت کو برابر نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ آپ جلد از جلد پردہ سمین پر پھر نمودار ہونے لگیں۔

اردو کا پہلا قاعدہ

اگر آپ اپنے بچوں کو جدید طرز تعلیم سے پڑھانا چاہتے ہیں تو ان کی ابتدا اس قاعدہ سے کرائیے جس میں بچوں کی عادتوں اور ضرورتوں کو قدم قدم پر پیش نظر رکھا گیا ہے۔ تصاویر بھی وہ دی گئی ہیں جن کو بچے روز آئے دیکھتے ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ۔ چھ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر بھی طلب کیا جاسکتا ہے۔

ملنے کا پتہ: منیجر احمد بک بکشنری بینک روڈ۔ الہ آباد

پ کی والدہ
یادہ ہوئی
ح قبول صورت
لے سردار اختر

ایا کرتیں اور
بٹھ گیا۔
بچی۔

ند میں چاند
اٹھا۔ آپ کا
وہ بون نے
اور پیا کی جگہ

دنیا، اور پیموٹی

تجس مگر
ہیں اور نہ



سلطانہ

آپ خاموش تصاویر کے زمانے سے فلمی دنیا میں گامزن ہیں۔ زبیدہ خاتون کی آپ بڑی بہن ہیں۔ آپ کے پدر بزرگوار کا نام ”نواب غلام جیلانی“ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام بھی ”بیگم فاطمہ“ ہے۔

آپ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئیں ابتدائی زمانے ہی سے آپ کی سینما دیکھنے کا شوق تھا یہی وہ جذبہ تھا جو ایک ایکٹریس کے روپ میں نمودار ہونے کے لئے آپ کو مجبور کر رہا تھا چنانچہ آپ ۱۹۲۲ء میں ۱۳ سال کی عمر میں ”اسٹار فلم کمپنی“ میں داخل ہوئیں۔ اس وقت آپ کے احساسات اور جذبات میں ایک عجیب تلاطم برپا ہو رہا تھا۔ آپ کا سب سے پہلا فلم ”نور بھیا لالو“ ہے۔ اس فلم نے آپ کو کامیابی کے زینہ تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد ہی ”کوہ نور فلم کمپنی“ نے آپ کی خدمات حاصل کر لیں مگر طبعی آپ نے ہاں سے علیحدہ ہو گئیں اور پھر چار سال تک غائب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جنوبی ہند کی کسی ریاست نے آپ کی خدمات حاصل کر لی تھیں مگر آپ کی والدہ نے آپ کو زیادہ دنوں تک علیحدہ رہنے دیا۔

”بیگم فاطمہ“ نے اسی زمانے میں ”کوٹوریہ فلم کمپنی“ قائم کی تو انھوں نے ”سلطانہ“ کو بھی اس میں کھیچ بلایا۔ آپ کو متعدد فلموں میں پارٹ دیئے۔ چندراولی، رومیو جولیٹ، شکنتلا اور کنک تارا، آپ کے بہت مشہور فلم ہیں مگر ان فلموں میں کام کرنے سے سلطانہ کی سابقہ شہرت کو اور نقصان پہنچ گیا۔ پھر بھی ۱۹۲۹ء میں امپیریل فلم کمپنی کے کارکنان نے یہ دیکھ کر کہ آپ میں ایک ایکٹریس کے جوہر موجود ہیں۔ پندرہ سو روپیہ ماہوار پر آپ کو اپنے یہاں ملازم رکھ لیا۔ یہاں آپ نے کئی فلموں میں پارٹ کیا۔ چنانچہ ننگ انڈیا میں بھی آپ ہی نمودار ہوئی ہیں۔

۱۹۳۰ء میں آپ رنجیت فلم کمپنی میں شامل ہو گئیں اور اس کے مشہور فلم ”گلوری آف انڈیا“ میں کام کیا۔ اس کے بعد ہی ملحق فلموں کا دور شروع ہو گیا مگر پریمیوں اس زمانے میں سلطانہ کے لئے سازگار نہ ہوا اور وہ پھر ایک بار غائب ہو گئیں، دو سال فلمی زندگی سے علیحدہ رہنے کے بعد آپ پھر ۱۹۳۲ء میں اوشا سینی ٹون کے ”اوشا ہرن“ نامی فلم میں نمودار ہوئیں مگر چند وجوہ کے باعث فلم منظر عام پر نہ آسکا اس کے بعد ہی آپ ”کمار اسٹوڈیو“ میں چلی گئیں وہاں ”افغان اہل“ اور ”سو بھاگیا لکشمی“ میں ظاہر ہوئیں مگر اس کے بعد سے آپ پھر خاموش ہو گئیں۔

سلطانہ ایک کامیاب ایکٹریس ہو سکتی ہیں اگر آپ تواتر پردے پر رہیں۔ آپ کی عدم موجودگی آپ کی شہرت کی موت کا باعث ہوتی ہے تازہ ترین اطلاعات منظر ہیں کہ آپ ”ہرش چند آرٹ پروڈکشن“ کے نسلک خیز فلم ”دولت“ میں پھر نمودار ہو رہی ہیں۔





سلطانہ

CAPITAL PRINTING WORKS ALLAHABAD

سلطانہ

مہر پر بزرگوار

کے روپ میں
اس وقت
سیاہی کے
اور پھر
آپ کو

فیلموں میں
سلطانہ کی
پیرس کے جوہر
انڈیا میں

بعد نئی ملحق
سال فلمی
ہ کے باعث
ہر ہویش

کا باعث
ہیں۔



اس وقت



سلاو چٹا



سلوچپٹا

روبی مارز، ہندوستانی پردہ سینما کی وہ ساحرہ ہیں جن کو اگر سلوچپٹا، مادہوری، انارکلی اور اندرا کے نام سے یاد کیا جائے تو بچانہ ہوگا۔ آپ وہ اکیڑیس ہیں جن کی شہرت خاموش تصاویر کے زمانے سے اس وقت تک بدستور قائم ہے کیونکہ آپ نے تماشائیوں کو اپنا دلدادہ بنا رکھا ہے۔ گو آپ ہندوستانی نژاد نہیں ہیں پھر بھی ہندوستانی اطوار اور طرز زندگی سے بخوبی آگاہ ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ نے ہندوستانی فضا میں پرورش پائی ہے۔

آپ کا تعلق ایک شریف یہودی گھرانے سے ہے۔ آپ نے ۱۹۴۷ء میں پونا میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی زندگی میں آپ فلم دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ اس شوق کی وجہ سے آپ نے فلمی زندگی اختیار کرنی چاہی مگر حالات نے اجازت نہ دی اس وجہ سے آپ نے انگریزی اور اردو پڑھی اور پھر تین سال کیلئے اپنے ٹیلیفون کے دفتر میں ملازمت کر لی مگر جلد ہی یہاں سے نوکری چھوڑ کر آپ دیورٹے فوٹو گرافر کے پاس چلی آئیں جناب مصوٰر اسی زمانے میں جرمنی سے فوٹو گرافی کی تعلیم حاصل کر کے آئے تھے انھوں نے سلوچپٹا کی شکل و صورت دیکھ کر اندازہ کیا کہ آپ کی اگر تصاویر لی جائیں تو بہت شاندار آویں گی چنانچہ انھوں نے آپ کو ایک مالن کا لباس پہنایا اور آپ کی فوٹو لی جس وقت آپ کا یہ فوٹو شائع ہوا تو ملک کے گوشہ گوشہ میں مہوم مچ گئی۔

اس فوٹو کے شائع ہوتے ہی کوہ نور فلم کمپنی نے یہ چاہا کہ وہ آپ کو اپنی فلموں میں ہیروئن کی حیثیت سے پیش کرے چنانچہ ۱۹۴۵ء میں آپ سے معاہدہ ہو گیا۔ آپ کا غالباً سب سے پہلا فلم ”دیر بالا“ تھا اس کمپنی کے بعد آپ اونیٹیٹ پکچرز میں چلی آئیں جہاں ”قربانی“ نامی فلم میں کام کیا۔ اس زمانے کے آپ کے مشہور فلم ”مادہوری“، ”انارکلی“، ”قمت کی ٹھوکریں“، ”ممتاز محل“، ”میرزا بھنگھا“، ”پنجابیل“ اور ”فلاورنڈیا“ وغیرہ ہیں آپ کی شہرت ان فلموں کی وجہ سے ممالک غیر میں بھی پہنچی چنانچہ آپ کے ”فلم“ ”انارکلی“ اور ”مادہوری“ انگلستان روانہ کئے گئے بعد ازاں بہت زیادہ کامیاب ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں آپ نے عینیت فلم کمپنی میں شامل ہو گئیں مگر اس کے بعد ہی آپ پیریل فلم کمپنی میں چلی آئیں۔ اس زمانے میں ناطق فلموں کی ابتدا بھی تھی۔ آپ کا پہلا ناطق فلم ”مادہوری“ ہے اس کے بعد آپ ڈاکو کی لڑکی میں نظر پڑیں۔ مگر ایک قلیل مدت ہی میں آپ کے متعدد فلم پردہ سینما پر پیش کر دیئے گئے۔ گل صنوبر، سو بھاگیہ سندری، سلوچپٹا، پیار سے اور اندرا ایسے ”غیر وہ“ تصاویر ہیں جنھوں نے آپ کی ایکٹنگ کا ایک نیا معیار قائم کر دیا مذکورہ بالا فلموں کے علاوہ ”بھٹی کی بیٹی“ ”شان منہ“ ”جنگل کی رانی“ ”جلت کیسری“ ”سرچ لائٹ“، ”انارکلی“ اور ”واہ ری دنیا“ میں نووار ہو کر اپنے عاشقان فلم کو محو حیرت بنادیا ہے۔ اس وقت بھی آپ اپسیریل فلم کمپنی میں ہیں۔



شانسا آپٹے

آپ پونا کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کو فلمی زندگی اختیار کئے ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہونے پایا مگر آپ نے اس قدر شہرت حاصل کر لی ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر آپ کا نام ہے اور ہر شخص آپ کے تازہ ترین فلموں کو دیکھنے کے لئے بیچین رہتا ہے۔ آپ حقیقت ایک شوخ اور دلربا اداکار ہیں۔ آپ کو گانے میں جو کمال حاصل ہے وہ ہندو کی بہت کم ایکٹریسوں کو نصیب ہوا ہے۔ آپ کے کمال کی زندہ مثال آپ کے فلموں کے گانے ہیں مگر حال ہی میں آپ نے ”دنیا نہ مانے“ نامی فلم میں ایک انگریزی گانا گایا ہے۔ اگر شانسا آپٹے کی جگہ کوئی انگریز ایکٹریس بھی ہوتی تب بھی وہ غالباً اس گانے کو اس خوبی کے ساتھ نہ گانے پاتی۔ آپ کی آوازیں درد بھی ہے اور شیرینی بھی۔ درحقیقت آپ ببل ہندو کمال کی تھیں۔

آپ کا پہلا فلمی گانا ”امرت متھن“ بتایا جاتا ہے مگر اس سے قبل آپ ایک اور فلم میں بھی نمودار ہو چکی ہیں۔ ”سرسوتی سنی پان“ کا وہ فلم ”راوہا“ تھا جس کو آپ نے زینت بخشی تھی مگر آپ کا یہ فلم زیادہ کامیاب نہ ہوا۔ اس کے بعد آپ ”امرت متھن“ میں آئی ہیں جس میں آپ نے اپنی اداکاری کو منہما کے کمال پر پہنچا دیا ہے۔ اس کے منظر عام پر آتے ہی آپ راجپوت مٹی میں آئیں مگر امرت متھن کے برابر عوام نے آپ کے اس فلم کی قدر نہ کی۔

”امر جوتی“ بھی ”امرت متھن“ کی طرح آپ کا دوسرا شاہکار ہے۔ اس فلم میں آپ، وسنتی اور دُرگا کھوٹے کے ہمراہ نمودار ہوئی ہیں۔ اس میں ان تینوں ایکٹریسوں نے اپنی اداکاری کا ایک اعلیٰ معیار پیش کیا ہے۔ ”دہاں“ میں بھی آپ کو ہیروئن کا پارٹ دیا گیا۔ یہ فلم آرٹ کا بہترین نمونہ ہے اس میں شانسا کے صرف گانے ہی سحر آفریں نہیں ہیں بلکہ آپ کی اداکاری بھی قابل قدر ہے۔ آپ کا تازہ ترین شاہکار ”دنیا نہ مانے“ ہے جس میں ہر واقعہ خلاف امید سامنے آجاتا ہے۔ اس کے گانے بھی شانسا کے مرہون منت ہیں۔

شانسا آپٹے کی اداکاری بالکل فطری ہوتی ہے۔ آپ المیہ پارٹ کو بھی مطلوبہ اثر کے تحت میں انتہائی خوش سلیبی کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔



شانکاری

آپ ہندوستان کی وہ ایکٹریس جن کو نہ تو ڈائریکٹروں کی دھمکیوں کا خوف ہے اور نہ ایکٹروں کی ناراضگی کی فکر آپ ہی نے سب سے پہلے ان واقعات کو منصفہ شہود پر پیش کیا جن کا شکار ہر اس لڑکی کو بننا پڑتا ہے جو کہ فلمی زندگی اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ آپ کا بیان گویا سوز و غم تھا مگر اس میں غلوں اور حقیقت کی جھلک نمودار ہو رہی تھی۔ میری نظر سے اس قدر دلیر اور سوسائٹی سے خوف نہ کھانے والی ایکٹریس اور کوئی نہیں گذری۔

آج کل آپ ہندوستان کی ایک تجربہ کار اور آزمودہ ایکٹریس ہیں آپکو بچپن ہی سے ایکٹنگ کا شوق تھا چنانچہ ابتدائی سے اپنے شاردا فلم کمپنی کے ڈائریکٹر مسٹر منرو مدار کے زیر سایہ پرورش پائی اور گریٹ ایسٹرن کارپوریشن سے معاہدہ ہو گیا۔ اس کے شاہکار فلم ”مغل اعظم“ کی محبت میں مہاراجہ کا کام انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ پورا کیا۔ اس فلم کی تکمیل کے بعد آپ جگدیش فلم کمپنی میں شامل ہو گئیں اور اس کے خاموش فلم ”نارین محبت“ میں کام کیا۔ یہی وہ فلم تھا جس نے آپ کی شہرت کی بنیادیں استوار کر دیں۔

آپ اس کمپنی کے تیسرے فلم کی تکمیل کر رہی تھیں کہ آپکو ایک ناخوشگوار حادثہ پیش آ گیا جس کی وجہ سے آپ نے فلمی زندگی کچھ عرصہ کے لئے ترک کر دی انتہی تیسرا فلم ”باپ کی عزت“ کی تکمیل کسی نہ کسی صورت سے تو ہو ہی گئی۔ اس علیحدگی کے بعد آپ نے پھر کوہ نور فلم کمپنی میں شرکت کر لی اور اس کے دو مشہور فلم ”آریہ کنیا“ اور ”عشاق“ میں کام کیا۔ اس فلم کے نمائش ہوتے ہی آپ کی شہرت آپ کو بیٹی سے کلکتہ کھینچ لے گئی مگر وہاں پر آپ نے صرف ایک فلم ”مکود کمار“ میں کام کیا تھا کہ رنجیت فلم کمپنی نے آپ کو پھر بیٹی کھینچ بلایا اور یہاں پر آپ نے ”نواب محبت“ میں کام کرنا شروع کیا۔ اس کے بعد آپ سری کرشنا فلم کمپنی کے سربراہانچہ نامی فلم میں نمودار ہوئیں۔ اس کی کامیابی پر آپکو لنکا دھن نامی فلم میں کام کرنے کا موقع دیا گیا۔ گولڈ مہر ساؤنڈ کچر نے بھی آپ کی خدمات حاصل کیں اور آج کل یاسنہری لہر میں آپ کو ایک ممتاز پارٹ دیا۔ اس کے بعد ہی آپ نے متعدد فلموں میں کام کیا مگر افسوس ہے کہ ان کی فہرست دستیاب نہ ہو سکی۔

—•••—

نہیں ہونے
لموں کو
ہے وہ ہندو
میں اپنے
ہی وہ غالباً
ہند کھلتے

سوتی سنی لہن

نی ہیں
س آئیں

بمراہ نمودار

بلو ہیر وٹن

ی بھی قابل

انے بھی

خوش سونی



شریفہ بانی

آپ ہندوستان کی ایک شہرہ آفاق فلم ایکٹریس ہیں۔ آپ کی زندگی کی ابتدا ایک اسٹیج ایکٹریس کی حیثیت سے ہوتی ہے ۱۹۱۷ء میں آپ اسٹیج سے متعلق ہوئیں۔ اس کے چند سال کے بعد آپ اسٹیج سے علیحدہ ہو کر پردہ سیمین پر نمودار ہونے لگیں۔ آپ کی شہرت اس وقت سے ہوئی ہے جب کہ آپ نے فلموں میں المیہ پارٹ کرنا شروع کئے۔
کچھ عرصہ تک آپ ایلفنسٹن تھیٹر بیکل کمپنی میں کام کرتی رہیں مگر جلد ہی آپ اس کمپنی سے علیحدہ ہو کر فلمی دنیا میں آگئیں آپ کے ابتدائی فلم جن میں آپ کو شہرت نصیب ہوئی ”بھارتی بالک“ اور ”ہرچندر“ تھے۔ ان فلموں میں آپ نے ممتاز کردار پیش کر دیئے ہیں۔

حال ہی میں آپ امپیریل فلم کمپنی میں چلی آئیں ہیں جہاں اس کمپنی کے دوسرے رنگین فلم ”مدرانڈیا“ میں نمودار ہو رہی ہیں۔ اس فلم میں مسٹر غلام محمد بھی کام کر رہے ہیں۔ اس سے قبل ایک عرصہ تک آپ نے واڈیا موویوں کے فلموں میں کام کیا۔ وہاں سے علیحدہ ہو کر منسرواموویوں چلی آئی تھیں۔ اس کے تازہ ترین فلم ”خان بہادر“ میں بھی آپ نے کام کیا ہے۔

شریفہ بانی ایک شریفیت اور نیک نفس خاتون ہیں۔ آپ انگریزی اور اردو زبان پر بخوبی قدرت رکھتی ہیں اور اکثر خط و کتابت انگریزی زبان ہی میں کرتی ہیں اور اپنے مطلب کو بخوبی واضح کر لیتی ہیں۔ آپ نہایت بے باکی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتی ہیں۔ اپنے ”جوئلزم“ اور ایکٹریسوں کی پرائیویٹ زندگی کے متعلق ایک بار تحریر کیا ہے کہ آپ اس کو کسی طرح درست نہیں سمجھتیں کہ ایکٹریسوں کی پرائیویٹ زندگی کو منظر عام پر لایا جائے۔ میں آپ کی اس رائے کی قدر کرتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی ہر ایکٹریس ”آزادی خیال“ کی حامل ہو۔ اور شریفہ بانی کی طرح اپنے خیالات کے اظہار میں کبھی نہ چوسکے۔

امپیریل فلم کمپنی کی تازہ ترین اطلاعات منظر ہیں کہ ”مدرانڈیا“ کی شوٹنگ شروع ہو گئی ہے۔ شریفہ بانی اپنے کام کو انتہائی خوشن سلوبی سے کر رہی ہیں۔



شکنتلا پر نجپائی

آپ ایک بلند پایہ خاندان کی نور چشمی ہیں اور ایک ایسے باپ کی بیٹی ہیں جو کہ اس وقت ہندوستان میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر آر۔ کے۔ پر نجپائی آپ کے پدر بزرگوار کا نام ہے جو کہ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ اور نوجوان خاتون ہیں۔

شکنتلا پر نجپائی پہلی با فلمی دنیا میں "پر بھات" کے "ونیا نہ مانے" نامی فلم میں نمودار ہوئی ہیں جو کہ ڈاکٹر شانتا رام کی زیر ہدایت تیار ہوا ہے۔ آپ نے اس فلم میں اپنی اداکاری کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس فلم کے پردہ یمن پر آتے ہی آپ کی شہرت چاروں طرف ہو گئی ہے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم پونا میں ہوئی۔ اسکول کی تعلیم ختم کرنے کے بعد اپنے کالج کی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ بی بی۔ ایس۔ سی کا امتحان حساب اور فیزکس میں پاس کیا۔ غالباً یہی وہ زمانہ ہے جب سے ڈاکٹر شانتا رام آپ کو جانتے تھے اس کے بعد آپ یورپ تشریف لے گئیں جہاں اپنے اپنی زندگی کے دس سال گزارے۔ اس زمانے میں آپ نے یورپ کے مختلف مقامات کی تجویزی سیر کی اور مختلف چیزوں کا بغور مطالعہ کیا چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے یورپ اور امریکہ کے مختلف اسٹوڈیو بھی دیکھے۔

آپ نے تین سال کیمریج یونیورسٹی میں بھی گزارے اور وہاں سے حساب میں بی۔ اے (آنرز) کی ڈگری بھی حاصل کی۔ انٹرنیشنل ایسٹرن اور لیگ آف نیشنز کے دفتر میں بھی آپ نے تین سال تک کام کیا جس زمانے میں آپ جفیوا میں تھیں آپ کی ملاقات ایک روسی اسپلیٹ زوٹ سے ہو گئی۔ یہ ملاقات بہت جلد محبت سے تبدیل ہو گئی۔ محبت کا ہونا تھا کہ دونوں میں شادی ہو گئی۔ مگر یہ شادی دونوں کو موافق نہ آئی اور دو سال بعد ہی طلاق پر نوبت پہنچ گئی۔ اس دو سال میں آپ کے ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی۔ آپ اپنا زیادہ وقت اس لڑکی کی دیکھ بھال میں صرف کیا کرتی ہیں۔ دس سال باہر رہنے کے بعد آپ کی یہ خواہش ہوئی کہ آپ ہندوستان واپس چلی جائیں چنانچہ یہاں آتے ہی آپ کی خدمات پر بھات فلم کمپنی نے حاصل کر لیں۔ آپ کو اردو ہندی اور انگریزی زبانوں کے علاوہ فرانسیسی اور جرمنی زبانوں پر بھی قدرت حاصل ہے امید کی جاتی ہے کہ آپ اس زندگی کو ترک نہ کریں گی بلکہ ہر ممکن طرح سے ملک اور قوم کی خدمت کریں گی۔

نیت سے
بن پر نموداردنیا میں آگئیں
ممتاز کردارمیں نمودار
ن کے فلموں
آپ نےہیں اور اکثر
باکی کے ساتھ
یا ہے کہ آپ
س رائے
بی کی طرح
انی اپنے کام

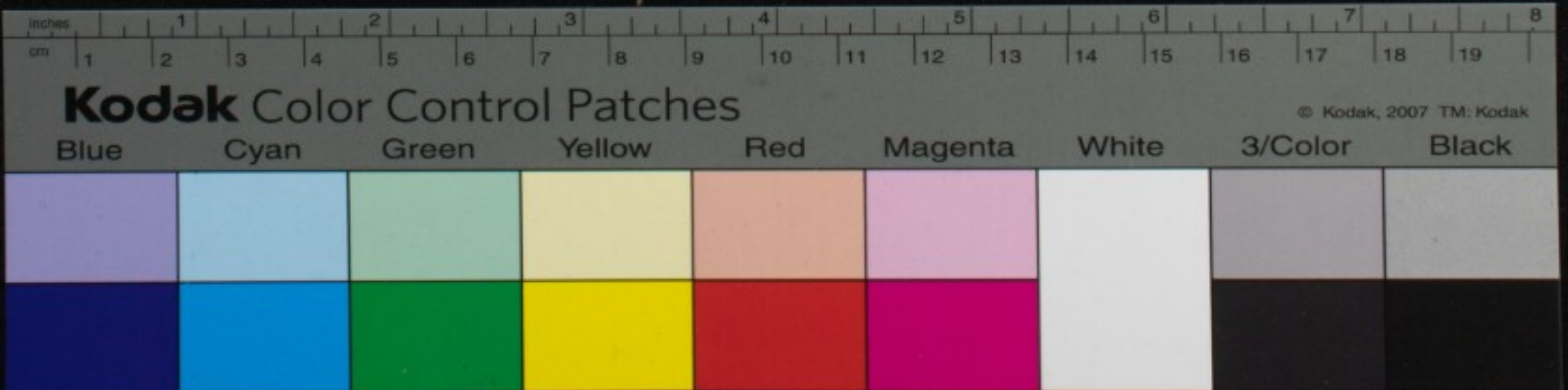
کچن (جہان آرٹ گیم)

سرورپ رانی نگار کی طرح آپ کو بھی شعر و شاعری کے علاوہ علم و ادب سے شوق ہے آپ کا حقیقی نام جہان آرٹ گیم ہے عورت عام کچن ہے۔ آپ شاعری میں ادا تخلص کرتی ہیں۔ آپ کی غزلیں کچھ عرصہ ہوا اردو رسائل میں بکثرت شائع ہوتی تھیں مگر اب بہت کم نظر آتی ہیں۔

آپ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگست ۱۹۴۷ء میں پٹنہ میں پیدا ہوئیں۔ اس زمانے میں آپ کی تعلیم پر بہت زیادہ توجہ دی گئی چنانچہ اپنے انگریزی کی تعلیم اپنے نانا میاں جناب سید حسین صاحب سے حاصل کی فرصت کے اوقات میں آپ انگریزی اور اردو کے پرچوں کا مطالعہ کیا کرتی ہیں۔ موسیقی کی تعلیم بھی آپ نے اپنے ابتدائی زمانے میں حاصل کر لی تھی۔ استاد حسن خواں کی آپ شاگرد ہیں۔ آپ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بہت زیادہ خلیق اور نیک طبیعت واقع ہوئی ہیں۔

پٹنہ میں پہلی بار آپ سیٹیج پر نمودار ہوئیں اور اسی وقت سے آپ میڈن تھیٹر میں ملازم ہو گئیں کیونکہ آپ نے پہلی بار ہی میں ایکٹنگ کے زبردست کمالات دکھلائے تھے۔ آپ میڈن کی تھیٹر بک کمپنی کے ساتھ ہندوستان کے بڑے بڑے مقامات میں گئیں۔ آپ کے دل میں اس وقت فلم میں کام کرنے کا شوق پیدا ہوا چنانچہ ۱۹۴۳ء میں آپ کو ایک فلم ”اندر سبھا“ میں پارٹ کرنے کا موقع دیا گیا۔ اس فلم میں آپ نے ”سہر پر پی“ کا پارٹ بہت خوب ادا کیا۔ اس کے بعد آپ متعدد فلموں میں آئیں ان میں سے ”اندر سبھا، لیلیٰ عجوبوں، شیریں فر باد، گل روز رینہ، چتر بکا ولی، سوامی بھگتی، دل کی پیاس، ٹکنتلا، بوا ٹنگل، علی بابا اور چالیس چور، زہری سانپ اور بکا ولی وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ ان فلموں میں کام کرنے کے بعد آپ خاموش ہو گئیں آپ کے اور بھی فلم ہیں۔ ”غریب کی دنیا جہان آرا“ پر پورتن یا کٹکش، ”پانچون سنگرام“ وغیرہ میں بھی آپ نمودار ہوئی ہیں۔ ان فلموں میں کام کرنے کے بعد آپ ”دن تھیٹر“ سے چند وجوہ کی بنا پر علیحدہ ہو گئیں ہیں۔ بعض رسائل نے یہ خبر شائع کی ہے کہ آپ نے اپنی ایک تھیٹر بک کمپنی علیحدہ قائم کی ہے اور خود بھی اس میں کام کر رہی ہیں۔





شریفہ بائی

CAPITAL PHOTOGRAPHY WORKS ALLAHABAD

جہان آرٹ گیم

بہان آرٹ گیم
بکثرت شائع

پرست زیادہ
اوقات میں
میں حاصل
اور نیک طینت

جہلی بار ہی
بڑے مقامات
میں اندر سچا
خود فلموں
پاس تکنتلا

غریب کی دنیا
م کرنے کے
اپنے اپنی ایک



فلم وڈو

نہوار
ہی میر
۱۹۰۵

کیا۔ اپنے
'یہاں جی

کوئی خا
آپ کے
ان تھا
کی راہ پر

فرانز
اس کی

کی مشہ
کا ہوا



کانتھا



کوپر (پیشینس)

آپ کا شمار بھی ہندوستان کی ان ایکٹریسوں میں ہے جو کہ خاموش تصاویر کے زمانے سے اس وقت تک پردہ سیمین پر نمودار ہو رہی ہیں۔ آپ کی ابتدائی زندگی کلکتہ میں گزری اور آپ نے ابتدائی تعلیم کی تکمیل بھی وہیں کی۔ رقص موسیقی کی تعلیم کلکتہ ہی میں ایک مشہور روسی استاد سے حاصل کی۔ گانے اور ناچنے کی طرف آپ کا رجحان بچپن ہی سے تھا۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۹۵۵ء بیان کی جاتی ہے۔

۱۹۹۱ء میں آپ مدن تھیٹر میں داخل ہوئیں کچھ دنوں اسٹیج کو زینت بخشی اس کے بعد اپنے فلموں میں نمودار ہونا شروع کیا۔ اپنے اس کمپنی کے تقریباً چالیس فلموں میں کام کیا ہے جن میں ہیروئن کی حیثیت سے آپ پیش کی گئیں ”جوہر عرب“ ”بیلی مجنوں“، ”نل دیتی“ اور ”کیا ل کتلا“ وغیرہ نے آپ کو غیر فانی شہرت کا مالک بنا دیا ہے۔

ناطقات کی ابتدا میں آپ کو وہ کامیابی نصیب نہ ہو سکی جسکی توقع کی جاتی تھی۔ گو آپ گانے کی ماہر ہیں مگر اسکی کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ ابتدا میں آپ اردو زبان پر اس قدرت نہیں تھی مگر آپ نے جلد ہی اس زبان کو بخوبی سمجھ لیا آپ کے کامیاب گویا فلم ”بھارتی بالک“ ”شیریں فرہاد“ ”بلو منگل“ ”سوامی بھگتی“ ”ہرچندر“ ”شکنتلا“ اور ”اندرا سبھا“ وغیرہ ہیں۔ ان تمام فلموں کو دیکھ کر ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ آپ نے ان میں بہترین اداکاری کے نمونے پیش کر کے اپنے لئے کامیابی کی راہیں کھول لی ہیں۔

مدن تھیٹر سے علیحدہ ہو کر آپ ایسٹ انڈیا فلم کمپنی میں چلی آئیں۔ یہاں پر آپ نے ”خیر پاس“ میں ہیروئن کے فرائض انجام دیئے ہیں اور ”باغی سپاہی“ میں بھی ایک ممتاز کردار پیش کیا ہے۔ ”فخر اسلام“ آپ کا تازہ ترین فلم ہے اس کی نمائش بیک وقت ہندوستان کے مختلف شہروں میں ہو رہی ہے۔

کوپر اگر اسی طرح ہندوستانی پردہ سیمین پر نمودار ہوتی رہیں تو ممکن ہے کہ ان کا شمار بھی ہندوستان کی مشہور اور کامیاب ایکٹریسوں میں ہونے لگے ورنہ صورت غیر میں ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو کہ سلطانہ اور شانتا لکرا کا ہوا ہے۔



گلاب

آپ پنجاب کی رہنے والی ہیں۔ اور ایک بہت مشہور قاصدہ ہیں۔ ہندوستان کے اکثر و بیشتر شہروں میں پبلک کو اپنے اپنے رقص سے اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔ آپ خاموش تصاویر کے زمانے سے اس وقت تک فلموں میں کام کر رہی ہیں۔ مگر آپ کو نہ تو خاموش تصاویر کے زمانے میں اور نہ ناطقات کے زمانے میں شہرت نصیب ہوئی اتنا ضرور ہے کہ چونکہ آپ پردہ سمیٹیں پر نمودار ہوتی رہتی ہیں اس وجہ سے عوام آپ کو جانتے ہیں۔ آپ نے خاموش تصاویر کے زمانے میں ”حائم طائی“ میں پارٹ کیا تھا یہ پارٹ بہت زیادہ پسند کیا گیا تھا جتنی کہ جب اس قصہ کا ناطق فلم تیار کیا جانے لگا تب بھی وہی کردار آپ کو دیا گیا۔

آپ کے ناطق فلموں میں ”نئی دنیا“ سونے کی چڑیا“ فیشن ایبل انڈیا“ وغیرہ قابل ذکر ہیں کیونکہ ان میں آپ نے بہت عمدہ جذباتی اداکاری کی ہے۔ ”حیرت دنیا“ نامی فلم میں کام کر کے آپ نے حقیقت دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ اور اس امر کو بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اگر ”گلاب“ کو ابتدا ہی سے بڑی بڑی کمپنیوں میں کام کرنے کا موقع ملتا تو وہ بھی زیب النساء اور سردار اختر کی طرح بہت جلد شہرت حاصل کر لیتیں مگر افسوس ہے کہ انھیں ایسے موقع بہت کم ملے۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کو کسی قابل ڈائریکٹر کی ہدایات بھی نصیب نہ ہوئیں۔ اگر اول الذکر کے بجائے یہی نصیب ہو جاتا تو ممکن تھا کہ ان کو بہت زیادہ شہرت نصیب ہو جاتی۔

آپ کے تازہ شاہکار فلم ”نشان جنگ“ اور ”گلبدن“ ہیں ان میں اول ذکر پرنس مودیٹون کا تیار کردہ ہے ”گلبدن“ میں آپ نے اپنا پارٹ انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اگر اسی طرح کام کرتی رہیں تو آپ بہت جلد ایک شہرہ آفاق ایکٹریس ہو جائیں گی۔

کہا جاتا ہے کہ آپ ایک بہت خوش اخلاق ایکٹریس ہیں اور ہر کس و ناکس سے انتہائی خندہ پیشانی سے ملتی ہیں۔ آپ اردو۔ پنجابی اور ہندی زبانیں بخوبی جانتی ہیں۔





کنجن

CAPTAIN PRINTING WORKS ALLAHABAD

کتاب

بل کو اپنے
یگر آپ
ہمیں پر
س پارٹ
کردار

آپ نے
ل دیا اور
وہ بھی
ٹے۔ اس
جائے ہی

بروہ ہے
ن رہیں تو

پیشانی



گونا گونا گوں



گور



گوہر

’رنجیت فلم کمپنی‘ کی روح رواں گوہر ماما جی سلسلہ میں لاہور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ مس تپلی ایک شہرہ آفاق ایکٹریس تھیں۔ اپنے اپنے بچپن ہی میں اپنی آئندہ زندگی کا خاکہ تیار کر لیا تھا۔ آپ کے دل میں بھی یہ آرزو پیدا ہوتی تھی کہ آپ بھی ایکٹریس کی طرح نمودار ہوں۔ ایک اداکار ماں کی لڑکی بھلا یہ کس طرح ممکن تھا کہ وہ اداکاری کے خواب دیکھتی۔ اگر یہ کہا جائے کہ گوہر فن ایکٹنگ اپنی والدہ کے پیٹ سے ہی سیکھ کر پیدا ہوئی تھیں، تو بیجا نہ ہوگا۔

۱۹۲۵ء کا وہ یادگار زمانہ ہے جب کہ آپ شری کرشنا فلم کمپنی میں ایک ایکٹریس کی حیثیت سے داخل ہوئیں اور کئی فلموں میں ممتاز پارٹ کرنے کے بعد کوہ نور فلم کمپنی میں چلی آئیں جہاں ’متنازل‘ تعلیم یافتہ بیوی‘ شیریں فرہاد‘ رقابت‘ اور گن سندی جیسے نامی فلموں میں کام کیا۔ اسکے بعد اپنے شری عکدیش فلم کمپنی کو رونق بخشی ’شوا موہنی‘ چند رکھی، گرہا لکشی‘ وغیرہ آپ کے بہت مشہور فلم ہیں۔ اسی زمانے میں آپ کی شہرت ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہونچ گئی۔

بعد ازاں آپ رنجیت فلم کمپنی میں اصل ہو گئیں اور یہاں پر مسٹر بلوریہ کے ہمراہ ’شوہر اور بیوی‘ اور راجپوتی‘ وغیرہ فلموں میں کام کیا۔ ۱۹۳۵ء کا ’مودی شو میڈل‘ آپ ہی کو ملا تھا اس زمانے میں آپ علیل ہو گئیں تھیں اس وجہ سے ایک سال کے لئے آپ فلمی دنیا سے علیحدہ ہو گئیں تھیں مگر اسکے بعد ہی آپ پردہ سمیں پر اس طرح نمودار ہوئیں کہ متعدد فلم بہت کم وقفہ میں پیش کر دیئے ’راوہارانی‘ سیل بالا‘ و شوا موہنی اور مس ۱۹۳۳ء آپ کے اس زمانے کے شاہکار فلم ہیں۔ اس زمانے سے اس وقت تک آپ برابر پردہ سمیں پر نمودار ہو رہی ہیں اور رنجیت فلم کمپنی میں کام کر رہی ہیں۔ اس چار سال کی قلیل مدت میں آپ کے متعدد فلم تیار ہوئے ان میں ’گن سندری‘، ’بیر ستر کی بیوی‘، ’سپاہی کی بھنی‘، ’دیش داسی‘، ’قیمتی آنسو‘، ’پردیسی پنکھی‘ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

گوہر ایک چلبلی اور جذباتی اداکار ہیں۔ آپ جس پارٹ کو اپنے ذمہ لیتی ہیں اس کو اس طرح ادا کرتی ہیں گویا حقیقی واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں اور ان سے یہ ایکٹریس بھی حقیقی طور پر متاثر ہو رہی ہے۔ آپ کو ہندوستانی گانوں پر بھی قدرت ہے۔ آپ کی آواز ہمیشہ اور سربلی ہے۔ آج کل آپ مسٹری بلوریہ کے ساتھ رنجیت فلم کمپنی کے کئی تازہ فلموں میں آ رہی ہیں۔



لیلا ڈیسائی

”لیلا ڈیسائی ایک تعلیم یافتہ ایکٹریس ہیں جو پہلی بار نیو تھیٹرز کے ”پریذیڈنٹ“ میں نمودار ہوئی ہیں۔ اپنے اداکاری کی وجہ سے اس قدر شہرت حاصل کر لی ہے کہ اکثر ایکٹریسوں کو کئی کئی درجن فلموں میں کام کرنے کے باوجود بھی نصیب نہ ہو سکی۔ اپنے نیو تھیٹرز کے تازہ ترین فلم ”دو یا تہی“ میں بھی کام کیا ہے ان میں آپنے جو قص پیش کیا ہے وہ اپنی نوعیت کی وجہ سے بہت زیادہ دلچسپ اور دلکش ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو فن رقص پر بھی زبردست قدرت حاصل ہے۔

آپ کی پیدائش ہندوستان میں نہیں ہوئی بلکہ آپ نیویارک (امریکہ) میں ۱۹۶۷ء میں پیدا ہوئیں۔ کچھ عرصہ تک آپ اپنے پدر بزرگوار ڈاکٹر یو۔ ایل۔ ڈیسائی اسسٹنٹ سرجن ریاست رام پور کے ساتھ مالک غیر کی سیر کرتی رہیں۔ کچھ عرصہ بعد ہی آپ اپنے والد کے ہمراہ ہندوستان واپس چلی آئیں۔ آپکی والدہ کا نام ستیہ بالا چٹرجی ہے جو کہ بنگال کی مشہور و معروف خاتون تھیں۔ آپکی والدہ نے بھی امریکہ میں ”مینا“ بجائے میں بہت زیادہ شہرت حاصل کی تھی۔

لیلا ڈیسائی پانچ سال کی تھیں کہ آپ کو ”بیچوں اسکول“ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے سے بھیجا گیا مگر ابھی آپ تیسرے درجہ ہی میں پڑھ رہی تھیں کہ آپ علیل ہو گئیں اس وجہ سے آپ تبدیل آج ہوا کی غرض سے کرسیننگ بھیج دی گئیں۔ یہاں پر آپ نے کئی سال تک مستقل طور پر قیام کیا جب صحت درست ہوئی تو ۱۹۸۳ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اب آپ باقاعدہ تعلیم شروع کی چنانچہ آپ بی۔ اے میں پڑھ رہی تھیں کہ ”غیر ملکی“ رقاص کی جماعت آئی، اس کا رقص کچھ آپکی بھی بہی خواہش ہوئی کہ آپ اس فن کو حاصل کریں چنانچہ ایک ماہر فن کی خدمات حاصل کر کے آپنے رقص کی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ اور کرالی قسم کے رقص میں آپنے زبردست کمال حاصل کیا حال ہی میں ”منی پور رقص“ ایک نئی پوری استاد سے حاصل کیا ہے۔

آپ اب چند سال قبل لکھنؤ کی ایک فلم کمپنی میں ملازم ہوئی تھیں۔ آپکی دلی خواہش تھی کہ آپ کسی بڑی فلم کمپنی میں شامل ہو کر شہرت حاصل کریں اور عوام کے روبرو اپنے فنی مظاہرے پیش کریں چنانچہ قدرت نے بھی آپکا ساتھ دیا اسی زمانے میں نیو تھیٹرز کے ڈائریکٹر صاحب لکھنؤ آئے۔ ان سے لیلا ڈیسائی کا تعارف ہوا آپنے نیو تھیٹرز میں شرکت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ڈائریکٹر صاحب نے مالکان کمپنی سے اجازت طلب کی کہ آپ کو ملازم رکھ لیا اور آپ نیو تھیٹرز کے زیر نگیں فلم ”پریذیڈنٹ“ میں چھوٹی بہن کا پارٹ دیا جس میں جذبہ رقابت کو پیش کرنا تھا آپنے اسکو جس حسن خوبی کے ساتھ انجام دیا اسکی داد نہیں دی جاسکتی۔ آپ کا تازہ ترین زیر نگیں فلم ”جوار بھانا“ ہے جس میں مسٹر سہگل ہیرو کا پارٹ کر رہے ہیں اور آپ ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہو رہی ہیں۔



مادھوری

بیرل کلیسن آپ کا حقیقی نام ہے، فلمی نام مادھوری ہے۔ آپ رنجیت فلم کمپنی کی ایک مایہ ناز ایکٹریس ہیں۔ اپنے ناز و انداز کی وجہ سے تماشائیوں کے دلوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ آپ ایک ایٹکلوئڈین خاندان میں ۱۹۱۳ء میں پیدا ہوئیں تھیں۔ طفلی ہی میں آپکے سر سے آپکے والدین کا سایہ اٹھ گیا تھا۔ اس لئے میں آپکی بدکسی نے بھی نہ کی اور آپکی والدہ نے اس زمانے میں اپنی دوسری شادی کر لی۔ اپنے سوتیلے باپ کے پاس رہ کر آپ سن بلوغت کو پہنچیں اس وقت آپ کو میننی ہال تعلیم حاصل کرنے کی عرض سے بھیجا گیا۔

یہاں پر اپنے موسیقی کے سیکھنے کی کوشش کی مگر بھی آپ موسیقی کی بجائے سیکھ رہی تھیں کہ آپ کے پیر بزرگوار کا تبادلہ ہو گیا آپ کو بھی اپنی تعلیم ترک کر کے مجبوراً بمبئی جانا پڑا۔ وہاں پہنچ کر آپ ایک سکول میں داخل ہو گئیں مگر وہاں آپکی طبیعت پڑھنے لکھنے میں نہ لگی، اس زمانے میں چند ایسی وجوہ ہو گئیں جن کی وجہ سے آپ سینئر کیمبرج کا امتحان بھی پاس نہ کر سکیں اور آپ کو اپنی تعلیم چھوڑنی پڑ گئی۔

مسٹر اندولال یا جنک سے آپکی ملاقات تھی، انھوں نے ایک فلم کمپنی ”نیگ انڈیا فلم کمپنی“ کے نام سے قائم کی اس میں مادھوری نے کام کرنے کی خواہش ظاہر کی مگر آپکے والدین نے آپکی اس خواہش کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ آپ کی یہ خواہش کسی طرح بھی نہیں روکی جاسکتی تو انھوں نے آپکو اس شرط پر فلم میں کام کرنے کی اجازت دی کہ آپ کے برادر عزیز بھی آپ کے ساتھ فلموں میں کام کریں۔ چنانچہ ۱۹۲۹ء میں آپ ”جنگو راجپوت“ نامی فلم میں نمودار ہوئیں۔ اسکے بعد آپ کے کامیاب فلم ”سور روشن“ اور ”دور روشن آرا“ وغیرہ تھے۔

ناطقات کی ابتدا میں آپ کو بہت تکلیف ہوئی کیونکہ آپکو اردو اور ہندی زبانوں پر بخوبی قدرت نہ تھی۔ تھوڑی سی محنت کر کے آپ اس پر بھی قادر ہو گئیں اور پہلی بار ”پردیہ پر تیم“ نامی گویا فلم میں نمودار ہوئیں۔ اس وقت سے آپ رنجیت فلم کمپنی کے گویا فلموں میں برابر نمودار ہو رہی ہیں۔ آپکے مشہور فلم ”رنگیلہ راجہ“، ”چھوٹی سی بھول“، ”شع پروانہ“، ”طوفانی ٹولی“ اور ”نیرن کلاچاند“ وغیرہ ہیں۔ آپ کا تازہ ترین فلم ”بن کی چڑیا“ ہے جو کہ عنقریب ہی پردہ سمیں پر پیش کیا جائے والا ہے۔

وجہ سے
تھوڑے
دیر بعد

آپ اپنے
بہن
ہیں۔

بہن
آپنے
تعلیم
میں
میں

میں
میں
میں
میں
میں



ملینا

فالباً آپ ہندوستان کی واحد ایکٹریس ہیں جنہوں نے ایک غریب گھر میں پرورش پا کر اس قدر نام پیدا کیا کہ ہر شہر اور گھر میں آپ کا چرچا ہونے لگا۔ جس وقت آپ نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اپنے اپنے آپ کو گوارہ عیش میں پایا مگر جلد ہی آپ کے عیش و عشرت کے دن ختم ہو گئے کیونکہ زمانے کیساتھ ساتھ آپ کے والد کی دولت بھی ختم ہو گئی۔ اول تو آپ کی پیدائش ہی ایسے وقت میں ہوئی تھی جبکہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں جنگ کے خوفناک بادل چھائے ہوئے تھے ۱۹۱۷ء میں آپ ایک شریف گھرانے میں پیدا ہوئیں آپ کے علاوہ آپ کے ایک اور بہن بھی تھیں۔

جب آپ نے ہوش سنبھالا تو آپ کو اندازہ ہوا کہ آپ پہلے کہاں تھیں اور اب کہاں پہنچ گئیں؟ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ دوسرے لوگ آپ کی خدمت کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے مگر ایک وقت یہ ہے جبکہ خدمت کرنا تو درکنار کوئی بات بھی نہیں بولھتا بلکہ اور دکھی کہہ کر پکارتے ہیں۔ اکثر اوقات ایسا بھی ہوا کرتا تھا کہ کھانا کوروی طے تک میر نہ آتی تھی چنانچہ کسی پڑوسی نے آپ کی والدہ کو یہ رائے دی کہ وہ ملینا کو تھیٹر میں داخل کرادیں وہاں سے معقول آمدنی ہوگی مگر جس وقت آپ کے پدر بزرگوار کو آپ کی والدہ کے ارادوں کی خبر ہوئی تو انھوں نے اسکی سخت مخالفت کی جب آپ کی والدہ بہ مندر ہوئیں تو انھوں نے بھی اجازت دیدی۔ ملینا کی فلمی زندگی کا یہ پہلا قدم تھا چنانچہ آپ سہیلیوں کیساتھ اسٹیج پر نمودار ہوئے لگئیں اور آپ کو سات روپیہ ماہوار ملنے لگا۔

رفتہ رفتہ ملینا کو ذیلی پارٹ بھی ملنے لگے۔ آپ کی عمر کیساتھ ساتھ آپ کی تنخواہ میں بھی اضافہ ہوتا تھا چنانچہ جس وقت گیارہ برس کی ہوئیں تو آپ کی تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار ہو گئی۔ اس زمانے میں ناطقات کی ابتدا بھی ہو گئی تھی چنانچہ آپ نے نیو تھیٹر میں اہل ہونے کی کوشش کی۔ اس وقت نیو تھیٹر کے بنگالی فلم ”مونا پادنا“ کا ریسرل ہو رہا تھا اس میں آپ کو منتخب کیا گیا مگر تھیٹر والوں نے ملینا کو چھوڑنا چاہا اور حجت وغیرہ کی۔ آپ تین سال تک بیکار بھی رہیں۔

ملینا جوان ہو چکی تھیں۔ اب پھر نیو تھیٹر سے معاہدہ کیا اور ”چیر و کمار“ نامی فلم میں کام کیا اس کے بعد ”کپال کنڈلا“ میں بھی آپ آئیں اور ممتاز پارٹ کے نیو تھیٹر کے کہنے مشق ڈاکٹروں نے بھانپ لیا کہ آپ ایک ہونہار ایکٹریس ہیں اس وجہ سے آپ کو ”پورن بھگت“ میں بھی ممتاز پارٹ دیا۔ ”پورن بھگت“ کے بعد آپ ”کاروان حیات“ میں نمودار ہوئیں۔ اس کے بعد آپ ”گرو پتی“ میں ہیر وئن کی حیثیت سے مظاہر ہوئیں۔ آج کل نیو تھیٹر میں مسٹر پروفلارائے آپ کا ”بھگن“ نامی فلم تیار کر رہے ہیں۔





مادہ شوری

DAVID B. SHOOTING WITHIN A L.S. HEAD

ہر اور ہر گھر
پیشین عشرت
نت میں مہنی
بیک شریف

وہ تھا جبکہ
بہی نہیں پھرتا
ی نے اپنی
والدہ کے
ی۔ مینا کی
بگا۔

کیا رہ برس
بڑی میں اہل
تھیں والوں

ال کٹلا میں
میں اسوجہ سے
اس کے بعد
نامی فلم تیار





مختار احمد

DEPT. OF PRINTING WORKS, ALLAHABAD

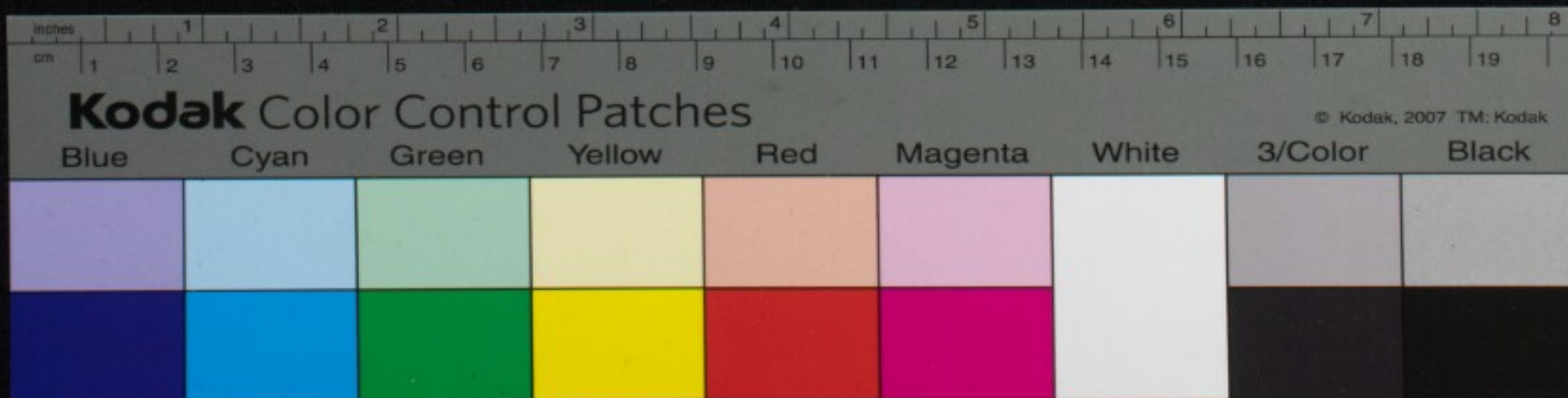
نور دہلی

سے
میں
نفسا

ہو
سے
ہو گئیں

عورت
بیمار

کر لیا
دارفا
دوگا
ہے



مختار بیگم

بلبل پنجاب مختار بیگم امرتسر کی رہنے والی ہیں۔ آپ کی عمر کا بیشتر حصہ اسی مقام پر گزرا آپ کو بچپن ہی سے موسیقی سے لگاؤ تھا اس وجہ سے آپ نے اس فن میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ اور آپ ایک مہینہ کی حیثیت سے مشہور ہو گئی تھیں۔ گانے میں آپ کو جو کمال حاصل ہے وہ کسی ایکٹریس کو بہ شکل نصیب ہوا ہوگا۔ اب تک شالیتین آپ کے گانوں کے دلدادہ ہیں۔ فلسا زبھی یہی خواہش کرتے ہیں کہ آپ ان کی فلموں میں گانے گادیں۔

آپ کی فلمی زندگی کی ابتدا ”مدن تھیٹر“ سے ہوئی ہے ۱۹۳۱ء میں آپ بارہ سو روپیہ ماہوار پر مدن تھیٹر میں داخل ہوئیں اس زمانے سے آپ کو خاص خاص فلموں میں پارٹ دیا جانے لگا۔ اور آپ نے بھی جان لگا کر اداکاری شروع کی۔ سب سے پہلے آپ ”چتر بکاولی“ میں ماسٹر تھار کے ساتھ نمودار ہوئیں مگر اس کمپنی کی چند اور فلموں میں کام کر کے آپ جلد ہی علیحدہ ہو گئیں ان میں زیادہ مشہور ”ہندوستان“ آنکھ کا نشہ، اندر سبھا، علی بابا، فلس عاشق اور ٹیلی ولسن وغیرہ ہیں۔

اس کے بعد آپ کی خدمات ایسٹ انڈیا فلم کمپنی نے حاصل کر لیں۔ نل منیتی، اور عورت کا پیار نامی فلم تیار ہوا عورت کا پیار نامی فلم نے مختار بیگم کو ایک خاص حیثیت دے دی۔ اس فلم میں پارٹ کرتے کرتے آپ بہت زیادہ بیمار ہو گئیں تھیں اور لاہور چلی آئی تھیں۔

لاہور میں آغا حشر مرہوم نے ایک فلم کمپنی کی بنیاد ”حشر کمپنیز“ کے نام سے ڈالی اس میں مختار بیگم کو بھی شامل کر لیا۔ آپ نے اس کمپنی کے زیر تکمیل فلم ”بھیشم پرگیا“ میں نمایاں پارٹ کیا۔ مگر یہ فلم مکمل بھی نہ ہونے پائی تھا کہ حشر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ نے اس فلم کو مکمل کیا اس کے بعد آپ نے کلا مودیوں کے تازہ فلم ”مجنوں“ ۱۹۳۵ء میں دو گانے گائے۔ یہاں سے آپ بھٹی تشریف لے گئیں اور ایک نئی کمپنی کی بنیاد ڈالی جس کا تازہ ترین فلم ”پریم کی لگ“ ہے جو کہ بہت جلد منظر عام پر آنے والا ہے۔



منی بانی

ہندوستان کی شہرہ آفاق ایکٹریس بانی منی بانی اسٹیج اور اسکرین دونوں پر جلوہ آرا ہو چکی ہیں اداکاری کے علاوہ موسیقی میں اپنے وہ کمال حاصل کیا ہے جو کہ بہت کم ایکٹریسوں کو نصیب ہوا ہے۔ آپ چاند بی بی کے نام سے شہرت پائے ہوئے مشہور بچاپور میں سلسلہ میں ایک عالمی وقار مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئیں مگر افسوس ہے کہ زلمے نے ساتھ نہ دیا قدرت نے آپ سے والدین جیسی نعمت کو چھین لیا۔

بچپن کا زمانہ اور قیمتی جیسی مصیبت۔ فکر معاش بھی آپ کو کرنی پڑی بچپن سے موسیقی کا بھی شوق تھا۔ اسکی تکمیل بھی ضروری تھی۔ اسی فکر میں آپ اپنی نانی صاحبہ کے ہمراہ بمبئی چلی آئیں وہاں آپ "بانی والا تھیٹر" میں ملازم ہو گئیں۔ یہ اس زلمے کا ذکر ہے جبکہ آپ کی عمر صرف آٹھ سال کی تھی۔ کچھ روز بعد اس تھیٹر سے علیحدہ ہو گئیں۔ آپ گجراتی زبان سیکھ کر ایک گجراتی تھیٹر میں چلی آئیں جہاں آپ کو معقول تنخواہ ملنے لگی۔

گو اس وقت آپ موسیقی میں کمال حاصل کر چکی تھیں مگر آپ کا شوق موسیقی آپ کو اس امر کی اجازت ہی نہ دیتا تھا کہ آپ چین سے بیٹھیں چنانچہ اس زمانے میں اپنے امریکہ کے مختلف موسیقی کے اداروں سے بذریعہ خط و کتابت تقریباً تیسلہ امتحانات دیکر اسناد حاصل کیں۔ اس سلسلہ میں یہ لکھنا بھی خالی از دچھی نہ ہوگا کہ آپ کے مقابلہ میں غالباً اس وقت ہندوستان میں کوئی ایسا فرد نہیں ہے جو گلے بازی کر سکے۔ آپ چوالیس سکند تک سانس پر قابو حاصل کر کے تان لگا سکتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے بان پکڑ کر بھی گاسکتی ہیں آپنے اسٹیج کے علاوہ کئی فلموں میں نمودار ہو کر بھی اپنے کمالات کا اظہار کیا ہے۔

بانی منی بانی کے متعلق یہ وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ آپ بہت پاک صاف زندگی بسر کرتی ہیں آپ کی بیچ وقتہ نماز کے علاوہ تہجد کی نماز بھی قضا نہیں ہوتی تھیٹر کے اوقات کے علاوہ آپ اپنا زیادہ وقت وظیفہ وظائف میں صرف کرتی ہیں یہ وہ مذہبی ذوق اور جذبہ ہے جو قدم قدم پر آپ کی رہنمائی کرتا رہتا ہے۔ آپ بہت غلیظ واقع ہوئی ہیں اور ہر شخص کی ہر ممکن امداد کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

فلم لائن کو چھوڑ کر اپنے گھر بانی والا گریڈ تھیٹر سے معاہدہ کر لیا ہے اس کمپنی کے ہمراہ آپ گجرات کے مختلف شہروں کا دورہ کرتی رہتی ہیں۔



منی بائی

منی کے علاوہ
بہت پائے
تھ نہ دیا قدرت

بل بھی ضروری
رہنے کا ذکر
گجراتی تھیٹر

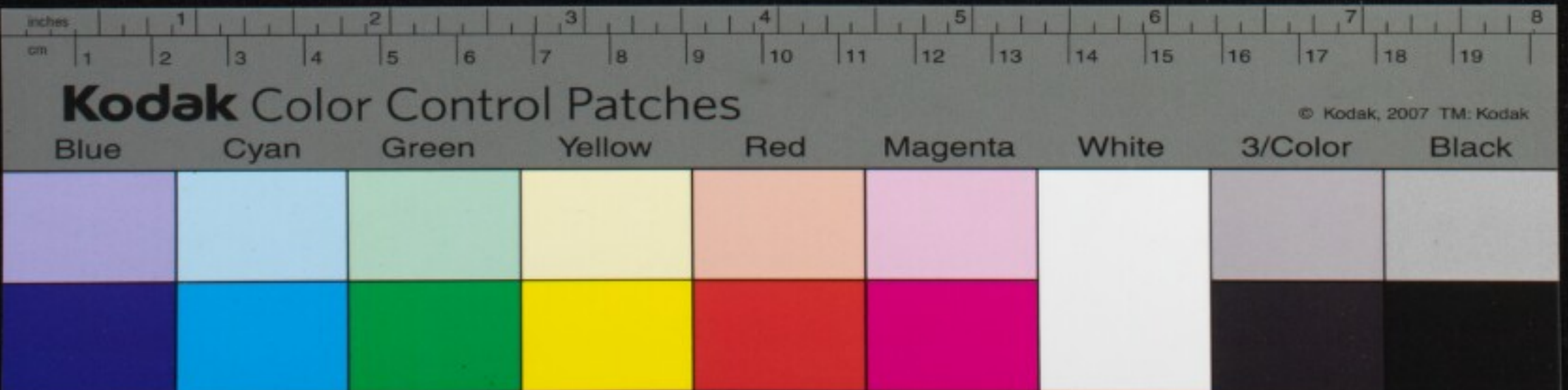
پسین سے
پراسنا حاصل
ہے جو گلے
کا سکتی ہیں

پنچ وقتہ نماز
کرتی ہیں
لی ہر ممکن

رہتی ہیں۔



راقیا



ضمیمہ

کلیش کاری

آپ نے تھیں ٹنگی ایک کامیاب اداکار ہیں آپ پہلی بار اس کمپنی کے تازہ فلم "پرنسٹنٹ" میں نمودار ہوئی ہیں۔ اس فلم نے آپ کی شہرت کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بجوا دیا۔ آپ نے اس فلم میں پرنسٹنٹ کے پارٹ کو انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ آپ کا تازہ ترین فلم "دھرتی ماتا" زیر تکمیل ہے۔ سٹریٹن بوس کی زیر ہدایات مکمل ہو رہا ہے۔
آپ نے پہلے ہی فلم سے یہ ثابت کر دیا کہ آپ ایک ہونہار ایکٹریس ہیں اگر اور دو چار فلموں میں نمودار ہو گئیں تو قیامت برپا کر دیں گی۔

یلا پیس بی لے

آپ الہ آباد یونیورسٹی کی گریجویٹ ہیں فلمی زندگی اختیار کرنا آپ کو ابتدا ہی سے شوق تھا چنانچہ قدرتی آپ کو موقع بھی عطا کر دیا آپ کا پہلا فلم "دھواں دھار" ہے جو کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بعد آپ نے بھارت فلم کمپنی میں جلی گئیں جہاں آپ کا دوسرا فلم "ہاں تیار ہوا" اس فلم میں آپ نے زبردست کمالات دکھائے ہیں۔ بچپا اور انصاف نامی فلموں میں بھی آپ نمودار ہو رہی ہیں۔ آپ بھی اگر کسی قابل فائز کٹر کے زیر ہدایت رہیں تو چند روز میں چمک جائیں گی۔ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے آپ اپنے پارٹ کو بہت سمجھ کر انجام دیتی ہیں۔

مایا بترجی

کلیش کاری کی طرح آپ نے بھی ساگر فلم کمپنی کے ایک ہی فلم "جاگیر دار" میں نمودار ہو کر غیر فانی شہرت حاصل کر لی ہے۔ آپ نے اس فلم میں ایک نوجوان لڑکی کا پارٹ انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ سٹر محبوب کی ڈائریکشن میں امید ہے کہ آپ اور زیادہ ترقی کریں گی۔ آپ ایک تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور ایک معزز بنگالی گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کا تازہ فلم "ایٹرئل میوزک" ہے جو کہ سٹر ہون بوس کی زیر ہدایت پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

موتی

آپ ہندوستان کی ایک مشہور اور شہرہ آفاق ایکٹریس ہیں آپ نے تقریباً ایک دہائی میں کام کیا ہے۔ آپ کے فلموں میں سب سے زیادہ مشہور فلم دیوانی ہے آپ کی تصویر سے جو کہ اس کتاب میں درج ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے پارٹ کو انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ



انجام دیا ہے۔ آپکا تازہ ترین فلم گولڈن گینگ ہے
موتی میں ایک ہونہار اکیٹر جس کے جراثیم موجود ہیں۔ آپ کو ناطق فلموں میں بہت کم پارٹ کرنا کاموقع ملا ہے اگر آپ فلموں
میں اسی طرح نمودار ہوتی رہیں تو ممکن ہے کہ آپ بہت جلد مشہور ہو جائیں۔ فراموشی غفلت میں آپ اپنی شہرت کو خاک میں ملا دیں گی۔

مہتاب۔ آپ ایک عرصہ سے فلمی دنیا میں گامزن ہیں آپکا شہرہ گویا فلموں کی ابتدا کیساتھ ساتھ ہوا مگر آپکو زیادہ شہرت اور کامیابی
نصیب نہیں ہوئی۔ آپ میں ایک کامیاب اکیٹر ہیں جس کے جراثیم موجود ہیں مگر یہ معلوم آپ کیوں ترقی نہیں کرنے پاتیں۔ آپکی فلموں
میں بھولاشکار، رنگین گناہ، رن چنڈی اور سنیما کی رانی زیادہ مشہور ہیں۔ جنگ آزادی میں اپنے قابل قدر کام کیا ہے آپ ایک
نمای خیمہ ہیں۔ ان فلموں کے علاوہ تقدیر، بھولی بھکارن، اور نادائیں بھی اپنے اداکاری کی ہے آپکا تازہ ترین فلم نگبت فلم کمپنی کا مشہور فلم
موتی کا ہار ہے۔

بینا کا۔ آپ بھی ناطقات کے دور میں بطور پذیر ہوئی ہیں مگر ابھی آپکو پروہ سمیں پر آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ آپنے بہت زیادہ
شہرت حاصل کر لی ہے۔ آپ حال ہی میں نیو تھیٹر کے تازہ فلم ”مکتی“ میں نمودار ہوئی ہیں۔ اس فلم میں دیہاتی لڑکی کا پارٹ اپنے
بہت حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ اس فلم کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اردو زبان بخوبی بول لیتی ہیں اس وقت بھی
آپ نیو تھیٹر ہی میں ہیں اور اسکے تازہ فلم ”بھینگن“ میں کام کر رہی ہے جو کہ ڈارکسٹر پر دفلا رائے کی زیر ہدایت پایہ تکمیل کو
پہنچ رہا ہے۔ آپ کو گانے میں کافی عبور ہے آواز باریک اور سربلی ہے۔

ناویا۔ واڈیا کی ناڈیہ دیکھنے سے ہنگو انڈین نظر آتی ہیں مگر اردو زبان بخوبی بول لیتی ہیں۔ آپکے جتنے کام ہوئے ہیں سب مردانہ
ہوتے ہیں یعنی یہ کہ آپ ایک ہنڈسے سیکڑوں کیا ہزاروں مردوں کو مار مار کر گرا دیتی ہیں۔ مرد میدان سے بھاگ جاتے ہیں مگر
آپ وہیں ڈٹی رہتی ہیں بعض بھاگنے والوں کا پچھا بھی کرتی ہیں اس وقت تمیر کا یہ شعر یاد آ جاتا ہے
کے کون صیدر میدہ سے کرا دھر بھی پھر کے نظر کرے کہ نقاب الٹے سوار ہے ترے پیچھے کوئی غبار میں
آپ واویا موڈیوں کے تقریباً نصف درجن فلموں میں نمودار ہو چکی ہیں۔ پہاڑی کینیا، اور سہری کینیا، میں اپنے اپنے
کمالات دکھلائے ہیں۔ ہنڈروالی آپ کا وہ شاہکار ہے جسکو تاشائی بعد مردن بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اس وقت بھی
آپ واویا موڈیوں کے اسسٹنٹ پچھریں نمودار ہو رہی ہیں۔



ایک سیر اور ڈاکٹر

میں

پہلوں

-

رکامیابی

پہلی فلموں

آپ ایک

سور فلم

ت زیادہ

کا پارٹ اپنے

س وقت بھی

یکمیل کو

سب مردانہ

جالتے ہیں مگر

آپنے اپنے

س وقت بھی



ایکٹروں اور ڈائریکٹروں کی تاریخ نامی پریش

نام	تاریخ پریش
ای۔ بلیموریا	۱۹۰۰ء
جگدیش سیٹھی	۱۹۰۳ء
غوری	۱۹۰۱ء
ڈیکشیت	۱۹۰۶ء
ڈبلو۔ ایم۔ حناں	۱۹۰۶ء
ڈی۔ بلیموریا	۱۹۰۴ء
سید احمد حیدر آبادی	۱۹۰۳ء
سہگل	۱۹۰۶ء
نجم الحسن	۱۹۱۰ء
نبا لکر	۱۹۰۳ء





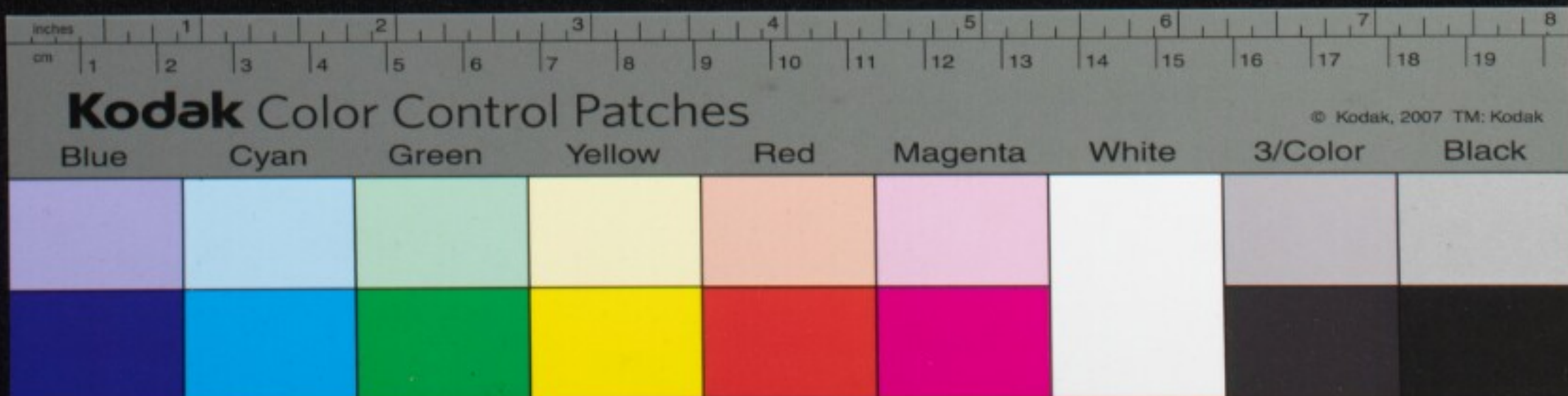
گل حمید مرحوم

CAPITAL PRINTING WORKS ALLAHABAD





اے - ایم - کمار (میتھن)



گل حمید روم

انگریزی زبان کی ایک مثل ہے "man is born to die" جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان مرتے ہی کیلئے پیدا ہوا ہے۔ اس کو عربی زبان میں اور زیادہ وسعت کے ساتھ یوں بیان کیا گیا ہے "کل نفس فی القیۃ الموت" یعنی ہر ذی حیات کو موت کا مزا چکھنا پڑے گا۔ یہ دونوں عبارتیں بالکل درست اور صحیح ہیں۔۔۔ بنی نوع انسان کا یہ ایمان ہے کہ دنیا ایک سرائے فانی ہے۔ انسان یہاں چند روزہ زندگی بسر کرنے کے لئے آتا ہے اور پھر اپنے حقیقی وطن کو واپس چلا جاتا ہے۔ اس کو ایک انگریز شاعر نے یوں لکھا ہے کہ انسان کی تمام دنیاوی کوششیں اپنے اصلی وطن کو لوٹ جانیکے لئے ہیں۔ اس ایمان کے ساتھ ہم میں سے ہر فرد اعلیٰ اجل کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہے موت اور وقت کی موت کچھ دیر کے لئے گراں گذرتی ہے مگر بے وقت کی موت نہ صرف مرنے والے کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے بلکہ اسکی یاد مرنے والے کے پسماندگان کے لئے تازہ زندگی سواں روح بنی رہتی ہے۔

ہندوستانی روڈوائف ویلنٹینو گل حمید کی موت بھی ایسی ہی تھی۔ ان کا انتقال بھی ہر فوجی حس کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوا کیونکہ وہ عروس شہرت سے ہلکارا ہو چکے لئے انتہائی کوششیں کر رہے تھے، بام عروج پر پہنچنے میں اب کوئی کسر نہ تھی مگر مقصد حیات کی تکمیل کے لئے انہیں ابھی بہت کچھ کرنا تھا۔ افسوس کہ اس بے وقت کی موت نے ان کو اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا اور وہ ارمانوں سے بھرا دل لیکر سپرد خاک ہو گئے۔ آج فلمی دنیا کا ہر فرد ان کی کمی محسوس کر رہا ہے۔ ان کی اس اچانک موت سے فلمی دنیا کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی کسی طرح ممکن نہیں۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم ان کو بھول جائیں۔ جس وقت مسٹر اے آر کاردار کو اپنے افغانی بھائی کے انتقال کی خبر پہنچی تو انہوں نے اس پر یقین نہیں کیا۔ ”نکے سامنے سلطانہ“ کے احمد اور باغی سپاہی کے باغی کی زندہ تصویریں گھومنے لگیں مگر پے درپے خبروں نے ان کو اس کا یقین دلایا۔ آج صرف مسٹر کاردار ہی خون کے آنسو نہیں بہا رہے ہیں بلکہ مسٹر دیو کی بوس بھی سنہا سنہا کے ”ہیرو“ کی عدم موجودگی پر کف افسوس مل رہے ہیں۔ مسٹر منظر خاں بھی گل حمید بغیر کلکتہ میں نہ رہ سکے۔ عاشقان فلم مسٹر منظر خاں کے ساتھ گل حمید کو دیکھنے کیلئے ترس رہے ہیں۔ گل حمید مرحوم صرف فلم اکیٹر ہی نہیں تھے بلکہ فلم ڈائریکٹر بھی تھے۔ ”خیبر پاس“ اس کی زندہ مثال ہے۔ انہوں نے ”سلیمہ“ ”ستیا“ ”ممتاز بیگم“ جیسی فلموں میں کام کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ہندوستان کے بہترین اکیٹر اکیٹر تھے۔



اشوک کمار

بے ٹاکنیز لیٹڈ میں نجم الحسن کی جگہ لینے والے آپ ہی ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ نوجوان ہیں اور ایک معزز بنگالی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کو موسیقی سے بہت زیادہ شوق تھا اس وجہ سے آپ نے بچپن ہی سے موسیقی سیکھ لی تھی دراصل موسیقی ہی آپ کی مقبولیت کا باعث ہوئی۔

ہندوستانی پردہ نہیں پر نمودار ہوتے ہوئے ابھی آپ کو صرف دو ہی سال ہوئے ہیں۔ اس سے قبل آپ بے ٹاکنیز کے کسی شعبہ میں ملازم تھے۔ نجم الحسن کے جانے کے بعد آپ کو پہلی بار ”جیون نیا“ میں پارٹ دیا گیا۔ چونکہ آپ اپنے فرائض کو حسن منوبی کے ساتھ انجام دیا اس وجہ سے آپ کو اس فلم کمپنی کے اور فلموں میں بھی پارٹ کرنے کا موقع دیا گیا۔ دیو بیکارانی کے ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہونے کی وجہ سے آپ اور زیادہ نمایاں ہو گئے۔ جس وقت آپ پردہ فلم پر پہلی بار آئے ہیں تو آپ کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ بہت جلد نا کامیابی کا منہ دیکھنا پڑے گا کیونکہ آپ میں Camera - Consciousness مفقود تھی مگر آپ کی مسلسل محنت اور کاوش نے آپ کو غیر فانی شہرت کا مالک بنا دیا۔

”اچھوت کینا“ آپ کا وہ شاہکار فلم ہے جس میں آپ نے اپنی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کئے ہیں۔ اس میں آپ ایک عاشق۔ ایک شوہر اور ایک سوداگر کی حیثیت سے نمودار ہوئے ہیں۔ آپ نے اس میں مختلف مقامات پر جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً قابل ستائش ہیں۔ آپ کے دو فلم زیادہ کامیاب نہیں ہوئے۔ ”جیم بھوی“ اور ”پریم کمانی“ وہ فلم ہیں مگر آپ نے ”عزت“ اور ”ساد تری“ میں نمودار ہو کر اپنی شہرت کا پھر وہی ریکارڈ قائم کر لیا ہے۔

بے ٹاکنیز کے تازہ ترین فلم ”جیون پر بھات“ میں آپ کو کوئی پارٹ نہیں دیا گیا۔ اگر اس میں آپ کو ہیرو کا پارٹ دیا جاتا تو آپ یقیناً نا کامیاب ہوتے۔ آج کل بے ٹاکنیز میں اداکاروں کو آرام کرنے کے لئے چھٹی دی گئی ہے۔ آپ بھی آرام کر رہے ہیں کیونکہ کئی سال کی مسلسل محنت سے آپ کی تندرستی پر خراب اثر پڑنے کا ڈر ہے۔

آپ بہت زیادہ خوش اخلاق واقع ہوئے ہیں۔ آپ کے نام سیکڑوں خطوط روزانہ آتے رہتے ہیں جن میں آپ کی تصاویر طلب کی جاتی ہیں۔ ہر ماہ پر آپ سیکڑوں تصاویر عاشقان فلم کے نام روانہ کرتے ہیں۔



اے۔ آر۔ کاردار (ڈائریکٹر)

زیرینہ خاتون کو سلطانہ بنانے والے، گل حمید مرحوم میں بغاوت کے جذبات پیدا کرنے والے اور تندر کو چاکلی بنانے والے پیش کرنے والے شہرہ آفاق ڈائریکٹر مسٹر اے۔ آر۔ کاردار دراصل پنجاب کے ہیلڈ رز اور بھو نہار سپوت ہیں جنہوں نے گل حمید مرحوم کے علاوہ اور بھی کئی ایکٹروں اور ایکٹریسوں کو فلمی دنیا میں لاکھڑا کیا تھا۔ ان میں سے گل حمید آپکو داغ مفارقت دے گئے آج بھی انکا خیال آتے ہی آپ کی آنکھیں ٹھکبار ہو جاتی ہیں۔

آپ کی زندگی کا آغاز ایک معمولی اداکار کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ پہلی بار ”ہیرا پنجا“ نامی خاموش فلم میں نمودار ہوئے مگر اس میں آپ کو خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اس جذبہ ناکامی سے مغلوب ہو کر آپ نے ایک کمپنی ”یوناٹیمڈ پلیسرز کارپوریشن“ کے نام سے قائم کی جس کے آٹھ مشہور فلم آپ نے تیار کئے۔ اس کمپنی کے پہلے فلم میں گل حمید مرحوم کو اپنے پیش کیا تھا۔ ان فلموں کے پردہ سمیں پر آتے ہی آپ کی خدمات ایسٹ انڈیا فلم کمپنی نے حاصل کیں۔ یہاں آپ نے ”سلطانہ“ نامی فلم تیار کیا اس میں آپ نے گل حمید مرحوم کو احمد کے روپ میں پیش کیا۔ یہ وہ مکمل فلم تھا جس نے ہر شخص کو اس امر کا یقین دلایا کہ اے۔ آر۔ کاردار بہت جلد ہندوستان کے بہترین ڈائریکٹروں کی صف اول میں جگہ حاصل کر کے ان کے لئے شمع ہدایت بنیں گے۔ اس فلم کی کامیابی نے آپ کی ہمت کو اور بڑھایا۔ چنانچہ آپ نے ”چندر گپت“ نامی فلم تیار کیا جس میں گل حمید مرحوم کے علاوہ تندر کو اپنے چاکلی کے پارٹ میں پیش کیا۔ ان کے آگے ”امرت متھن“ کا پنڈت بھی ماند پڑ گیا۔ یہ کاردار کی ڈائریکشن ہی کا نتیجہ تھا۔

کلکتہ میں رہ کر آپ نے ”باغی سپاہی“ نامی فلم تیار کیا۔ اس کے بعد ہی ”مند“ اور ”ملاپ“ جیسے کامیاب فلم آپ نے پیش کئے ان کی شاندار کامیابی نے دوسرے فلم سازوں کو مجبور کر دیا کہ وہ بھی اس قابل قدر ڈائریکٹر کی خداداد قابلیت اور قربانت سے مستفید ہو کر مالی فائدہ اٹھائیں چنانچہ جنرل فلمز لمیٹڈ کے مالکان نے معقول معاوضہ پر فلمیں تیار کرنے کے لئے آپ کی خدمات حاصل کر لیں۔ تازہ ترین اطلاعات منظر ہیں کہ آپ نے ”باغیاں“ نامی فلم کی شوٹنگ شروع کر دی ہے جس میں بھلا کمار ہی ہیروئن کی حیثیت سے نمودار ہو رہی ہیں۔

مسٹر کاردار ایک بہت شہرہ آفاق، خلیق اور نیک طینت انسان ہیں۔ آپ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ قوم اور مذہب کو نظر انداز کر کے ہر شخص کے ساتھ انتہائی اخلاق سے پیش آتے ہیں۔



ایہ۔ ایم۔ کمار (مجن)

نیوٹن میٹرز کے شاہکار ناطق فلم ”پورن بھگت“ میں پورن کی حیثیت سے نمودار ہونے والے اے۔ ایم۔ کمار لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ آپ کو وہاں مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کا فلمی نام۔ اے۔ ایم۔ کمار ہے۔ یوں آپ کے عزیز واقارب اور دوست احباب آپ کو محض کہہ کر پہچانتے ہیں مگر آپ کا حقیقی نام ”علی میر“ ہے۔ آپ ایک سید گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔

جب آپ نے ہوش سنبھالا تو آپ کو دینیات کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ کے والدین نے ”درستہ الواعظین“ میں داخل کر دیا۔ کچھ عرصہ تک آپ نے وہاں تعلیم حاصل کی مگر آپ کے سن بلوغ کو پہنچتے ہی آپ کے والدین نے آپ کی شادی کر دی۔ آپ نے اپنے تعلیمی سلسلہ کو چھوڑ کر ۱۹۲۹ء میں بمبئی کی راہ لی اور ”کوہ نور فلم کمپنی“ سے معاہدہ کر لیا اس کمپنی کے کارکنان نے ابتدائی آپ کو معمولی پلاٹ دیئے مگر جب یہ دیکھ لیا کہ آپ ایک ہونما اور ہوشیار ایکٹر ہیں تو انھوں نے آپ کو ممتاز کردار دینے شروع کئے۔ چنانچہ اس کمپنی میں رہ کر آپ نے اس کے متعدد فلموں میں پارٹ کئے۔ ”فغان عورت“ ”ڈبلس آف مین“ ”دکھیا ری“ ”ڈاکو کی لڑکی“ اور ”گل جگاری“ اس کمپنی کے تیار کردہ فلم ہیں۔

یہی وہ زمانہ ہے جبکہ لکھنؤ میں ایک کمپنی ”یونائیٹڈ کچنرز کارپوریشن لمیٹیڈ“ کے نام سے قائم ہوئی تھی۔ آپ کو چونکہ اپنے وطن سے خاص طور پر اٹنس تھا اس وجہ سے آپ نے اس کمپنی کے زیر تکمیل فلم ”سٹیڈ وز آف ڈیڈ“ میں کام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ کو لکھنؤ بلایا گیا اور اس فلم میں پارٹ کرنے کا موقع دیا گیا۔ اب ناطقات کا دور دورہ ہو چکا تھا۔ نیو تھیٹرز لمیٹیڈ نے آپ کی خدمات حاصل کیں اور آپ کو اپنے پہلے فلم ”زندہ لاش“ میں شرابی کا پارٹ دیا جس کو آپ نے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا۔ ”صبح کا ستارہ“ اور ”پورن بھگت“ نامی فلموں میں بھی آپ کو ممتاز کردار دیئے گئے۔ آپ کا آخر الذکر فلم ملک کے گوشہ گوشہ میں قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ نیو تھیٹرز کے کارکنان نے آپ کو ”یہودی کی لڑکی“ میں بھی پارٹ دیا مگر ”پورن بھگت“ کے مقابلہ میں آپ کا کام اس فلم میں زیادہ اجاگر نہ ہو سکا۔

اس کمپنی سے معاہدہ ختم ہونے پر آپ کو ساگر فلم کمپنی نے بمبئی بھیج دیا۔ اس کمپنی کی نگاہیں آپ پر لگی ہوئی تھیں کہ کب
کمار کا معاہدہ ختم ہو اور کب وہ انہیں اپنے یہاں بلائے جہاں نچہ نیوٹھیٹرز سے علیحدہ ہوتے ہی آپنے اس کمپنی میں کام شروع کر دیا۔
اس کمپنی کے بھی متعدد فلموں میں آپ نمودار ہوئے مگر کمپوزر زیادہ کامیابی ”الہلال“ نامی فلم میں ہوئی ہے جو کہ مشرقیوں کی ڈانکشن میں تیار ہوا تھا۔
گو اس میں آپ کا کردار خاص اہمیت رکھتا تھا مگر کامیابی اسے پس پشت ڈال دیا تھا پھر بھی آپنے اپنی اداکاری سے اپنے کام کو آجا کر کر لیا تھا۔
ساگر سے علیحدہ ہو کر آپ پیریل فلم کمپنی بھی چلے آئے یہاں اگر سر لا اور ہماری بیٹیاں ہیں کام کیلئے سنا گیا ہے کہ آپ ساگر چلے آئے ہیں
اور وطن نامی فلم میں کام کر رہے ہیں۔

اگر تھی (ڈاڑھ کٹر)

آپ ہندوستان کے وہ مشہور ڈائریکٹر ہیں جنہوں نے کثیر تعداد میں ہندوستان کی بہترین فلمیں تیار کی ہیں۔ اس کا علم نہیں کہ آپ نے ڈائریکٹری کی تعلیم کہاں حاصل کی مگر آپ نیوٹھیٹر میں آئے سے قبل کئی فلموں کو ڈائریکٹ کر چکے تھے۔ نیوٹھیٹر کی ”یہودی کی لڑکی“ نامی فلم سے قبل آپ کو بہت کم لوگ جانتے تھے۔ آپ کا یہی وہ فلم ہے جس نے آپ کو ہندوستان بھر میں شہور کر دیا۔ ”یہودی کی لڑکی“ نامی فلم کو اپنے انتہائی محنت کے ساتھ تیار کیا تھا۔ اس فلم کے بعد چند وجوہ کی بنا پر آپ نیوٹھیٹر چھوڑ کر بمبئی چلے آئے تھے۔ یہاں پر آپ کا ایڈیٹر آرٹس سے معاہدہ ہو گیا۔ چند فلمیں اس کمپنی کے لئے تیار کرنے کے بعد آپ کو لکھا پور سیننی ٹون میں چلے آئے جہاں ”بھکارن“ نامی فلم ڈائریکٹ کیا۔ اس فلم کی کامیابی ہونے پر آپ کی خدمات مختلف فلم کمپنیوں نے حاصل کرنی چاہیں۔ اس کوشش میں امیریل فلم کمپنی کامیاب ہو گئی چنانچہ وہاں آپ نے حال ہی میں ”سرلا“ نامی فلم تیار کیا تھا۔

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مسٹر اترتھی نے اس وقت تک جس قدر بھی فلم تیار کئے ہیں وہ ملک کے گوشہ گوشہ میں مقبول ہوئے۔ اس وجہ سے مسٹر اترتھی کو ہر فلم کمپنی اپنے یہاں بلانا چاہتی ہے۔ "سرلا" کے بعد امپیریل فلم کمپنی کا تازہ ترین فلم "ولمن" ہے جسکو اپنے ڈائریکٹ کیا ہے۔ انگریزی کے فلمی اخباروں اور رسالوں میں رتن بائی، حافظ جی اور آپ کے متعلق ایک عرصہ تک یہ لکھا جاتا ہے کہ آپ تینوں کا ایک گروہ ہے۔ اس گروہ کے لئے وہ "Travelling-Trio" کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اس وقت تک آپ نے جس قدر بھی فلم تیار کئے ان میں رتن بائی اور حافظ جی ضرور نمودار ہوئے ہیں۔ اس کو اکثر پیرچوں اور رسالوں نے تعصب کی نظروں سے دیکھا مگر اس اشتراک کو میں بذات خود بہت اچھا سمجھتا ہوں کیونکہ ایکسٹریڈیٹری اور ایکسٹریس کا ایک ہو جانا خود اپنی قوت کو اور تقویت پہنچانا ہے۔ اگر ہندوستانی اداکار اور ڈائریکٹر اسی طرح کے اشتراک سے کام کریں تو یقیناً سرمایہ دار انہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر افسوس یہ ہے کہ اس دنیا میں اشتراک تو درکنار اکثر اداکار اور ڈائریکٹر ایک دوسرے کے جانی دشمن ہوتے ہیں۔ اور قدم قدم پر ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اخبارات کی تازہ ترین اطلاعات مقرر ہیں کہ آپ امپیریل فلم کمپنی کو چھوڑ کر جنرل فلمز لمیٹیڈ میں چلے آئے ہیں حالانکہ حافظ جی اور رتن بائی اس وقت تک امپیریل فلم کمپنی ہی میں ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اشتراک کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے جو یقیناً قابل افسوس ہے۔



اے حافظ جی

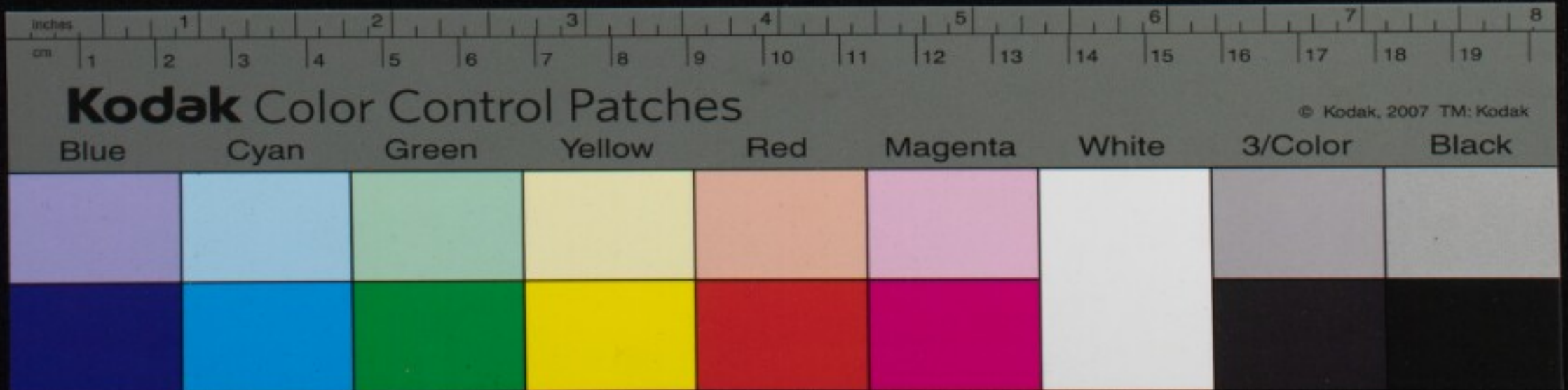
(ایکسٹروڈا کٹر)

آپکا پورا نام ہے۔ اے۔ حافظ جی ہے۔ آپ سب سے پہلے نیو تھیٹرز کی "یہودی کی لڑکی" نامی فلم میں ایک وفادار خادم کا پارٹ کرتے ہوئے نظر پڑے۔ اس فلم میں اپنے اپنے پارٹ کو اس قدر خوش سلوبی کے ساتھ انجام دیا کہ عاشقان فلم آپ کو پہلی ہی بار میں پہچان گئے۔ اس سے قبل آپ نیو تھیٹرز میں جنرل منیجر کی حیثیت رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کے ذمہ اس تھیٹر کے ہر شعبہ کا کام تھا۔ اسٹوڈیو کے انتظامات کے علاوہ "مینیو سینما" کی دیکھ بھال بھی آپ ہی کے سپرد تھی۔ آپ کے متعلق یہ دتوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ آپ جب تک نیو تھیٹرز کے ساتھ رہے۔ اپنے اپنے فرائض انتہائی خوش سلوبی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچائے۔

"یہودی کی لڑکی" کے بعد آپ زیادہ دنوں تک اس کمپنی میں نہ رہے اور وہاں سے علیحدہ ہو کر ایسٹرن آرٹ پروڈکشن میں چلے آئے جہاں آپ "بھارت کی بیٹی" اور دیگر فلموں میں نمودار ہوئے۔ اس فلم میں آپ کا پارٹ بہت زیادہ اثر کن تھا۔ کو لھا پور سینی ٹون نے بھی ایک فلم کے لئے آپ کی خدمات حاصل کر لی تھیں چنانچہ "بھارت" نامی فلم میں بھی آپ رتن بانی کے ہمراہ نمودار ہوئے ہیں اور بہت عمدہ اداکاری کی ہے۔

وہاں سے علیحدہ ہو کر آپ اسپرمل فلم کمپنی میں چلے آئے۔ جہاں آپ نے "سرلا" نامی فلم میں پارٹ کیا ہے۔ اس فلم کے بعد سے اپنے ڈائریکٹری بھی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ رتن بانی کا ایک فلم "قیدی کی بیوی" نامی تیار کیا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ آپ کا بہترین فلم ہوگا۔

حال ہی کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اپنے اسپرمل فلم کمپنی سے ایک نئی ایکٹریس کا تعارف کرایا ہے جس کا نام "چھوٹی رتن" تجویز کیا گیا ہے۔ اس نئی اداکار کے فلم کو بھی آپ ہی ڈائریکٹ کریں گے۔ آپ قصہ کا انتخاب کر چکے ہیں۔ اور سینئر لو بھی لکھ چکے ہیں معلوم ہوا ہے کہ اس فلم کا نام "مجھے پانی کہو" ہے اس کی شوٹنگ بھی شروع ہو گئی ہے۔ اگر حافظ جی نے محنت سے کام کیا تو وہ یقیناً ہندوستان کے ایک قابل قدر ڈائریکٹر ثابت ہونگے۔





اثر نهي



حافظ جي

CAPITAL PRINTING WORKS, ALLAHABAD

حافظ جي

خادم کا
م آپ کو
مہ اس
آپ کے متعلق
اسلوبی کے

آرٹ
ست زیادہ
بھی آپ

پارٹ
نامی تیار

ہے جس کا نام
لپکے ہیں۔
ہوگی ہے۔
بت ہونگے۔





ای - بلیموریا



ای بی یوریا

آپ نچیت فلم کمپنی کے تازہ ترین فلم 'طوفانی ٹولی' میں نمودار ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے شمع پروانہ پردہ بین پر پیش کیا جا چکا ہے جو کہ بہت زیادہ کامیاب ہوا ہے۔ زمین کا چاند بھی حال ہی میں تیار ہوا ہے جس کی نمائش شمالی ہندوستان کے مختلف شہروں میں ہو رہی ہے۔

آپ کا پورا نام ای بی یوریا ہے۔ آپ مسٹر ڈی بی یوریا کے بڑے بھائی ہیں۔ آپ کی پیدائش گجرات میں منسلک میں ہوئی تھی۔ آپ کی ابتدائی زندگی کی پندرہ بہاریں انتہائی سادگی کے ساتھ گزریں۔ اس کے بعد اپنے ملازمت کی تلاش کی چنانچہ آپ کو جی۔ آئی۔ پی ریلوے میں فائرمین کی جگہ مل گئی تھی۔ کچھ دنوں یہ ملازمت کی سینما دیکھنے کا شوق آپ کو بچپن ہی سے تھا۔ اس زمانے میں یہ شوق اور زیادہ ترنی کر گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس ملازمت کو چھوڑ کر ایک تصویر گھر میں 'دربانی' کی نوکری کر لی۔ آپ کی تنخواہ صرف سات روپیہ ماہوار مقرر ہوئی۔ آپ اپنے فرائض بھی ادا کرتے تھے اور وقت سینما دیکھ کر اپنے اس بڑے ہوئے جذبہ کو بھی بخند کرتے تھے۔ یہ آگ وہ تھی جو ظاہر طور پر ٹھنڈی ہو گئی تھی مگر اندر ہی اندر سلگ رہی تھی چنانچہ آپ نے اس جذبہ سے مجبور ہو کر یہ ارادہ کر لیا کہ آپ بھی دوسرے اداکاروں کی طرح پردہ بینیں پر نمودار ہو کر غیر فانی شہرت حاصل کریں۔ ابھی یہ جذبہ پورا نہ ہونے پایا تھا کہ اسے ایک اور صدمہ پہنچا۔ آپ کی شادی ایک ایسی خاتون سے کر دی گئی جن کو فلمی دنیا سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ممکن تھا کہ آپ اس وقت زیادہ خوش ہوتے جبکہ آپ کی شادی ایک ایسی خاتون سے ہوتی جس کو فلمی دنیا سے لگاؤ ہوتا۔ مگر اس شادی کو اپنے اپنے ارادوں میں روڑا سمجھا۔ پھر بھی آپ نے یہ خیال کیا کہ جو اپنی مدد آپ کرتا ہے، خدا بھی سکی مدد کرتا ہے۔ آپ نے مصمم ارادہ کر لیا کہ آپ ایک اداکار کی زندگی ضرور بسر کریں گے۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے اسپیرٹل فلم کمپنی سے معاہدہ کیا۔ وہاں کی چند فلموں میں نمودار ہو کر آپ نچیت فلم کمپنی میں چلے آئے۔ اس وقت تک آپ نے کسی اور فلم کمپنی کی طرف رخ بھی نہیں کیا۔

آپ کا پہلا ناطق فلم 'پر دیسی بریم' تھا جس میں مادھوری میردین کی حیثیت سے نمودار ہوئی تھیں۔ آپ نے اکثر فلموں میں گویا مہاجی کے ساتھ کام کیا ہے۔ رنگیلارا جابا، پر دیسی پنکھی، چھوٹی سی بھول، اور لہری لالہ وغیرہ آپ کے مشہور فلم ہیں۔



بروا (ایکسٹروڈاٹریکٹر)

آپ ہندوستان کے ایک مشہور ایکسٹروڈاٹریکٹر ہیں۔ اور اس وقت نیوٹھیٹر کے نگار خانہ میں بہترین فلمیں تیار کر رہے ہیں۔ آپ کا تازہ ترین فلم "مکتی" ہے جو کہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں پردہ عیس پر پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ آسام کی پہاڑیوں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اس موقع کا نام "گوریو" ہے۔ آپ کے پدر بزرگوار راجہ پر بھات چندر برودا، آسام کے ایک بہت بڑے تعلقہ دار ہیں۔ آپ کا بچپن آسام ہی میں گذرا۔ وہاں آپ کو کمار پرومو تھیش چندر بروداکمہ کرپکار جاتا تھا۔ بچپن ہی میں آپ کی حرکتیں دیکھ کر ہر شخص یہ کہا کرتا تھا کہ آپ ایک بہت ہونہار اور ذی شعور انسان ہوں گے۔

۱۷ سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان پاس کر کے آپ پریزیڈنسی کالج کلکتہ میں چلے آئے جہاں سے اپنے ۱۹۶۲ء میں بی۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا۔ دوران تعلیم میں آپ کو برٹش ڈومینین فلم کمپنی میں گھومنے کا موقع ملا۔ یہاں آپ نے اداکاروں سے گفت و شنید کی مگر جب آپ ہندوستان واپس آئے تو آپ آسام کی صوبائی اسمبلی میں ایک نمائندہ کی حیثیت سے منتخب ہو گئے مگر جلد ہی آپ اس ذمہ داری سے دست بردار ہو کر یورپ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے فلم ڈائریکشن کی تعلیم حاصل کی۔

کلکتہ واپس آکر آپ نے اپنی خود ایک کمپنی "برو فلمز" کے نام سے کھولی مگر نیوٹھیٹر زلمیٹیڈ کے عالم وجود میں آتے ہی آپ نے اپنی کمپنی کو اس کمپنی کے ساتھ ملا دیا۔ کچھ دنوں کے بعد ہی آپ نے "دیو داس" نامی فلم کو ڈائریکٹ کیا۔ یہی آپ کا پہلا فلم ہے جس نے آپ کو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور کر دیا۔ دیو داس کی کامیابی سے آپ کی ہمتیں اس قدر بڑھ گئیں کہ آپ نے بنگالی فلم "گریٹھوا" تیار کیا جس کو خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی۔ آپ کا تیسرا فلم "مایا" ہے جس کو وہ کامیابی حاصل نہ ہوئی جس کی امید کی جاتی تھی۔

آپ جس قدر ایک ڈائریکٹر کی حیثیت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ اسی قدر آپ ایک اداکار کی حیثیت سے بھی نہایت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ اپنے پارٹ کو روزانہ زندگی کی معمولی باتیں سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔



بھونانی (ڈاکٹر)

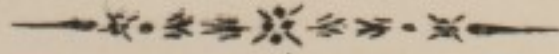
مسٹر بھونانی کا شمار ہندوستان کے ان چند ڈاکٹروں میں ہے جن پر ہندوستان کی فلمی ترقی کا انحصار ہے۔ آپ ایک قابل اور ہونہار ڈاکٹر ہیں۔ اپنے خاموش اور گویا فلموں کو ڈاکٹر کرکٹ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دنیا میں آپ کو کافی تجربہ ہے اور جو فلمیں آپ پیش کرتے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے آپ کی کہنہ مشقی کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

خاموش تصاویر کے زمانے سے آپ کی فلمی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ کی ابتدائی فلمیں زیادہ کامیاب نہیں ہوئیں۔ اس وجہ سے آپ حتمی تشہیف لے گئے۔ وہاں سے آپ نے فلم ڈاکٹریشن کی تعلیم حاصل کی۔ ہندوستان واپس آ کر آپ نے جو فلمیں پیش کی ہیں وہ ضرور قابل قدر ہیں کیونکہ ان میں اپنے دورِ حاضرہ کی ضروریات کو مد نظر رکھا ہے۔

مسٹر بھونانی پہلے ہیئرل فلم کمپنی بمبئی میں ملازم تھے۔ اس زمانے میں آپ نے سلوچیا کو پردہ سمیں پر پیش کیا۔ سلوچیا کے علاوہ مکلا دیوی اور نالنی ترکھڈ۔ بی۔ لے کو بھی تماشائیوں کے روبرو پیش کرنے والے آپ ہی ہیں۔ ہیئرل فلم کمپنی میں کچھ عرصہ رہ کر آپ ایجنٹا سینی ٹون میں چلے آئے۔ جہاں آپ نے بہت عمدہ ناطق فلم تیار کئے۔ ہیئرل فلم کمپنی میں رہ کر بھی آپ نے بہت کافنی فلمیں تیار کی ہیں جس میں زیادہ مشہور قسمت کی ٹھوکریں، میچک فلوٹ اور گرل میڈ وغیرہ ہیں۔

ناطق فلموں میں آپ کے مشہور فلم ”ویر کنال“ ”بھارت ہری“ اور ”شکتلا“ ہیں۔ ایجنٹا سینی ٹون سے علیحدہ ہو کر آپ کچھ دنوں تک خاموش رہے اس کے بعد آپ نے پھر فلمی دنیا میں قدم رکھا چنانچہ آپ نے کثیر سرمایہ لگا کر ”بھونانی پروڈکشنز“ کے نام سے ایک فلم کمپنی کھولی جس نے اس وقت تک تین فلمیں پیش کی ہیں۔ ایک ”شادی کی رات“ ہے اور دوسری ”دکھی جوانیاں“ ہے۔ اس کمپنی کی ہیئرل آپ کی بیوی صاحبہ انیشی رامادھیں جو ایک تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ آپ ہی نے ان فلموں کو ڈاکٹر کرکٹ کیا ہے۔ اول الذکر فلم زیادہ کامیاب نہیں ہوا مگر آخر الذکر کو مسینر بھونانی اور آپ کی ڈاکٹریشن کی وجہ سے بہت کامیابی نصیب ہوئی۔

آپ ایک خوش اخلاق انسان ہیں اور تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ آپ کا اصل نام ”سومہن بھونانی“ ہے۔



پرتھوی راج

ہندوستانی پردہ سمیں کے مشہور ویمن پرتھوی راج ایک عالی وقار ہندو گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ گو آپ ایک شریف نوجوان ہیں مگر آپ کو بدعاش کا پارٹ دیا جاتا ہے جو کہ آپ کو بہت زیادہ زیب دیتا ہے۔ آپ سب سے پہلے سینما گریں نامی فلم میں نمودار ہوئے۔ اول تو آپ نے اپنا پارٹ بہت اچھی طرح ادا کیا۔ دوسرے آپ خوبصورت اور کڑیل جوان تھے اسوجہ سے آپ کو قبول عام کی سند حاصل ہو گئی۔ اسی کے بعد آپ ساگر فلم کمپنی میں چلے آئے جہاں آپ نے کئی فلموں میں آرملین کے ساتھ کام کیا۔ اسپیرل فلم کمپنی نے بھی آپ کی خدمات حاصل کی تھیں چنانچہ آپ "عالم آرا" نامی فلم میں ظاہر ہوئے۔ "دوغا باز عاشق" نامی فلم بھی آپ کا شاہکار فلم ہے۔ کچھ دنوں کے لئے آپ نے فلمی دنیا کو ترک کر دیا تھا۔ آپ کا یہ خیال تھا کہ آپ مسٹر جے گرانٹ انڈرسن کے ہمراہ کام کریں گے تاکہ شکسپیر کے نامی ڈراموں کو اسٹیج کر کے آپ اپنے تجربہ میں اضافہ کریں مگر آپ زیادہ دنوں تک علیحدہ نہ رہ سکے اور آپ کی خدمات ایسٹ انڈیا کمپنی نے حاصل کر لیں۔ چنانچہ آپ نے اس کے شہرہ آفاق ناطق فلم سینٹا میں کام کیا ہے۔ اس فلم کی کامیابی دیکھ کر نیو تھیٹر لیٹیٹڈ کے کارکنوں نے بھی آپ کی خدمات حاصل کر لیں۔ اس کمپنی کے متعدد فلموں میں آپ نے اپنی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کئے ہیں۔ "زلزلہ" "جوش انتقام" اور "منٹرل" میں بھی آپ نے بہترین کام کیا ہے۔ انا تھ آشرم نامی فلم میں بھی آپ نے اپنا پارٹ بخوبی انجام دیا ہے۔ آپ کا تازہ ترین فلم جو کہ آج کل مختلف شہروں میں پیش کیا جا رہا ہے۔ "دو پاتھی" ہے یہ بہر حال کامیاب ہو رہا ہے اس سلسلہ میں "ملاپ" کا بھی تذکرہ کر دینا ضروری ہے۔ اس فلم کو مسٹر اے۔ آر۔ کاردار نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ آپ کی خدمات نیو تھیٹر سے اس فلم کے لئے حاصل کی گئی تھیں۔ آج کل بھی آپ نیو تھیٹر ہی میں ہیں اور اس کے زیر نگرین فلم "ابھانگن" میں کام کر رہے ہیں جو کہ مسٹر پردھارا نے کی ڈائریکشن میں تیار ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ کا یہ فلم بہت زیادہ کامیاب ہوگا۔

آپ ایک قابل قدر اداکار ہیں۔ آپ کو اردو، ہندی، انگریزی اور بنگالی زبانوں پر کافی قدرت حاصل ہے۔



پروفلورائے (ڈاکٹر)

آپ ہندوستان کے ایک ہونہار گزٹو بیٹ ڈاکٹر ہیں اور اس وقت نیو تھیٹر لیڈ میں ملازم ہیں۔ آپ نے ۱۹۵۱ء میں پرنسپل ڈی سی کالج کلکتہ سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کا خیال تھا کہ آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ چنانچہ اس خیال کے مطابق آپ نے قدیم تاریخ کا موضوع لیا اور آپ ایم۔ اے میں داخل ہو گئے مگر اس ڈگری کے لینے سے قبل ہی آپ نے اپنے تعلیمی سلسلہ کو ختم کر دیا اور آپ کلکتہ سے شمالی ہندوستان کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ وہاں سے واپس ہو کر آپ "شان اسٹیٹ" برہما میں اپنی موروثی زمینداری کی دیکھ بھال میں مصروف ہو گئے۔

۱۹۲۵ء کا وہ یادگار زمانہ ہے جبکہ آپ نے دنیا کے اسٹیج میں قدم رکھا آپ نے مسٹر سیسر بھدری کے "سیتا" نامی ڈرامے میں "شمبھو" کے کردار میں بہت کامیابی اور شہرت حاصل کی چنانچہ نہ صرف عوام نے بلکہ اخبارات کے ایڈیٹروں اور نمائندوں نے بھی اپنے پرچوں میں آپ کی تعریف کی اور اس قدر کی کہ آپ کا یہ ذوق بہت بڑھ گیا اور آپ نے اسٹیج کو خیر باد کہہ کر فلم کا رخ کیا چنانچہ ۱۹۲۵ء میں "گریٹ ایسٹرن کارپوریشن" کے "لاسٹ آف ایشیا" میں "دکوتا" کے کردار میں آپ نمودار ہوئے اور ۱۹۲۵ء میں یوناس کے "شیوا" نامی فلم میں قاسم کے کردار میں ظاہر ہوئے اس فلم کے ڈاکٹر مسٹر ہانسورائے تھے اور آپ اسسٹنٹ ڈاکٹر تھے۔ اس کمپنی کے شہرہ آفاق فلم مغل شہزادے کی محبت کو آپ نے خود ہی ڈاکٹر کرکٹ کیا۔ کچھ دنوں آپ نے ڈاکٹر فرانسس اسٹن کے ہمراہ بھی کام کیا ہے جبکہ اس فلم کمپنی بمبئی میں بھی آپ کچھ دنوں تک شامل رہے۔

۱۹۳۱ء میں آپ مسٹر بی۔ این۔ سرکار کے انٹرنیشنل فلم کرانٹ میں شامل ہو گئے اور "کسان کی لڑکی" نامی فلم کو ڈاکٹر کرکٹ کیا۔ ۱۹۳۳ء میں آپ بھارت لکشمی کچھڑ میں چلے آئے اور یہاں "چاند سو ڈاکٹر ڈاکٹر کرکٹ کیا۔ ۱۹۳۴ء میں آپ نیو تھیٹر کلکتہ میں چلے آ گئے "جوش انتقام" اور "پجارجن" نامی فلم آپ ہی نے ڈاکٹر کرکٹ کئے ہیں۔ آپ کا زیر تکمیل فلم "ابھانگن" ہے۔

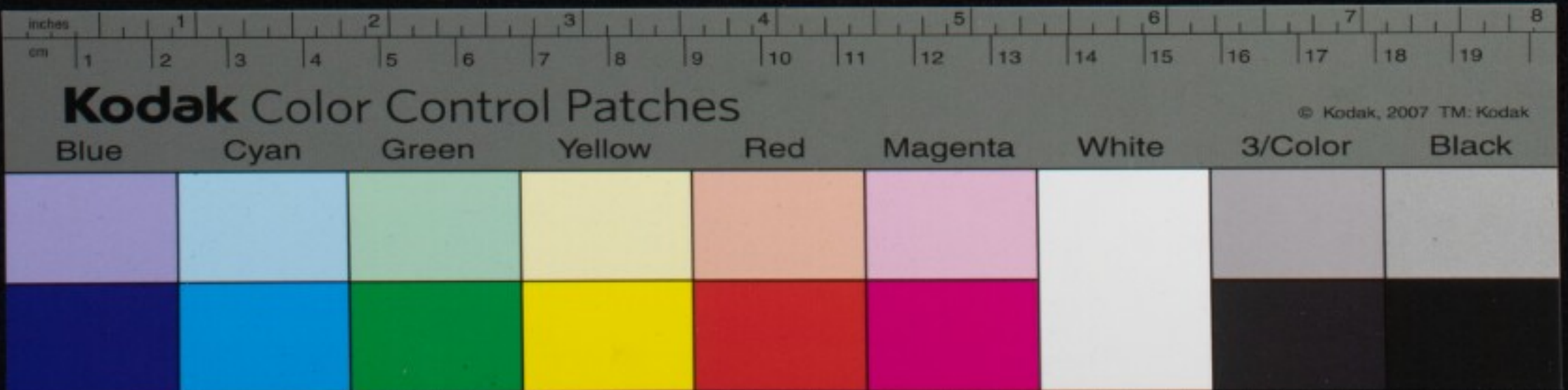


جلد ش سیٹھی

آپ سلسلہ میں مسٹر این آر سیٹھی کے گھر میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال کی عمر میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ گورنمنٹ ہائی اسکول کمپبل پور میں داخل ہوئے۔ اسکول میں آپ اس قدر شہرت کیا کرتے تھے کہ آپ کے والدین کے پاس روزانہ شکایتیں آیا کرتیں۔ آپ کے والدین نے آپ کو اسکول کے بورڈنگ ہاؤس میں داخل کروایا وہاں آپ نے پڑھنا لکھنا چھوڑ کر کھیلنا شروع کر دیا جب اسکول سے نکل کر کالج میں پہنچے تو وہاں بھی یہی رنگ رہا۔ کسی امتحان میں بغیر دو ایک سال قبل ہوئے آپ نے ترقی نہیں پائی۔

سلسلہ میں آپ نے پہلا فلم "ہینڈس اپ" دیکھا۔ آپ نے اس دن سے ارادہ کر لیا کہ آپ "ایکٹر" بنیں گے حالانکہ آپ کے والدین کا یہ ارادہ تھا کہ وہ آپ کو پور کی کالج سے انجینیری پاس کر اگر انجینیر بنائیں۔ آپ نے اپنے ارادے کی تکمیل اس طرح کی کہ کبھی تو آپ نے سیالکوٹ میں اسپورٹس کا سامان فروخت کرنا شروع کیا اور کبھی میٹری کنٹر ایکٹر بننے کی کوشش کی پھر تعلیم کی طرف رجوع ہوئے۔ ابھی آپ کا یہ تعلیمی سلسلہ جاری ہی تھا کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان ہی دنوں میں آپ کا تعارف پنجاب فلم کمپنی کے کیمبرہ مین مسٹر ایم کے سیانیال سے ہو گیا اور آپ سی فلم کمپنی کے اسسٹنٹ کیمبرہ مین ہو گئے۔ اس کے بعد "زیرینہ" فلم کمپنی میں آ گئے جس نے "الف لیلی" کا ایک قصہ تیار کیا مگر یہ کمپنی جلد ہی بند ہو گئی اور آپ میسرمل فلم کمپنی میں چلے آئے۔ یہاں آپ نے "عالم آرا" اور "دو پدی" میں کام کیا۔ پھر ایسٹرن فلم کمپنی کے "شکاری" میں نمودار ہوئے اور اس کے بعد "مدن تھیٹر" میں آپ چلے گئے وہاں "جوان آرا"، "ترکی حور"، "لوکھا پریم" اور "میرا پیارا" میں آپ نے کام کیا۔

سلسلہ میں آپ نیو تھیٹر میں چلے آئے اور "جوش انتقام" اور "بھارن" وغیرہ میں آپ نے ممتاز کردار پیش کئے۔ "مایا" میں بھی آپ نمودار ہوئے ہیں۔ آپ کے تازہ ترین فلم "پریزیڈنٹ" اور "انا تھ آتھرم" ہیں جو کہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں انتہائی کامیابی کے ساتھ دکھلائے جا رہے ہیں۔



چارلی - غوری - دیکشت

چارلی - آپ ہندوستان کے ہر طبقہ میں مقبول ہیں کیونکہ آپ کی صورت اور شکل کے علاوہ آپ کامیک اپ ہی دیکھ کر ہر شخص غیر اختیاری طور پر ہنس دیتا ہے۔ آپ ہندوستان کے مزاحیہ اداکاروں کی صف اول میں آتے ہیں۔ آپ کا نام بھی جانتے ہیں۔ آپ رجحیت فلم کمپنی کے تقریباً ہر فلم میں نمودار ہوتے ہیں۔ آپ کی وجہ سے رجحیت فلم کمپنی کی فلمیں عموماً کامیاب ہوتی ہیں۔ آپ غوری اور دیکشت کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔

غوری - آپ ایک افغان خاندان کے فرد ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم زیادہ نہیں ہے۔ آپ کو بچپن ہی سے ہاکی اور ٹینس کا شوق تھا۔ آپ زیادہ تر مذاقیہ پارٹ کرتے ہیں۔ اپنے لکشمی، رائل، امپیریل اور رجحیت فلم کمپنی کے متعدد فلموں میں پارٹ کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے مشہور فلم 'الف لیلا'، 'حور روشن'، 'اورستی ساوتری' وغیرہ ہیں۔ آج کل بھی آپ رجحیت فلم کمپنی میں ہیں اور اس کے تقریباً تمام فلموں میں چارلی اور دیکشت کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔

دیکشت - آپ بھی رجحیت فلم کمپنی کی تقریباً تمام فلموں میں چارلی اور غوری کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں اور مزاحیہ پارٹ کرتے ہیں۔ آپ کا پورا نام منوہر جسنرون دیکشت ہے۔ آپ ۱۹۷۰ء میں ضلع سامیک میں پیدا ہوئے۔ سب سے پہلے آپ "ینگ انڈیا کچر زکارپوریشن" میں نمودار ہوئے۔ اس کے بعد آپ رجحیت فلم کمپنی میں چلے آئے۔

چارلی، غوری، دیکشت، کے تازہ ترین مشہور فلم 'دلفروزش'، 'جوالاکھی'، 'شرانی لوٹ'، 'شمع پروانہ' زمین کا چاند، 'طوفانی ٹولی' اور بن کی چڑیا ہیں۔

سنے کے لئے
ہا کے والدین
ویا وہاں اپنے
اتحان میں

میں گے جالانک
وے کی تکمیل
ایکٹر بننے کی
اتصال ہو گیا۔
فیلم کمپنی کے
لیا مگر یہ کمپنی
سیٹرن فلمز کمپنی
ور، انوکھا پرکیم

ممتاز کردار
م" ہیں جو کہ



خلیل احمد

ہندوستانی پردہ سمیں کے شیخ خلیل احمد ایک نہایت شریف اور عالی وقار خاندان کے فرد ہیں۔ آپ کی ابتدائی زندگی بہت زیادہ مصیبت میں گزری۔ آپ کو وہ کام کرنے پڑے جن کا کبھی کسی کو خیال بھی نہ ہو سکتا تھا مگر آپ نے ان مصیبت کے دنوں کا مقابلہ انتہائی دلیری سے کیا۔ مجھے آپ سے ملاقات کرنے کا موقع ملا ہے۔ واقعی آپ فلمی دنیا میں رہ کر اس قدر خوش اخلاق واقع ہوئے ہیں کہ کسی کو یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ آپ اداکاروں کی برادری کے ایک فرد ہیں۔ آپ شادی شدہ نوجوان ہیں اور کئی بچوں کے باپ بھی ہیں۔ آپ کے متعلق یہ توفیق کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ آپ پراسٹوڈیو کی گندی فضا کا کوئی اثر نہیں پڑا۔

آپ "سیکری" جیسے شہر میں پیدا ہوئے آپ کی ابتدائی زندگی جس حالت میں گزری اس کا اعادہ کرنا غالباً آپ کے لئے تکلیف دہ ہوگا۔ آپ نے سب سے پہلے ۱۹۱۷ء میں فلمی دنیا میں قدم رکھا اور کوہ نور فلم کمپنی میں ملازمت کی۔ اس کمپنی کے کئی فلموں میں آپ نمودار ہوئے۔ آپ کا سب سے پہلا فلم "ستی پاروتی" تھا۔ چار سال کام کرنے کے بعد آپ وہاں سے علیحدہ ہو گئے۔ آپ نے زبیدہ کے ساتھ "گل بکاؤلی" نامی فلم میں بہترین اداکاری کے نمونے پیش کئے ہیں۔ ان کے علاوہ سلوچیا، شاننا کماری، جہنا، روزی، اور کجن کے ساتھ بھی متعدد فلموں میں کام کیا ہے۔ آپ کی اداکاری کا انداز خاص و عام میں بہت زیادہ مقبول ہے۔

کچھ دنوں کے لئے آپ کی خدمات امپیریل فلم کمپنی نے بھی حاصل کر لی تھیں۔ چنانچہ وہاں آپ نے متعدد فلموں میں پارٹ کیا جنہیں خاص طور پر ”میری گوراونڈ“ اور ”ولت کانشہ“ قابل دید ہیں۔ ایسٹ انڈیا فلم کمپنی نے بھی آپ کی خدمات حاصل کیں۔ وہاں آپ ”قسمت کی کسوٹی“ میں نمودار ہوئے۔ اس کمپنی سے علیحدہ ہو کر آپ دن ٹھیٹرز میں چلے آئے۔ جہاں درجنوں فلموں میں آپ نے کام کیا مگر کسی وجہ سے ان میں سے صرف چند فلموں کی نمائش ہوئی۔ اس وقت آپ کا شمار ہندوستان کے بہترین ایکٹرز میں ہوتا ہے۔



نہدال کدو



غوری چارلی دیکشت

SHITAL PRINTING WORKS, ALLAHABAD

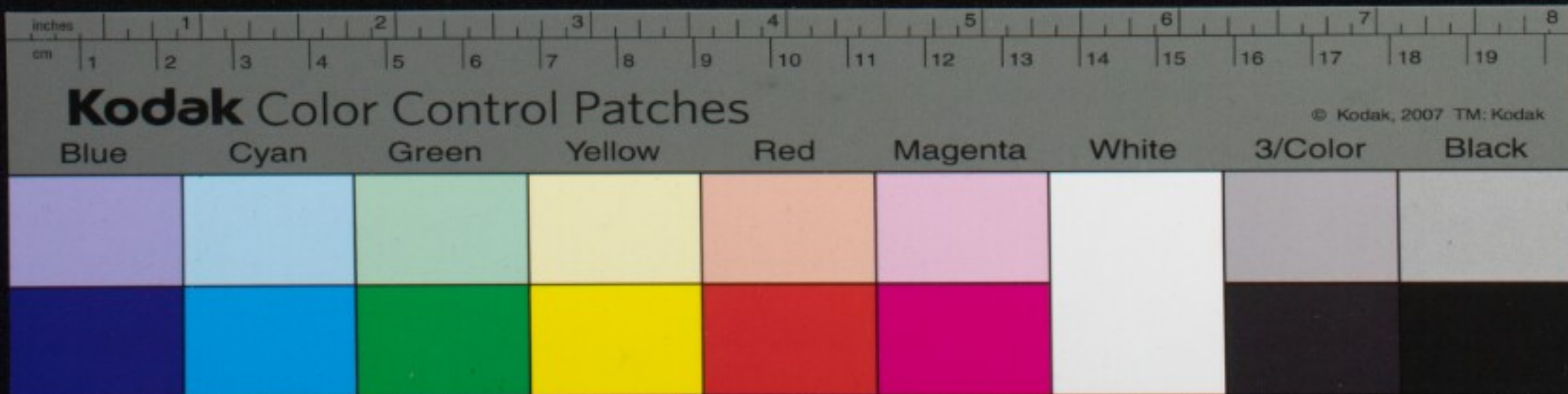
پکی
تھا مگر
ہوئی
روں
یہ وقت
کرنا
ہنی میں
مال کام
ہاری
وں میں
قدو
لمکینی
دہ ہو کر
صرف



سی
طوب
نہ
پہ
فون
جوت
ہا
لیک
کین
علی
سے
درد
میں
کیا
میں
نہ
کی غلط



دیلو - ایم - خان



ڈیلیو ایم خاں یا وزیر محمد خاں

ہندوستان کی پہلی ناطق فلم ”عالم آرا“ کے پہلے منظر کی ابتدا ہی میں ”ویدے خدا کے نام پہ پیارے“ کی دلکش اور دلغریب صدا لگاتے والے بوڑھے فقیر سے کون واقف نہیں جو ڈیلیو ایم خاں کے نام سے فلم بین طبقہ میں مشہور ہے۔

یہ افغان قوم کا کامیاب اداکار ۱۹۰۶ء میں اس آزاد مقام میں پیدا ہوا جس کو شمالی مغربی صوبہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ہمیں پٹنہ اور بڑے میٹرک کا امتحان بھی اپنے ہمیں سے پاس کیا۔ دوران تعلیم میں آپ ہاکی، فٹ بال اور دیگر جسمانی ورزشوں کے بہت شوقین تھے مزاج کی تیزی اور گرمی اس قوم کی خصوصیت تھی اور پھر جوانی اور قیامت برپا کرتی ہے چنانچہ ۱۶ سال کی عمر میں آپ اپنے والدین سے لڑکر گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور فوج میں رنگروٹ کی حیثیت سے بھرتی ہو گئے۔ پٹنہ کے ساتھ آپ مالک غنیمت میں بھی گئے۔ یہاں سپاہیوں میں جوش پیدا کرنے کے لئے پر جوش فلمیں دکھایا جایا کرتی تھیں۔ آپ نے فلم پہلی بار وہیں دیکھا۔ اسی وقت سے فلموں میں بہادری دکھانے کا شوق آپ کے دل میں پیدا ہو گیا۔ ایک سال بعد پٹنہ کے ساتھ آپ ہندوستان واپس آئے لیکن دوبارہ لڑائی پر وزیرستان جانا پڑا مگر آپ اس وقت اس ملازمت کو خیر باد کہہ کر بمبئی چلے آئے اور اسلیس فلم کمپنی میں اداکار بن گئے۔ کاشمیرہ فلم میں آپ ہیر کی حیثیت سے پہلی ہی بار نمودار ہوئے۔ اسکے بعد اس کمپنی علیحدہ ہو کر امپیریل فلم کمپنی میں آ گئے۔ جہاں آپ نے خواب ہی فلانگ پرنس، چیلنج، جیسی مشہور فلموں میں پلیٹن کے پارٹ کئے۔ اس سے علیحدہ ہو کر آپ نے کرشنا فلم کمپنی اور یکتا سینی ٹون سے رشتہ ملازمت جوڑا اور وہاں ”رنگیلارا چوت“ و ”خستہ ہند“ و ”درد دل“ و ”اسودتا“ شیر دل عورت، اور نوجوان میں اپنی اداکاری کی جوہر دکھائے اس کے بعد کمپنی چھوڑ کر آپ امپیریل میں چلے آئے اور اس وقت ہمیں کام کر رہے ہیں آپ کی تازہ ترین فلمیں ”مزدور کی بیٹی“، ”میرے لال“، ”دولہن“، اس نے کیا سوچا، وغیرہ ہیں۔ اس وقت آپ سٹریٹس کی ڈائریکشن میں ”کل کیا ہوگا“ اور امپیریل کی دوسری رنگین کچ ”مدراندیا“ میں ہیر کا پارٹ کر رہے ہیں۔ آپ اردو، انگریزی، فارسی، پشتو، پنجابی، مرہٹی اور گجراتی زبانیں بخوبی جانتے ہیں۔ طبیعت نیک اور مہربان پائی ہے۔ کام کرنے کا سلیقہ اور مزاج میں نجیدگی کا عنصر بھی کافی موجود ہے۔ اس وقت تک آپ سے شادی کرنے کی غلطی سرزد نہیں ہوئی حالانکہ آپ کی عمر ۳۱ سال کے قریب ہے اور نہ آپ پر اس ارادے کا شبہ کیا جاتا ہے۔



ڈی۔ کے۔ بوس (ڈائریکٹر)

”بے روزگاریوں کا ”سنہرا سنہار“ میں مذاق اڑانے والے اور جیون نائٹک کی خیالی دنیا میں رہنے والے مسٹر دیبا کی بوس بنگال کے ایک ہونہار ڈائریکٹر ہیں۔ آپ کی شہرت ناطق فلموں کی بدولت ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ہو گئی ہے۔ خاموش تصاویر کے زمانے سے آپ ہندوستانی فلموں کو ڈائریکٹ کر رہے ہیں۔ آپ کی ابتدائی خاموش فلمیں زیادہ مقبول نہیں ہوئیں مگر آپ کے ایک خاموش فلم ”اپرا دھمی“ نے آپ کو بہت زیادہ مشہور کر دیا۔ اس فلم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ۱۹۳۱ء کا بہترین فلم تھا۔ اس کے بعد بھی آپ نے کئی خاموش فلم تیار کئے مگر انہیں وہ کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔

ناطقات کی ابتدا نے آپ کو اپنے جوہر دکھانے کے موقع عنایت کئے۔ دراصل آپ کی غیر فانی شہرت کی ابتدا ”ایسٹ انڈیا فلم کمپنی“ کے مایہ ناز فلم ”سینا“ سے ہوئی ہے جس میں آپ نے اپنی ڈائریکشن کے کمالات دکھائے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے نیو تھیٹر سے معاہدہ کر لیا۔ چنانچہ یہاں آپ نے ”پورن بھگت“ تیار کیا۔ اس فلم نے دیبا کی بوس کے لئے ہندوستانی ڈائریکٹروں کی صف اول میں جگہ کر لی۔ کیونکہ ہندوستان کے بچہ بچہ نے اس فلم کو پسند کیا۔ اس میں پورن کا پارٹ ہندوستان کے بہترین کٹرکٹسٹر لے۔ ایم۔ کمار نے آپ کی زیر ہدایات کیا تھا۔ اس کمپنی کا ایک اور فلم ”راج رانی میرا“ بھی آپ ہی نے ڈائریکٹ کیا ہے۔

آپ نے صرف اردو کے فلموں ہی کو ڈائریکٹ نہیں کیا۔ بلکہ آپ بنگالی زبان میں بھی فلمیں تیار کر چکے ہیں۔ چنانچہ ”چنڈی داس“ بنگالی ناطق فلم، آپ ہی کا تیار کردہ ہے۔ آپ کے اردو اور بنگالی کے فلموں کو پیش نظر رکھ کر سید سعد اللہ قادری، میڈل کمیٹی حیدرآباد نے آپ کو ایک طلائی تمغہ ہندوستان کے بہترین ڈائریکٹر ہونے کے سلسلہ میں عطا کیا تھا۔

کچھ دنوں کے لئے آپ اس کمپنی سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ اس درمیان میں آپ نے جیون نائٹک اور سنہرا سنہار جیسے فلم تیار کئے مگر پھر آپ کی خدمات نیو تھیٹر نے حاصل کر لیں۔ آپ کا تازہ ترین فلم ”ودیا پتی“ ہے جو کہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں دکھلایا جا رہا ہے۔ اس کو بھی آپ نے اردو اور بنگلہ دونوں زبانوں میں تیار کیا ہے۔ اس میں اوما دیوی، پہاڑی سانیاں، نواب کاشمیری اور پریمپوری راج وغیرہ کو پارٹ دیا گیا ہے۔ آج کل آپ اپنے دوسرے فلم کی تکمیل میں مصروف ہیں۔





خلیل احمد



کرکٹر

لی بوس

دہ مقبول

ہے کہ یہ

بتدا

ہیں اس

ہندوستانی

ہندوستان

بھی آپ

ن۔ چنانچہ

رکھ کر سید

ونے کے

ہر اسفار

ہندوستان

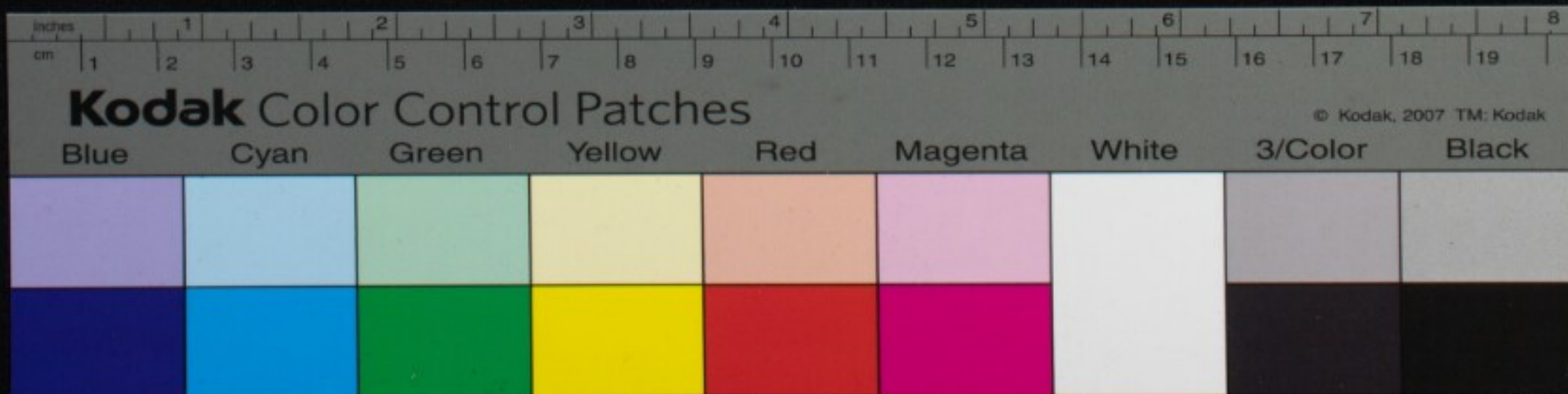
ہے۔ اس میں

آپ اپنے





قہی - بلیموریا



ڈی بیلیو ریا

کون کہہ سکتا ہے کہ انارکلی "میں" سلیم کے روپ میں نمایاں ہونے والے اداکار ڈنیشا رستم جی بیلیو ریا، پہلے ایک معمولی ہستی کے انسان تھے۔ آپ نے دنیا کے کاروبار میں انجینئر کی حیثیت سے قدم رکھا اس کے بعد آپ انکسٹریٹل انجینئر ہو گئے مگر چونکہ آپ فطری طور پر اداکار تھے اس وجہ سے آپ نے اس پیشہ کو پسند کیا۔

سب سے پہلے آپ "یونائیٹڈ پکچر سنڈیکیٹ" کے ایک فلم میں نمودار ہوئے اس کے بعد امپیریل فلم کمپنی بمبئی نے آپ کی خدمات حاصل کر لیں۔ چنانچہ اس وقت سے آج تک آپ اس فلم کمپنی میں کام کر رہے ہیں۔ خاموش تصاویر میں "راجپوتنی، جنگل کا پھول، سنی مدالسا، اور جو رعباد، بیلیو ریا کے شاہکار فلم ہیں۔ ناطقات کے زمانے کی مشہور فلمیں جن میں آپ نے اپنی خداداد اداکاری کے جوہر کامیابی کے ساتھ ظاہر کر کے شہرت و ناموری کی لافانی دولت حاصل کی ہے۔ ڈاکو کی لڑکی، سو بھاگیہ سندری، ہیمپل ملیں، ٹیمپل گرل، انارکلی، جگت کیسری، میل و نہار، پچھلی کی بٹی، واہ ری دنیا اور سر سرج لائٹ وغیرہ ہیں۔

اسٹوڈیو کی تازہ ترین اطلاعات منظر ہیں کہ آج کل بیلیو ریا کسی فلم کی تیاری میں حصہ نہیں لے رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ڈائریکٹروں کی لاپرواہی اور بے توجہی کی وجہ سے اپنی اداکاری کو پبلک کی نظروں میں گرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے جن حضرات نے آپ کے سابقہ فلم دیکھے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کی حالیہ فلموں میں ناکامیابی کی وجہ کیا ہے؟ اسکی وجہ آپ خود نہیں بلکہ وہ ڈائریکٹر ہیں جو آپ کی اداکاری کا معیار سب سے کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک عرصہ سے آپ کا ارادہ ایک فلم "صلاح الدین" تیار کرنے کا ہو رہا ہے خیال ہے کہ آپ اپنی پہلی فرصت میں اس فلم کی تیاری میں منہمک ہو جائیں گے۔ چیمین سلوچنا ہیر دُن کا پارٹ کریں گی اور آپ ہیر دُن کی حیثیت سے نمودار ہوں گے۔

اس وقت بھی آپ امپیریل فلم کمپنی کے ایک ممتاز ہیر دُن ہیں اور یہی وجہ ہے کہ امپیریل کے اسٹوڈیو میں آپ سب سے زیادہ تنخواہ پارہے ہیں اس کے باوجود بھی آپ میں غرور و تکبر نام کو نہیں ہے۔ تعصب سے آپ بالکل بری ہیں۔ آپ سنی فلموں میں کرکے ایک شریف پاری حساندان میں پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۳ سال کے قریب ہے۔



سانیاں

دنیا میں انسانوں کے عجیب عجیب وجوہ کی بنا پر نام رکھے جاتے ہیں۔ کسی کے والدین کسی کا نام رکھتے ہیں۔ کسی کے پیار کے نام زیادہ رواج پا جاتے ہیں۔ کوئی اپنی جائے پیدائش ہی کے نام سے پکارا جانے لگتا ہے۔ آخر الذکر کی زندہ مثال پہاڑی سانیاں ہیں چونکہ آپ ارجنگ کی پہاڑیوں میں پیدا ہوئے تھے اسوجہ سے تمام لوگ آپکو ”پہاڑی“ ہی کہہ کر پکارنے لگے حالانکہ آپکا حقیقی نام نگینہ زما تھا ہے۔ دس سال تک کی عمر اپنے انہی پہاڑوں میں گزاری۔

مگر جلد ہی آپکی قسمت نے یادری کی اور آپ کے پدر بزرگوار لکھنؤ چلے آئے۔ ان کے ہمراہ آپکو بھی لکھنؤ آنا پڑا۔ یہاں اپنے اپنی تعلیم شروع کی آپکے والد ماجد کا ارادہ تھا کہ وہ آپ کو ایک انجینئر بنائیں۔ اسوجہ سے ہندو یونیورسٹی میں انجینئری کے امتحانات پاس کرنے کے لئے وہاں چلے گئے مگر ایک سال کے اندر ہی آپ وہاں سے واپس چلے آئے اور گھر کی ایک بجلی کی دکان میں کام کرنا شروع کیا۔ اسی زمانے میں آپ نے ایک برہمن لڑکی سے شادی کر لی۔ چونکہ آپکو موسیقی سے بھی لگاؤ تھا اس وجہ سے آپنے ”مارس کالج آف ہندوستانی میوزک“ لکھنؤ میں گانے وغیرہ کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی چھ سال کی محنت کے بعد آپ ہاں سے موسیقی کے ماہر ہو کر نکلے مگر ابھی کسی شعبہ زندگی کا انتخاب نہ کرنے پائے تھے کہ آپ کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔

اپنے بیوی کے انتقال کے بعد نوکری کی تلاش کی تو آپ کو دیر کے راجہ صاحب کے بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم کی نوکری مل گئی۔ پچاس روپیہ ماہوار آپ کو ملنے لگے۔ رفتہ رفتہ آپ راجہ صاحب کے پرائیویٹ سکرٹیری ہو گئے جب آپنے پردہ سمیں پر پہلی بار چنڈی داس لکھا تو آپ کی یہ تمنا ہوئی کہ آپ بھی پردہ سمیں پر نمودار ہوں ”پورن بھکت“ کے پردہ سمیں پر آتے ہی آپ کی یہ خواہش اور زیادہ قوی ہو گئی چنانچہ آپنے نیو تھیٹرزم میں داخل ہونے کی کوشش کی اور آپ کامیاب ہو گئے۔

پہاڑی سانیاں کا پہلا فلم ”میرا بانی“ تھا۔ اس کے بعد سے اس وقت تک آپنے ”راج رانی میرا“ ”یہودی کی لڑکی“ ”چنڈی داس ہندی“ ”روپ لکھا“ ”کاروان حیات“ ”ڈاکو منصور“ ”دھوپ چھاؤں“ ”کڑو پتی“ ”بچو یا، مایا“ اور ”یو داس“ وغیرہ میں کام کیا ہے۔ آپکا تازہ ترین فلم ”ودیا پتی“ ہے جو کہ عنقریب ہی پردہ سمیں پر پیش کیا جائے والا ہے۔

— ❦ —



تھے ہیں۔
رکری زندہ
کہہ کر

یہاں اپنے
امتحانات
کی دکان
کاؤ تھا اس
کی محنت
بی کا

م کی کوکری
جب اپنے
بلت کے
وشش

بی کی لڑکی
اور دیو داس



نواب کاشمیری



نہم و ذرا

ک
سے محرو
ہو جانے
کے پیر
کے لئے
پدر
میں نوکر
واپس آگ
آپکو ایک
گھر سے با
ملازمت
یہاں مس
جنہوں
ماروا یوں
اور نورانی
دو گھڑی
اندرا ایم
پہچان
وسنت بنگا



Will send water
To Gwais Ahmed
Said Ahmed
Said Ahmed

سید احمد - حیدر آبادی

CAPITAL PHOTOGRAPH WORKS ALL INDIA



سید احمد حیدر آبادی

کس کو خبر تھی کہ ۱۹۳۷ء میں سرزمین حیدر آباد پر پیدا ہونے والا بچہ اور ڈیڑھ سال کی عمر میں والدہ کی محبت سے محروم ہو جانے والا کم سن جوان ہو کر فلمی دنیا میں ایک درخشاں ستارہ کے مانند چلے گا۔ آغوشِ مادری سے محروم ہو جانے کے بعد اپنے دس سال تک محبتِ پدری کی دس بہاریں دیکھیں مگر وہ بھی کبھی کبھی کیونکہ ڈاکٹری کا پیشہ آپ کے پدر بزرگوار کو کبھی ایک جگہ طبیبان سے نہ بیٹھنے دیتا چنانچہ دسویں سال ان کو انگلستان جانا پڑا اور وہ بھی کئی سال کے لئے۔

پدرانہ نگہداشت سے محروم ہو کر آپ کو پوری آزادی مل گئی۔ اس وجہ سے آپ نے سیٹھ محمد صاحب کی تھئیٹرنگل کمپنی میں نوکری کر لی اور اسٹیج پر سہیلیوں کی صورت میں نمودار ہونا شروع کیا۔ اسی اثناء میں آپ کے پدر بزرگوار بھی انگلستان سے واپس آ گئے۔ انہیں آپ کی حالت دیکھ کر بہت افسوس ہوا اور آپ کو انگریزی تعلیم دلوانا شروع کی۔ اس زمانے میں آپ کو ایک خوبصورت لڑکی سے محبت بھی ہو گئی تھی جس وقت آپ کے پدر بزرگوار کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے آپ کو گھر سے باہر نکال دیا اور آپ بے یار و مددگار زمانے بھر میں مارے مارے پھرنے لگے۔ مگر پھر تھریڈ لانسرز میں سپاہی کی ملازمت مل گئی۔ کچھ دن بعد ہی نواب غلام قادر خاں کی تھئیٹرنگل کمپنی میں پندرہ روپیہ ماہوار پر ملازمت مل گئی۔ یہاں مسٹر رستم جی کی وجہ سے آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ آپ کی فطری اداکاری کا چاروں طرف شہرہ تھا۔ اسی زمانے میں آپ ایک کمپنی کے ساتھ بمبئی آئے۔ یہاں پر رستم جی نے آپ کو مسٹر اوشیر ایرانی سے ملا لیا۔ جنھوں نے آپ کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ آپ کو پہلی بار نورانی موتی میں پارٹ کرنے کا موقع ملا۔ جس میں آپ نے مارواریوں کے لب و لہجہ کو انتہائی کامیابی کے ساتھ ادا کیا۔ اُس وقت سے اس وقت تک آپ اسپیرل ہی میں ہیں اور نورانی موتی، نیک ابلا، مادہ پوری، ڈاکو کی لڑکی، سو بھاگیا سندری، نیا زمانہ، سماج کی بھول، دورنگی دنیا، دو گھڑی کی موج، گل صنوبر، دختر لڑکھوڑائی، ذات شریف، بیل و نہار، کالا رنگ، شریعتی منجری، سندری، اندرا۔ ایم۔ اے، میچک فلوٹ، شان ہند، واہ ری دنیا، پیارے، غلام ڈاکو، مہامایا، رات کی بات، بمبئی کی بلی، بھارن جھنگل کی رانی، دو عورتیں، جگت کیسری، پنجاب لانسز، مزدور کی بیٹی، سرچ لائٹ، میسرے لال، دلہن، اور دست بنگالی وغیرہ فلموں میں نمودار ہو چکے ہیں۔ آپ کا زیر تکمیل فلم ”غلامنگ رانی“ ہے



سہگل

”دنیا کو بھونسنے کے لئے پیئے جا، پیئے جا، اور پیئے جا، کاراگ الاپنے والے، کندن لال سہگل، سرنگار کا شمیر کے ایک شریف خاندان کے ایک ہونہار فرد ہیں۔ اس وقت آپ نیو تھیٹر میں ملازم ہیں اور اس کے تازہ ترین مسلم ”عصرتی ماتا“ میں ہیر کا پارٹ کر رہے ہیں جو عفترب ہی مکمل کر کے پردہ ہمیں پریش کیا جاوے گا۔

سہگل کو اس وقت ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے کیونکہ آج کل آپکا شمار نہ صرف ہندوستان کے بہترین ایکٹروں میں ہوتا ہے بلکہ بہترین گویوں کی صف اول میں آپ کو جگہ دی جاتی ہے۔ ”چنڈی داس اور بھارن“ جیسی فلموں کے گلے اس وقت ہندوستان کے گھر گھر میں بجائے جاتے ہیں۔ نیو تھیٹر کی فلموں کی کامیابی کے لئے سہگل کا نام ہی کافی ہوتا ہے۔

آپ ۱۹۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ کچھ دنوں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ پی۔ ڈی۔ ڈی۔ ڈی۔ دہلی میں کام سیکھ کر وہیں ملازم ہو گئے۔ مگر جلد ہی آپ کو یہ ملازمت ترک کرنی پڑی۔ اس کے بعد آپ نارنڈ ڈسٹریکٹ ریلوے کے بلاک ڈیپارٹمنٹ میں شامل ہو گئے۔ کچھ روز بعد آپ کو علیحدہ ہونا پڑا۔ پھر ریٹنگنگ ٹائپ اسٹرکچر کے مشین فروخت کرنے ذمہ داری آپ نے اپنے سر لے لی۔ اس کام کے علاوہ آپ ہندوستان کے مشہور استادوں سے برابر ملتے رہے اور گانا سیکھتے رہے۔

اسی سلسلہ میں آپ کا تعارف مسٹر کے۔ ایچ قاضی سے ہو گیا۔ انھوں نے آپ کو مسٹر سرکار کے روبرو پیش کیا جنکو آپ کا بنگالی گانا بہت پسند آیا۔ انھوں نے اس وقت سے آپ کو اپنے یہاں ملازم رکھ لیا۔ اس وقت سے اس وقت تک آپ متعدد فلموں میں نمودار ہو چکے ہیں جن میں زیادہ مشہور ”چنڈی داس“، ”بھارن“، ”کرور پتی“، ”دیو داس“ اور ”پریزڈنٹ وغیرہ ہیں۔

آپ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کا اخلاق بہت وسیع ہے اور آپ اپنے تماشائیوں کی خوشنودی پوری کرنے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ آپ کے گانے کی وجہ سے ملک کی موسیقی کے ممتاز ادارے، موسیقی کا نفرین کے موقعوں پر آپ کو برابر بلاتے ہیں۔





غلام محمد

CAPTURED BY THE ARMY OF THE STATE OF PAKISTAN

سہیل

بیکر کا شمیر
نہیں مسلم

نیا ایکٹروں
س کے گلے
مہی کافی

دہلی میں
بے کے
وجہ کرنے
رہے اور

روپیش کیا
سے اس
پتی دیو داس

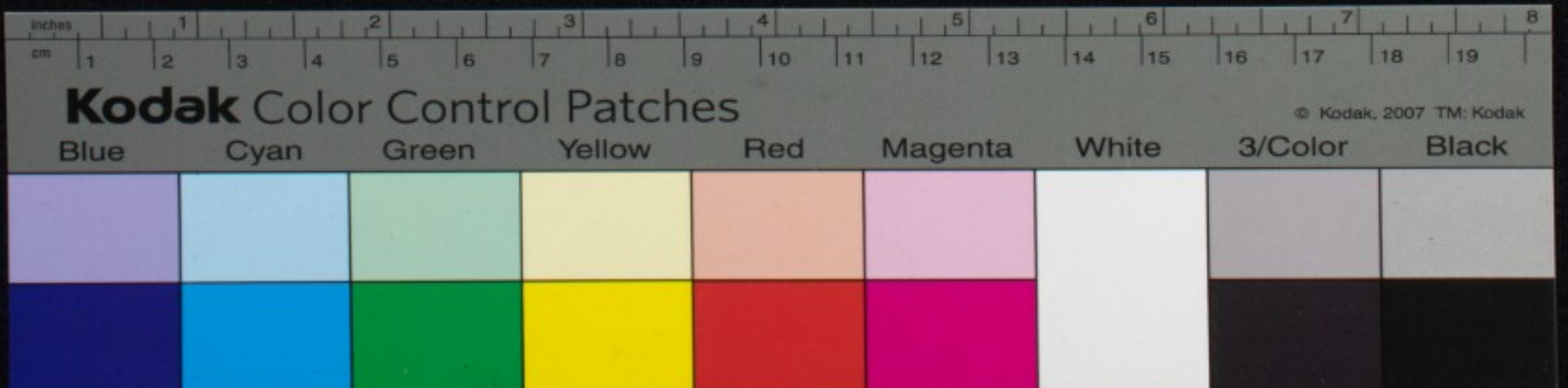
نہیں خوشنودی
بقی کانفرنس



انظار کرتے
چند بہاریں
ماجدہ آپکی
اس زمانے
وہا
کپنی آئی ہو
آپ کی ضد
سے ہر طرف
رستم جی پونہ
یہاں
سب سے پہلے
مادھوری "وہ
نے اپنی ادا
یہاں
پھر کارکنان
کی بیٹی واہ ر
آپنے ایک غن
میں کام کر رہے



مظہر خاں



غلام محمد

انتہائی شریف اور خلیق ہونے کے باوجود، ایک بد معاش کی خوبیوں کو اپنے اندر سمو کر انکا انتہائی خوش اسلوبی سے اظہار کرنے والے ہندوستانی "جون پیری مور" مسٹر غلام محمد سر زمین پنجاب میں پیدا ہوئے مگر فوس کہ اپنی زندگی کی چند بہاریں بھی عیش سے نہ گزارنے پائے تھے کہ آپ شفقت پوری سے محروم ہو گئے۔ جوانی تک صرف آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی دیکھ بھال کرتی رہیں۔ مگر کسی بزرگ کا دباؤ نہ ہونے پر آپ بالکل آزاد ہو گئے۔ بچپن سے ناک کی دھن بھائی اس زمانے میں جنگ عظیم چھڑ گئی اور آپ کو بغداد شریف جانا پڑا۔

وہاں سے واپس ہو کر آپ بمبئی شریف لائے مگر چند روز کے لئے مدراس چلے گئے جہاں حیدر آباد کی ایک نئی تھیٹرنگل کمپنی آئی ہوئی تھی، آپ اس کمپنی کے مالک سے ملے انھوں نے آپ کو ہونہار دیکھ کر اپنے یہاں ملازم رکھ لیا۔ اس کمپنی کے علاوہ آپ کی خدمات اور بھی تھیٹرنگل کمپنیوں سے حاصل کیں اور آپ سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا کیونکہ آپ کی اداکاری کی وجہ سے ہر طرف شہرت ہو چکی تھی۔ آپ اسلیس کمپنی کے ساتھ بمبئی آئے، یہاں پر امپیریل فلم کمپنی میں آپ کے سابق محسن رستم جی پونہ والے موجود تھے۔ انھوں نے آپ کا تعارف مسٹر آر ڈی شیرا پوری سے کر دیا جنھوں نے آپ کو ملازم رکھ لیا۔

یہاں پر ایک عرصہ تک غلام محمد کس سپر سی کی حالت میں رہ کر "اکسٹراز" میں پڑے رہے۔ آپ کو "نورانی موتی" میں سب سے پہلے مسٹر گڈوانی نے پارٹ دیا۔ جو آپ نے انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا چنانچہ اس کے بعد آپ کو "تیک ابلا" "ماہوری" وغیرہ میں ممتاز کردار دیئے۔ اس کے بعد سو بھاگیہ سندری، گل صنوبر، ڈاکو کی لڑکی، اور ٹیمپل پلیس "میں آپ نے اپنی اداکاری کے بہترین نمونے پیش کئے۔

یہاں سے علیحدہ ہو کر آپ "گولڈ مہر ساونڈ کچرز" میں چلے آئے جہاں "جکل" میں ایک بد معاش کا پارٹ کیا۔ وہاں سے پھر کارکنان امپیریل نے آپ کو بلا لیا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ "غلام ڈاکو" رات کی بات، مہا مایا، نیاز مانہ، شان ہند، بمبئی کی بلی، واہ ری دنیا، دو عورتیں اور دلہن وغیرہ میں نمودار ہوئے ہیں۔ آپ کا تازہ ترین رنگین فلم "کسان کنیا" ہے جس میں آپ نے ایک غنڈے کے پارٹ کو حسن و خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے۔ اس وقت آپ امپیریل کی دوسری رنگین کچر "مدرائڈیا" میں کام کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کی یہ رنگین فلم بھی قابل دید ہوگی۔



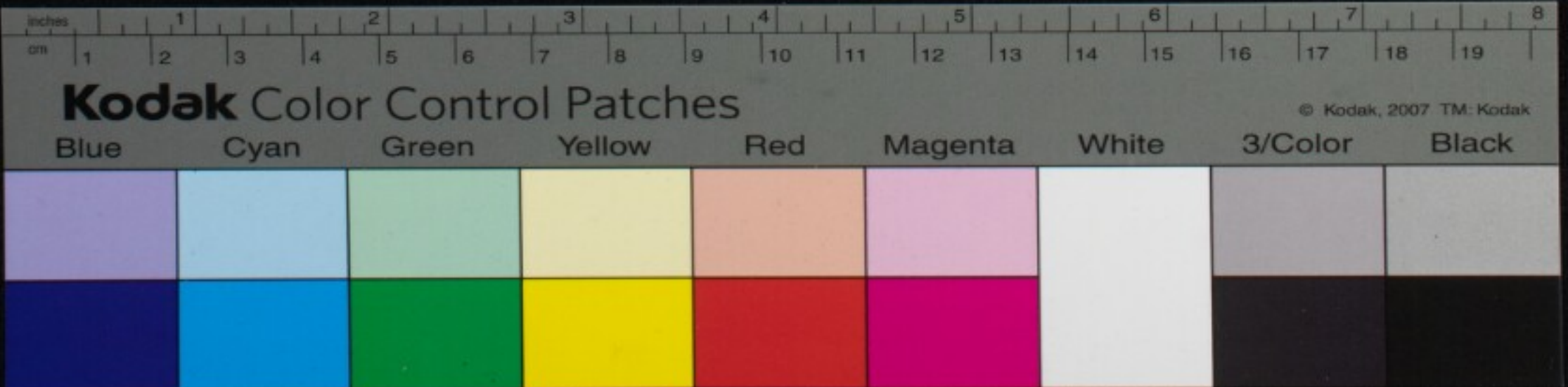
منظر خاں

غلام محمد کی طرح منظر خاں بھی ایک شریف اور نیک خاندان کے ہونہار فرد ہیں۔ اور گویا فلموں میں اکثر ”بد معاشوں“ کے پارٹ کی تکمیل کیا کرتے ہیں۔ آپ ممالک متحدہ کے مشہور شہر بریلی کے رہنے والے ہیں گو آپ کی جائے پیدائش ”ریاست دھاؤ“ ہے فلمی زندگی اختیار کرنے سے قبل آپ سب لیکٹر تھے۔ گزشتہ سال آپ کی شادی ایک قبول صورت لڑکی سے ہوئی جو کہ ایک بلند پایہ مولوی صاحب کے گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔

منظر خاں ایک کامیاب ویلین اداکار ہیں۔ آپ نے خاموش تصاویر کی ابتدا کے زمانے ہی سے عوام پر اپنی اداکاری کا سکہ جھار رکھا ہے۔ آپ کے سابقہ مشہور فلم ”راج تلک“ پنجاب میل، اور نور جہاں وغیرہ ہیں۔ اپنی بدولت یہ فلم کامیاب ہوئے۔

ناطقات میں بھی ابتدا ہی سے آپ نمودار ہو رہے ہیں۔ نیو تھیٹرز کے ”صبح کا ستارہ“ نامی فلم میں بھی آپ نے پارٹ کیا اس کے بعد آپ ایسٹ انڈیا فلم کمپنی میں چلے آئے جہاں اپنے گل حمید مرحوم کے ساتھ کئی فلموں میں کام کیا۔ جن میں سلطانہ، عورت کا پیار، چندر گپت، نور وحدت، باغی سپاہی، خدائی خدمتگار، سنہا سنسار، ہوائی ڈاکو وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپ اس کمپنی سے علیحدہ ہو کر بمبئی تشریف لے گئے ہیں اور آپ کا معاہدہ رنجیت فلم کمپنی سے ہو گیا ہے۔ منظر خاں ہندوستانی پردہ ہمیں کے وہ اداکار ہیں جن کی خدمات حاصل کرنے کے لئے ہندوستان کی ہر فلم کمپنی موقع کی تلاش کرتی رہتی ہے۔ آپ ایک پڑھے لکھے نوجوان ہیں۔ انگریزی زبان پر کافی قدرت ہے۔ اردو کے اچھے خاصے مضمون نگار ہیں اور ہندوستان کے مشہور فلمی رسالوں میں آپ مضامین لکھتے رہتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اگر منظر خاں اسی طرح اپنے کاموں میں دلچسپی لیتے رہے تو وہ دن دور نہیں جب کہ وہ ہندوستان کے ویلین اداکاروں کی صف اول میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ اگر منظر خاں ہیرو کے کردار کی تکمیل کی بھی کوشش کریں تو بہت زیادہ کامیاب ہوں گے۔ میں نے ان کو ”نور وحدت“ میں ہیرو کے فرائض انجام دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس میں انھوں نے ایک کیرکٹر ایکٹر کی تمام خوبیاں نمایاں کر دی ہیں۔



نجم الحسن

سورج بنی خاندان کے ہونہار سپوت مسٹر نجم الحسن کا سلسلہ نسب دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اصولاً راجہ پرتھوی راج کے خاندان کے ایک راجپوت طبقہ سے متعلق ہیں۔ یہ طبقہ ایک عرصہ تک کتیشور میں حکومت کرتا رہا۔ بعد میں راجپوتانہ میں ان کی حکومت قائم ہوئی مگر آپ کے جد امجد نے ہوشیار پور میں سکونت اختیار کر لی۔ اس وجہ سے ہم ہوشیار پور ہی کو آپ کا وطن کہتے ہیں۔

۱۹۱۷ء میں آپ خاں صاحب میاں نجم الدین صاحب کے یہاں پیدا ہوئے چھ سال کی عمر میں آپ کو مدرسہ بھیجا گیا جہاں آپ بہت شہرت کرتے تھے۔ نو سال کی عمر میں آپ اپنے مشفق باپ کے سایہ سے محروم ہو گئے اور اپنی والدہ کی مرضی کے مطابق گورنمنٹ ہائی اسکول میں داخل کر دیئے گئے ۱۹۲۵ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور آپ لاہور کالج میں داخل ہو گئے۔ وہیں سے آپ نے بی۔ اے پاس کیا ۱۹۳۱ء میں آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں شریک ہونے کی غرض سے آپ نے انگلستان جانا چاہا مگر آپ اپنی والدہ کی طبیعت خراب ہو جانے کی وجہ سے نہ جاسکے۔

دوران تعلیم میں آپ برابر موسیقی سیکھتے رہے۔ اس زمانے میں مسٹر ہانسو رائے بمبئی ٹاکیز کے پہلے فلم کیلئے بیرونی تلاش میں وہی آئے۔ یہاں ان کی مسٹر نجم الحسن سے ملاقات ہوئی، انھوں نے پہلی نظر میں پہچان لیا کہ دیو بیکارانی کے مقابلہ میں اگر کوئی شخص آسکتا ہے تو وہ نجم الحسن کی ہستی ہے۔ چنانچہ اسی سال آپ ”جوانی کی ہوا“ اور میاں بیوی“ نامی فلموں میں نمودار ہوئے۔ چند وجوہ کی بنا پر ۱۹۳۶ء میں آپ کو یہ فلم کمپنی چھوڑنی پڑی مگر چونکہ آپ ایک ہونہار ایکٹر تھے اس وجہ سے ہندوستان کی بہترین فلم کمپنی نیو تھیٹر ز لمیٹڈ نے آپ کی خدمات حاصل کر لیں آپ کا پہلا فلم جو کہ اس کمپنی میں تیار ہوا ”آنا تھو آتھم“ ہے جو بہت زیادہ کامیاب ہوا۔ اس میں آپ نے میرو کا پارٹ کیا ہے۔ اس کمپنی کے دوسرے فلموں میں بھی آپ عنقریب ہی نمودار ہوں گے۔

آپ کی ایک ٹانگ فطری ہے اور آپ بہت زیادہ خوش مذاق واقع ہوئے ہیں۔ آپ کے چہرہ پر ہر وقت خوشی کے آثار نمایاں رہتے ہیں۔ آپ گل حمید مرحوم کی طرح ایک حسین اور خوبصورت ایکٹر ہیں۔ آپ کا اخلاق بہت وسیع ہے۔



نواب کا شمیری

دنیاوی لذتوں کو فلمی کامیابی پر قربان کر دینے والا "عذرا" یا "یہودی" اور بار بار ماں کسم کھا کر عاشقان فلم کو یقین دلانے والا دیہاتی ور اصل ایک عالی وقار اور شریف مسلمان ہے جو کہ ایس۔ ایم۔ نواب کا شمیری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ نواب صاحب وہ اداکار ہیں جنہوں نے "عذرا" کا کامیاب پارٹ کرنے کے لئے اپنے تمام دانت نکلوا دیئے تھے حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک کسی اداکار نے اس قدر زبردست قربانی ایک فلمی کردار کے لئے نہیں کی۔ آج کل آپ نیو تھیٹرزم میں ہیں اور اس کے تازہ ترین فلم "دھرتی ماتا" میں نمودار ہو رہے ہیں۔

آپ کی فلمی زندگی کی ابتدا مدن تھیٹرزم سے ہوتی ہے۔ اس کمپنی کے متعدد فلموں میں آپ نمودار ہوئے اور شہرت حاصل کی چنانچہ "بلو انگل" اور "ہیر ہینڈر" آپ کے شاہکار فلم ہیں جن میں اپنے بہترین اداکاری پیش کی ہے۔ اس کمپنی سے علیحدہ ہو کر آپ نیو تھیٹرزم میں چلے آئے جہاں آپ تقریباً ایک درجن فلموں میں نمودار ہو چکے ہیں۔ آپ کا بہترین کام "یہودی کی لڑکی" میں یہودی کی حیثیت سے تھا۔ اس کے بعد "دھوپ چھاؤں" میں آپ ایک کامیاب سٹیج میجر کی حیثیت سے نمودار ہوئے۔ اور کتنی میں آپ ایک پہاڑی تاجر کی صورت میں ظاہر ہوئے اور اپنے پارٹ کو اس طرح ادا کیا گیا حقیقی واقعات ہیں جو کہ ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ "پریزیڈنٹ" میں آپ ایک کارخانہ کے مزدور کی حیثیت سے آئے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ جس حیثیت سے بھی فلم میں نمودار ہوتے ہیں۔ اس میں چارچاند لگا دیتے ہیں۔ "مایا" کرورپتی، اور آنا تھ آشرم بھی آپ کے مشہور فلم ہیں۔

آپ اتھالی خلیق اور شریف واقع ہوئے ہیں۔ آپ سے خط و کتابت کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ انگریزی اور اردو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔

نیو تھیٹرزم کے کارکنوں کو چاہیے کہ وہ نواب کا شمیری کو اپنے ہر فلم میں پیش کر کے عوام کی ہر دلعزیزی حاصل کرتے رہیں۔ نواب ہر طبقہ میں قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ کی ہر دل غزیزی کا ایک ادنی ثبوت یہ ہے کہ جدھر آپ نکل جاتے ہیں عاشقان فلم آپ کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔



یعقوب

خاموش فلموں کے زمانے سے ہندوستان کے ویلین اداکاروں میں ایک ممتاز درجہ رکھنے والے اداکار یعقوب خاں نیک طینت ہونے کے علاوہ ایک محرز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کو قدرت نے فن اداکاری کی تکمیل کے لئے پیدا کیا تھا آپ اپنے والدین کے ہمراہ جیلپور میں رہتے تھے اور وہیں آپ کا تعلیمی سلسلہ جاری تھا۔ آپ کی صحبت کچھ ایسے حضرات کی تھی جن کو گانے بجانے کا شوق تھا چنانچہ یہ جذبہ آپ کو اسٹیج کی طرف لے گیا اور آپ جیلپور کی ایک تھیٹر بک کمپنی میں ایک اداکار کی حیثیت سے داخل ہو گئے۔ اس کے کئی ڈراموں میں آپ نمودار بھی ہوئے۔ اس وقت آپ کے والدین کو خبر ہوئی تو انہوں نے آپ پر بہت سخت پابندیاں عاید کر دیں تاکہ آپ اس میں شرکت نہ کر سکیں مگر جو آگ دل میں لگ چکی تھی وہ آہستہ آہستہ سلگ رہی تھی۔ آپ اپنے اس جذبہ کو دبا کر رہے۔ اس اثنا میں لکھنؤ کی ایک تھیٹر بک کمپنی جیلپور پہنچی۔ آپ اس میں ملازم ہو کر بمبئی چلے آئے۔

یہیں سے آپ کا تعلیمی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ یہ کمپنی بھی چند سال بعد ٹوٹ گئی۔ آپ بھی بریکاری سے پریشان آ گئے۔ آپ پھر اپنے وطن واپس آئے مگر اپنے والدین کی ناراضگی کی وجہ سے گھر نہ جاسکے اور اپنے ایک عزیز کے یہاں ٹھہر کر پھر بمبئی واپس آکر ایک موٹر کے کارخانہ میں ملازم ہو گئے۔ اس سلسلہ میں آپ انگلستان بھی تشریف لے گئے۔ ۱۹۳۵ء میں شاروا فلم کمپنی نے آپ کی خدمات حاصل کر لیں۔ یہاں آپ "بہنت بالا" نامی فلم میں نمودار ہوئے۔ ۱۹۳۶ء میں رائل فلم کمپنی نے آپ کی خدمات حاصل کیں۔ ۱۹۳۸ء میں آپ فاطمہ فلم کمپنی کے "شکنتلا" اور "شاہی جی" جیسی فلموں میں نمودار ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں امپیریل فلم کمپنی نے آپ کی خدمات حاصل کیں۔ "فادرانڈیا" اور "تلوار کا جانی" جیسے فلموں میں آپ نمودار ہوئے۔ ۱۹۳۳ء میں اپنے ساگر فلم کمپنی میں ملازمت کی اور ۱۹۳۳ء میں آپ نجیت فلم کمپنی میں چلے آئے اور ۱۹۳۳ء میں بد معاش کا پارٹ ادا کیا۔ اس وقت سے عہد حاضر تک آپ ساگر فلم کمپنی کی ممتاز فلموں میں نمودار ہو رہے ہیں۔ آپ کے مشہور فلم "دو دیوانے" "من موہن" "ساگر کا شیر" "کپٹن کیری" "کمار" اور "جاگیر دار" وغیرہ ہیں۔

آپ اپنا پارٹ انتہائی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ادا کرتے ہیں میرے خیال میں اگر یعقوب کو بھی دو ایک کمپوزر کی ڈائرکشن کا موقع دیا جائے تو وہ بھی سحر محبوب کی طرح ایک کامیاب ڈائرکٹر ثابت ہوں گے۔



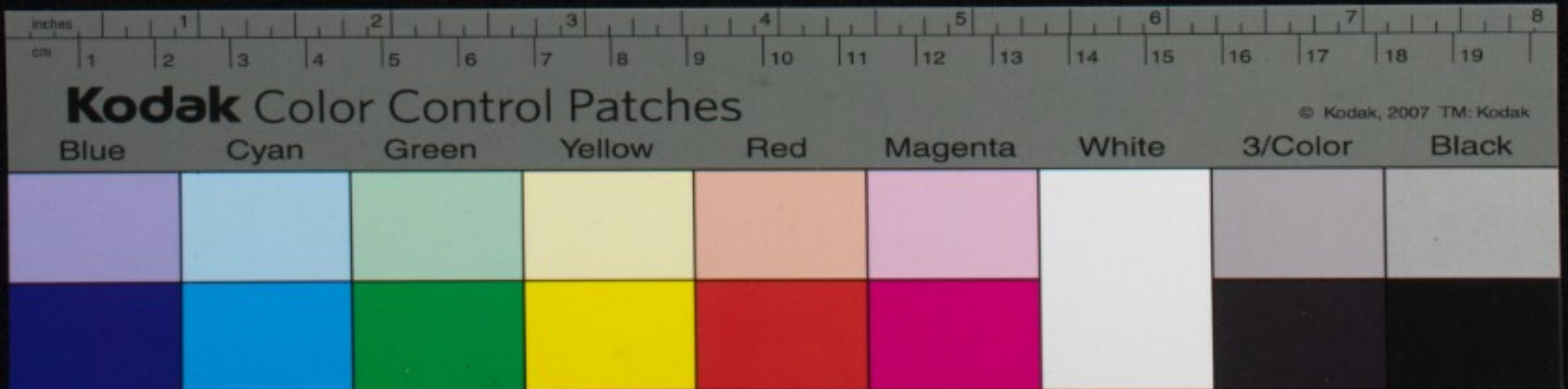
ضمیمہ

محبوب - "الہلال" اور "جاگیردار" جیسے شہرہ آفاق فلم تیار کرنے والے "ڈائریکٹر محبوب" ایک معمولی اداکار تھے مگر خدا داد قابلیت اور ذہانت کی وجہ سے ڈائریکٹر بن بیٹھے۔ گزشتہ تین سال کی قلیل مدت میں اپنے متعدد فلم تیار کئے جن کا شمار ہندوستان کی بہترین فلموں میں ہوتا ہے۔ "الہلال" آپ کا پہلا فلم تھا۔ اس میں جنگ کے اپنے وہ مناظر پیش کئے جو کہ اس وقت تک ہندوستان کی کسی فلم میں پیش نہیں کئے گئے آج کل آپ ساگر موویوں میں ہیں اور "وطن" نامی فلم ڈائریکٹ کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یعقوب اور مجن کی موجودگی میں آپ ایسے فلم مستقبل قریب ہی میں تیار کریں گے جن کے مقابلہ میں ہندوستان کے بہت کم فلم پیش کئے جاسکیں گے۔

مرزا مشرف بیگ - آپ عہد حاضر کے بہترین مزاحیہ اداکاروں میں ہیں۔ میں نے آپ کو پہلی بار "قزاق کی لڑکی" میں دیکھا۔ واقعی آپ کی ہیئت دیکھ کر بے ساختہ ہنسی آتی ہے۔ آپ میٹرک تک تعلیم بھی حاصل کر چکے ہیں۔ اس وجہ سے اس امر کو بخوبی جانتے ہیں کہ کونسی حرکت عوام میں مقبول ہوگی اور کون سی نہیں اگر آپ کو فلموں میں نمودار ہونے کے موقع ملتے رہے تو آپ یقیناً ایک مفید اداکار ثابت ہوں گے۔

موتی لال - ساگر فلم کمپنی کے ایک ہونہار اداکار ہیں۔ آپ کے چہرہ پر ہر وقت خوشی کے سے آثار نمودار رہتے ہیں۔ عموماً آپ کو ساگر کی فلموں میں ہیرو کے پارٹ دیئے جاتے ہیں۔ آپ اکثر سٹیڈیوی اور بتو کے ساتھ نمودار ہوئے ہیں۔ آپ کے بہترین فلم "جاگیردار"، "ڈاکٹر مدھوریکا"، "کپٹن کیرتی کمار"، "دیہاتی لڑکی" اور "کیلا" وغیرہ ہیں۔ آپ کا تازہ ترین فلم "تین سو دن بعد" ہے جو کہ زیر تکمیل ہے۔

ممتاز - آپ لکھنؤ کے ایک کہنہ مشوق مغنی اور قاص ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو بمبئی ٹاکینر کے کارکنان ہر فلم میں پیش کرتے ہیں۔ گانے اور رقص کی ڈائریکشن آپ ہی کے سپرد ہوتی ہے۔ آپ اردو زبان پر بخوبی



قدرت رکھتے ہیں۔ آپ کے بہترین فلم 'عزت'، 'اچھوت کینا'، 'پریم کمانی'، اور 'ساتوری' وغیرہ ہیں۔ آپ کا تازہ ترین فلم 'بیون پر بھات' ہے جس میں آپ نے ایک کمار کے لڑکے کا پارٹ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا ہے۔

نبالکر۔ آپ کا پورا نام 'اندورا' تاتیا صاحب 'نبالکر' ہے۔ آپ ۱۹۳۰ء میں کو لہا پور میں پیدا ہوئے تھے اور وہیں کے ہائی اسکول میں تعلیم پائی۔ ۱۹۴۲ء میں آپ نے فلمی دنیا میں قدم رکھا اور 'کرنا' نامی فلم میں 'دریادھن' کا پارٹ کیا۔ آپ کے بہترین فلم 'مڈنائٹ گرل'، 'اجودھیا کاراجہ'، 'جلتی نشانی'، 'سریندھری'، اور 'ناگن' وغیرہ ہیں۔ آپ کا تازہ ترین فلم 'جانا ملکہ' ہے جو کہ نیشنل تھیٹر ز کا تیار کردہ ہے۔

سنی۔ آپ الہ آباد کے رہنے والے ہیں۔ چند سال ہوئے آپ نے فلمی دنیا میں قدم رکھا ہے۔ خوش قسمتی سے مسٹر اے۔ آر۔ کاردار صاحب کے ساتھ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہو گئے ہیں۔ آپ ایڈٹنگ اچھی طرح جانتے ہیں 'بانی سائی' اور 'ملاپ' میں تھوڑا سا کام بھی اچھی طرح سے ادا کیا ہے۔ اگر کاردار صاحب کا ساتھ رہا تو آپ کو ضرور کچھ ڈائریکٹ کرنا کا موقع ہاتھ آئے گا۔ آپ کا اخلاق بہت اچھا ہے۔

تدیمر۔ آپ ہندوستان کے مشہور ویلین اور کیئر کیئر ہیں۔ آپ مسٹر اے۔ آر۔ کاردار کے چند گہست نامی فلم میں چانکیہ کی صورت میں نمودار ہوئے تھے۔ اس وقت تک آپ متعدد مطلق فلموں میں نمودار ہو چکے ہیں۔ 'ڈیجیٹر گنٹل'، 'شوخی دلریا'، 'ریمل'، 'پریم مورتی'، اور خواب زندگی میں آپ نے بہترین اداکاری پیش کی ہے۔ آج کل آپ مسٹر کاردار کے تازہ ترین فلم 'باغباں' میں پھر نمودار ہو رہے ہیں۔

وجے کمار۔ آپ ہندوستان کے ایک خوبصورت اور قابل قدر ایکٹر ہیں۔ آپ گانے میں بہت زیادہ شائق ہیں۔ آپ کے ریکارڈ بھی میگافون کمپنی نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیئے ہیں۔ آپ پہلی بار 'یہ ہے دنیا' نامی فلم میں نمودار ہوئے ہیں جس کو کہ مسٹر حسین نے ڈائریکٹ کیا تھا۔ اس کے بعد آپ بی بی سی کلکتہ چلے آئے آج کل آپ نیو تھیٹرزم میں ہیں اور غریب ہی پردہ سمین پر نمودار ہونے والے ہیں۔



سید سجاد قادری میڈلس کی مکمل فہرست

سید سجاد قادری فلمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اپنے نہ صرف اردو زبان میں گراں قدر تعمیری اور تنقیدی مضامین لکھ کر فلمی دنیا کی خدمت کی ہے بلکہ تلنگی زبان میں بھی بیش بہا مضامین لکھ کر فلمی سرمایہ میں زبردست اضافے کئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سید سجاد صاحب صدق دل سے ہندوستان کی فلمی صنعت کے ہی خواہ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ اسے بام عروج پر پہنچانے میں ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ اسکی جیتی جاگتی مثال یہ ہے کہ اپنے ہندوستان کی ممتاز اور برگزیدہ ہستیوں کو یکجا کر کے ایک کمیٹی سید سجاد قادری میڈل کمیٹی کے نام سے تیار کی ہے جو ہر سال فلمی دنیا کے بہترین اداکاروں کو انعامات تقسیم کرتی رہتی ہے تاکہ ان کی بہتیں بڑھیں اور وہ جان و دل سے اس صنعت کی خدمت کریں۔ میں سید سجاد صاحب قادری کی فلمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اس مبارک خیال پر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جس حسن خوبی اور مستقل مزاجی کیساتھ کمیٹی مسئلہ سے زمانہ حال تک کام کر رہی ہے اُنہی اسی طرح کرتی رہے گی۔

صدر ۱۹۳۵ء

آرتھر جیمس نواب جنگ بہادر بالقابہ بی۔ اے۔ بار ایٹ لا، ہائی کورٹ حیدرآباد
ستمبر ۱۹۳۵ء میں مندرجہ ذیل افراد کو سید سجاد قادری میڈلس کے مستحق قرار دیئے گئے

(۱) ڈی۔ کے۔ بوس۔ (۲) فتح لال (۳) اے۔ ایم۔ کمار

صدر ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۷ء

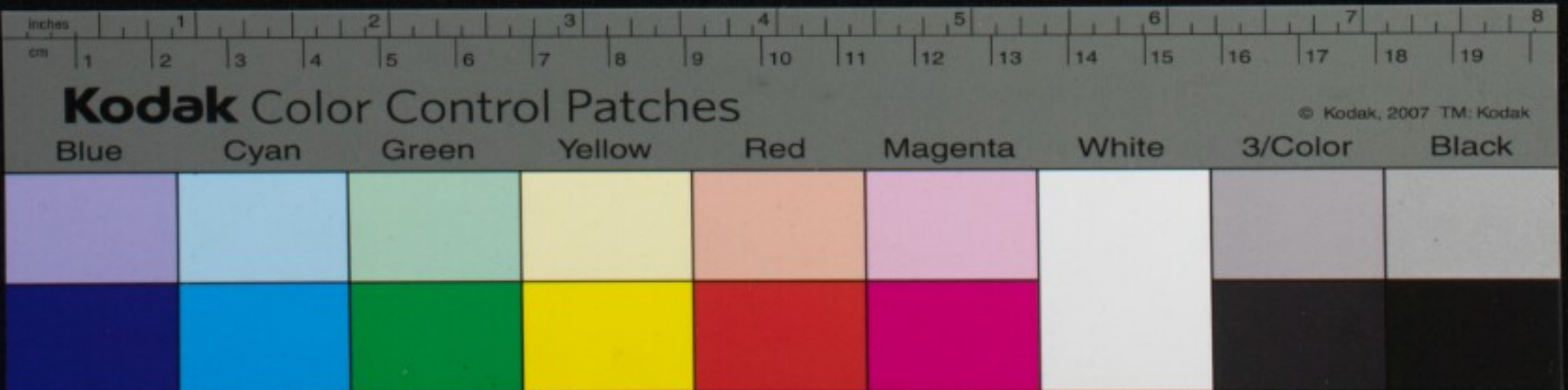
سر احمد حسین۔ نواب امین جنگ بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی، ایم۔ اے، ایل ایل ڈی
ایف۔ آر۔ اے۔ ایس

دسمبر ۱۹۳۶ء میں مندرجہ ذیل ایکٹریسوں کو سید سجاد قادری میڈلس دیئے گئے

(۱) دیویکارانی۔ (۲) دگابائی کھوٹے (۳) جمنا

دسمبر ۱۹۳۷ء میں مندرجہ ذیل افراد کو سید سجاد قادری میڈلس تقسیم کئے گئے

(۱) اے۔ آر۔ کاردار۔ (۲) دشوہنت پگنیش دنگارام کا اداکار (۳) بیلا ڈیسانی



تقسیم کنندگان مسلم

بہشتی

(۴) اٹلیا فلم بیورو چاندنی چوک
(۵) ایمپائر ٹاکي ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۶) بیسٹ ٹاکي ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۷) جگت ٹاکي ڈسٹری بیوٹرز فورٹ روڈ
(۸) دہلی ٹاکیز بیورو چاندنی چوک
(۹) سندر ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۱۰) سوپر فلم ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۱۱) شیاام ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۱۲) کلکنتہ ٹاکي ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۱۳) کھننا ٹاکي ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۱۴) گوپال ٹاکي ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۱۵) گولڈن ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۱۶) موتی محل تصییرز لمیٹڈ چاندنی چوک

کراچی

(۱) آر۔ ایس۔ چندن مل اندر کمار کراچی
(۲) امپیرل ٹاکس ڈسٹری بیوٹرز کراچی
(۳) انڈیا فلم بیورو کراچی
(۴) انڈیا ٹاکس ڈسٹری بیوٹرز کراچی
(۵) اوزٹیل ٹاکس ڈسٹری بیوٹرز کراچی

(۱) آر۔ ایس چندن لال۔ اندرکار۔۔۔۔۔ لینکلن روڈ
(۲) آرٹ اینڈ انڈسٹری (انڈیا) لمیٹڈ۔۔۔۔۔ مین روڈ
(۳) ایم۔ بی۔ بیوریہ۔۔۔۔۔ کلبا دیوی روڈ
(۴) رائل فلم سرکٹ۔۔۔۔۔ پریکھ اسٹریٹ
(۵) رنک لال موہن لال اینڈ کمپنی۔۔۔۔۔ مین روڈ
(۶) پیریم فلم ڈسٹری بیوٹرز۔۔۔۔۔ لینکلن روڈ
(۷) سنٹرل ٹاکی سرکٹ۔۔۔۔۔ متنگا
(۸) سنٹرل پکچرز کارپوریشن۔۔۔۔۔ فورٹ
(۹) کپور چند اینڈ کمپنی لمیٹڈ۔۔۔۔۔ کونٹس روڈ
(۱۰) کلکتہ ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز۔۔۔۔۔ لینکلن روڈ
(۱۱) کلکتہ فلم ایکسچینج۔۔۔۔۔ تریبون روڈ
(۱۲) گجرات فلم سرکٹ۔۔۔۔۔ دادر
(۱۳) موتی محل تھیٹرز لمیٹڈ۔۔۔۔۔ تریبون روڈ
(۱۴) ویسٹرن انڈیا فلم کارپوریشن۔۔۔۔۔ لینکلن روڈ

دہلی

(۱) آر-ایس-چندن ل-اندر-کمار چاندنی چوک
(۲) اسٹنڈرڈ ٹاکنیز ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک
(۳) اسٹار ٹاکنیز ڈسٹری بیوٹرز چاندنی چوک



(۶) ایمپائر ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز کراچی
(۷) پریل ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز کراچی

کلکتہ

(۱) آر۔ ایس۔ چندن مل انڈر کمار
(۲) اروا فلم کارپوریشن دھرم تلہ اسٹریٹ
(۳) انڈو امریکن فلم ڈسٹری بیوٹنگ کمپنی دھرم تلہ اسٹریٹ
(۴) انڈین ٹاکیز ڈسٹری بیوٹرز تارا چندوت اسٹریٹ
(۵) ایمپائر ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز بھارت بھون
(۶) ڈوسانی فلم کارپوریشن کینگ اسٹریٹ
(۷) رتن دیو ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز راجا چرچ اسٹریٹ
(۸) لال جی ہیمیراج ہری داس اولڈ چائنا بازار اسٹریٹ
(۹) منوہر فلم ڈسٹری بیوٹنگ کمپنی راجا ڈومٹ اسٹریٹ
(۱۰) موتی محل تقیٹرز لمیٹڈ کلاپو اسٹریٹ

لاہور

(۱) اسٹینڈرڈ فلم ڈسٹری بیوٹرز بیدن روڈ

(۲) انڈیا فلم بیورو میکوڈ روڈ
(۳) ایمپائر ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز میکوڈ روڈ
(۴) رائل ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز بیدن روڈ
(۵) سلیکٹ ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز میکوڈ روڈ
(۶) فلم آرٹ بیورو بیدن روڈ
(۷) فنیس پکچرز ڈسٹری بیوٹرز میکوڈ روڈ
(۸) منوہر فلم ڈسٹری بیوٹنگ کمپنی بیدن روڈ
(۹) موتی محل تقیٹرز لمیٹڈ بیدن روڈ
(۱۰) نیشنل ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز بیدن روڈ

مدرا

(۱) اروا فلم کارپوریشن
(۲) جنرل فلم ڈسٹری بیوٹنگ کمپنی
(۳) چمپا ٹاکی ڈسٹری بیوٹرز
(۴) سنٹرل فلم ایکسچینج
(۵) کلکتہ فلم ایکسچینج

ہندوستان کے فلم ساز

ممبئی

(۱) امپیریل فلم کمپنی کنیڈی برج
(۲) بیسے ٹاکیز لمیٹڈ چرچ گیت اسٹریٹ
(۳) بھونانی پروڈکشنز دادر



- (۲) رادھا فلم کمپنی چترنجن اونیو
(۳) کالی فلمز بابورام گھوش روڈ
(۴) مدن تھیٹرز دھرم تلہ
(۵) موتی محل تھیٹرز ٹالی گنج
(۶) نیو تھیٹرز لمیٹڈ دھرم تلہ

کولھا پور

- (۱) چھترابتی سینی ٹون
(۲) کولھا پور سینی ٹون

لاہور

- (۱) سپر سائڈ اسٹوڈیو فیروز پور روڈ
(۲) مکلا مووی ٹون برائڈ رتیہ روڈ
(۳) نیو اورنٹیل فلمز لمیٹڈ میکلوڈ روڈ

یو۔ پی

- (۱) آئیڈیل فلمز لمیٹڈ لکھنؤ
(۲) پریاگ پکچرز الہ آباد

- (۴) پرنس مووی ٹون دادر
(۵) پراماؤنٹ مووی ٹون پرکاش سٹریٹ
(۶) تارا فلم کمپنی والکیشور روڈ
(۷) دریانی پروڈکشنز پریل
(۸) دوارکا پکچرز بکاس روڈ
(۹) رنجیت مووی ٹون دادر
(۱۰) ساگر مووی ٹون شپین سسی روڈ
(۱۱) سورج مووی ٹون پریل
(۱۲) شگیت فلم کمپنی بابل تھر روڈ
(۱۳) گولڈن ایگل مووی ٹون لمیٹڈ بکاس روڈ
(۱۴) منرو مووی ٹون سیوری
(۱۵) واڈیا مووی ٹون پریل

پونا

- (۱) پر بھات فلم کمپنی پر بھات نگر
(۲) سرسوتی سینی ٹون آدم باغ

کلکتہ

- (۱) بھارت لکشمی پکچرز لمیٹڈ ٹالی گنج



فلمی اشیاء، مشین اور دیگر آلات کی تجارتی کمپنیاں

بمبئی

نیوٹون ریڈیو کمپنی ہارن بائی روڈ

شمالی ہندوستان

آل انڈیا ساؤنڈ ایکویپمنٹ کارپوریشن قصیر بلغ لکھنؤ
ایکٹرک اینڈ انجینئرنگ کمپنی چاندنی چوک ہلی
کوڈک (انڈیا) لمیٹیڈ - دی مال - لاہور
نارورن انڈیا ریڈیو کمپنی چاندنی چوک ہلی
آگفا فوٹو کمپنی کاشمیری گیٹ دہلی

کلکتہ

آگفا فوٹو کمپنی کلکتہ
سنٹرل ٹماکی ایکویپمنٹ کمپنی (انڈیا) لمیٹیڈ کلکتہ

آگفا فوٹو کمپنی ہارن بائی روڈ

انٹرنیشنل ٹماکی ایکویپمنٹ کمپنی ہارن بائی روڈ

ایسٹرن الیکٹرک اینڈ انجینئرنگ کمپنی فورٹ

بمبئی ریڈیو کمپنی لمیٹیڈ کوننس روڈ

بی۔ احمد علی اینڈ کو داور

چمن لال ڈیسائی اینڈ کمپنی ہارن بائی روڈ

ساؤنڈ ایکویپمنٹ کمپنی لمیٹیڈ تارا دیوی روڈ

شید کا گوٹلیفون اینڈ ریڈیو کمپنی فورٹ

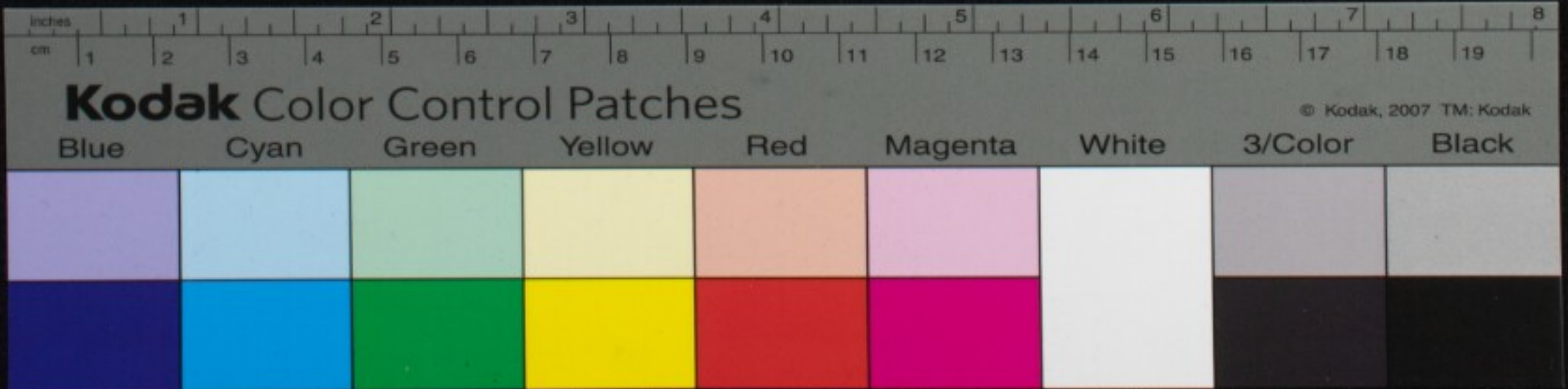
کوڈک (انڈیا) لمیٹیڈ ہارن بائی روڈ

مستری رو فلم ڈسٹری بیوٹرز ہارن بائی روڈ

ڈراما تازمین یورپ

اویس احمد اویس کا تیسرا جواب ڈراما ہے جو اردو زبان اور ادب میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ یورپ کی ایک بواہوس عورت کی داستان ہے جو غلطی سے اپنے لڑکے کو اپنا شوہر بنا لیتی ہے اس کے بعد کیا ہوتا ہے ڈراما پڑھ کر معلوم کیجئے۔ قیمت صرف بارہ آنہ ۱۲

مینجر احمد بک اینڈ پرنٹرز روڈ الہ آباد سے طلب کیجئے



اردو زبان کا دوسرا جواب ڈراما عقرا یا ماہ عرب

ہے جس میں لیلیٰ مجنوں، شیریں فریاد، اور قیس و لبنی کے قبیلے کے ایک سچے عاشق و معشوق کی داستان
مذکور ہے۔ اس ڈراما کو پڑھ کر اندازہ لگائیے کہ

عشق حقیقی کبھی فنا نہیں ہوتا۔

گو دنیا داران کے عشق میں سیکڑوں روڑے اٹھاتے ہیں یہ تاج عرب کا ایک سچا واقعہ ہے

قیمت صرف ۱۲

احمد بابک ایجنسی بینک روڈ۔ الہ آباد سے طلب کیجئے

ایک ٹریسوں کی آپیتیاں

پڑھنے کے بعد

ایک ٹریس کی ڈائری

ملاحظہ فرمائیے۔ اس میں ایک ٹریس پوری زندگی کا مکمل حال درج ہے۔ اس میں عجیب عجیب انکشافات کئے گئے ہیں۔ اگر آپ
فکری دنیا میں جا کر رہیں تب بھی آپ کو ان کی خبر نہ ہوگی قیمت صرف ۸

مینجر احمد بابک ایجنسی بینک روڈ الہ آباد سے طلب کیجئے

... بارن بائی روڈ

... قبیلہ بلخ لکھنؤ

... چاندنی چوک ہلی

... لاہور

... چاندنی چوک ہلی

... شہری گیٹ دہلی

... کلکتہ

... ٹیپ

... یہ یورپ کی

... بد کیا ہوتا ہے

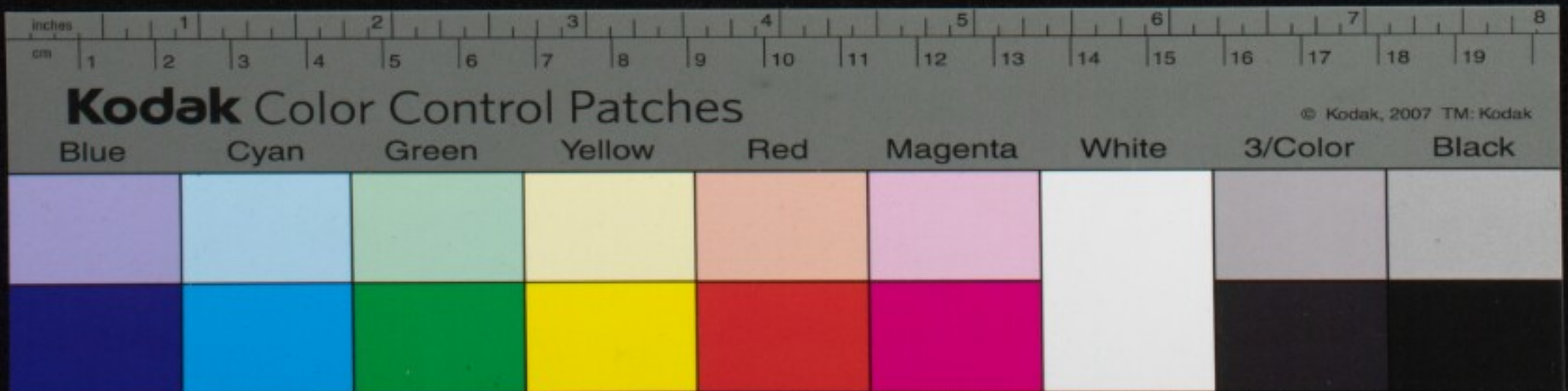


ایچی تمباکو ریٹرو

کی ایجاد کا مقصد

کارخانہ مقتدا خان اقتدا خان تاجر تمباکو و عطر لکھنؤ
کو حاصل ہے

اردو زبان کا بہترین مذاہمہ اخبار سرچینچ (ہفتہ وار) ہے جو شریعت و تقاضا کی ادارت میں ہر ہفتہ لکھنؤ شائع ہوتا ہے قیمت فی کاپی آٹھ چند سالانہ ہے المشترین سرچینچ، لالوش روڈ، لکھنؤ	اگر آپ بلند پایہ فلمی مضامین، بہترین تصویریں اور تازہ ترین خبریں دیکھنا چاہتے ہیں تو (ماہوار) سرچینچ فلم ایڈیشن پڑھیں۔ جو لکھنؤ ہر ماہ وقت شائع ہوتا ہے اور مشرقی کے طرزی کی ادارت میں پانچ سال سے مسلسل نکل رہا ہے۔ قیمت فی پرچہ ۲۰ المشترین سرچینچ فلم ایڈیشن، لالوش روڈ، لکھنؤ
--	--



اشتمارات

وعطر لکھنؤ

سہ اخبار

لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے

لکھنؤ



